عنوان	توکل
لکھاری	بنتِ احمد شیخ
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"، " آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

توکل

بنتِ احمد شیخ کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

علی اٹھ جاؤ یونی نہیں جانا کیا۔

آمنہ بیگم جو کب سے علی کو اٹھا رہی تھی اب غصہ میں بولی۔

علی اٹھ جاؤ ورنہ یہ پانی کا جگ میں تم پر ڈال دو نگی۔

علی کو اٹھتے نہ دیکھ آمنہ بیگم نے دھمکاتے ہوئے کہا۔

آمنہ بیگم کے دھمکی دینے پر علی ایک دم کرنٹ کھا کر اٹھا۔

امی اتنی سردی میں پانی رحم کریں آپ تو ظالم بیویوں کی طرح کہ رہی ہے ابھی تو مجھ بیچارے کی شادی بھی نہیں ہوئی ویسے امی آپ اس بارے میں سوچ سکتی ہے۔

علی اٹھتے ہی شروع ہو گیا تھا بریک تو آمنہ بیگم کو دیکھ کر لگی جو کہ مسلسل علی کو گھور رہی تھی۔

جیسے ہی انکا ہاتھ انکی جوتی کی طرف بڑھا اگلے ہی لمحے علی باتھروم میں تھا۔

جبکہ آمنہ بیگم علی کی حرکتوں پر مسکراتی ہوئی کچن کی طرف چلی گئی۔

امی میں جا رہا ہوں اللہ حافظ۔۔۔۔۔۔

علی جو کہ تیار ہو کر نیچے آیا تھا آمنہ بیگم سے کہتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

ارے ناشتہ تو کرتے جاؤ۔

علی کے ناشتہ نا کرنے پر آمنہ بیگم نے پیچھے سے آواز دی۔

امی میں آپکی ہونے والی بہو کے ساتھ کینٹین میں کر لونگا علی نے آنکھ مارتے ہوئے کہااور باہر دوڑ لگادی (کیونکہ اب واقع آمنہ بیگم کی جوتی آنی تھی)۔

علی نے گاڑی میں بیٹھتے ہی زید کو کال کی اور زید کے کال اٹھاتے ہی سلام کیا۔

اسلام و علیکم تو بتا کہاں ہے۔۔۔۔ علی نے سلام کرتے ساتھ پوچھا۔

وعلیکم اسلام ہو گئی آپ کی صبح ہم یونی میں آپکے دیدار کو ترس رہے ہے کہ کب شیخ صاحب ہمیں اپنے دیدار کا شرف بخشے۔

زید جو کہ کب سے یونی کے گیٹ پر کھڑا علی کا انتظار کر رہا تھا فون اٹھاتے ہی شروع ہو گیا۔

زید کے طنزیہ کہنے پر علی نے قہقہ لگایا جبکہ زید کو تو مانو آگ لگ گئی۔

ہنس لے اب مجھ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں۔

علی کے ہنسنے پر زید نے خفگی سے کہااور کھٹک سے فون بند کر دیا۔

جبکہ علی بیچارہ ارے ارے کرتا ہی رہ گیا۔

پھر وہ ریش ڈرائیونگ کرتے ہوئے دس منٹ میں یونی کے گیٹ پر تھا۔

گاڑی پارک کر کے اندر داخل ہوتے ہی اسکی نظر زید پر پڑی جسکا چہرہ غصہ سے لال ہو رہا تھا۔

علی نے زید کو دیکھ کر اپنی ہنسی ضبط کی اور اسکی طرف بڑھا۔

آج پھر تیری وجہ سے اس کھڑوس سے سننے کو ملے گی اور اگر تو کل سے دیر سے آیا تو میں بہت برا پیش آؤنگا تیرے ساتھ۔

علی کے قریب آتے ہی زید پھر شروع ہو گیا اور دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

اچھا چل میرے باپ اب کلاس میں دیر ہو رہی ہے۔

علی نے زید کے پھولے منہ دیکھ کہا تو دونوں کلاس کی طرف چل پڑے۔

اور ہاں میں تیرا باپ نہیں ہوں مجھ بیچارے کی تو ابھی شادی نہیں ہوئی اور میں تجھ سے ناراض ہوں (زید نے باور کروانا لازمی سمجھا)۔

زید علی کے باپ کہنے پر اسے باور کروانا ضروری سمجھا کہ وہ کنوارا ہے۔

اچھا چل تجھے بھی منا لینگے علی نے گویا ناک سے مکھی اڑاتے ہوئے کہا پھر کلاس میں داخل ہوتے ہی دونوں نے شکر کا کلمہ پڑھا کیونکہ سر ابھی کلاس میں نہیں آئے تھے۔

سر کو کلاس میں نہ دیکھ کر وہ مطمئین سے جا کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گئے اتنے میں سر آ گئے اور سلام کر کے بورڈ کی طرف متوجہ ہو گئے۔

علی اور زید کو لیکچر میں کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی تو وہ آہستہ آواز میں بات کرنے لگے۔

یار مذی یہ لیکچر سنّے نہیں دے رہے کچھ کر۔

وردہ جو علی اور زید کے پیچھے والی سیٹ پر بیٹھی تھیں اور ان دونوں کی باتوں سے ڈسٹرب ہوتی ہوئی مذدلفہ سے کہنے لگی۔

ابھی رک میری جان پریشان کیوں ہوتی ہے۔

مزدلفہ نے وردہ کو تسلی دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مذی نے ہاتھ میں پکڑا کاغذ سب کی نظروں سے بچا کر سر کو مارا۔

سر جو کہ بورڈ کی طرف متوجہ تھے پلٹے تو انکی نظر نیچے گرے کاغذ پر پڑی۔

سر نے کاغذ اٹھا کر جیسے ہی پڑھا انکا غصہ ساتویں آسمان کو چھونے لگا۔

زید اور علی جو کہ کسی بات پر ہنس رہے تھے سر کے مخاطب کرنے پر متوجہ ہوئے۔

جبکہ ساری کلاس یہ منظر بڑی دلچسپی اور تجسس سے دیکھ رہی تھی اور جنہوں نے یہ کارنامہ کیا تھا وہ کتاب میں سر دے بیٹھی تھی جیسے سارا آج ہی پڑھنا ہے۔

سر ہم زید نے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

جی آپ دونوں گیٹ آؤٹ فرام دا کلاس سر دھاڑے۔

سر کے دھاڑنے پر زید اور علی نے ایک دوسرے کی طرف ناسمجھی سے دیکھا اور کلاس سے باہر چلے گئے۔

جیسے ہی کلاس ختم ہوئی سب اسٹوڈینٹ کلاس سے جانے لگے۔

یار ویسے تو نے لکھا کیا تھا جو سر اتنا غصہ ہو گئے تھے۔

جب سب چلے گئے تو وردہ نے مذی سے رازداری سے پوچھا۔

میں نے لکھا تھا (ٹکلے اپنا سر توڈھکلے)۔

مزدلفہ نے مزے سے اپنا کارنامہ بتایا اور کہتے ساتھ ہی ہنسنے لگی۔

جبکہ مزدلفہ کی بات سن کر وردہ کی بھی ہنسی چھوٹی۔

انکی ہنسی کو بریک تو تب لگی جب دروازے میں دو وجود کھڑے نظر آئے۔

جو کے اپنی ہنسی ضبط کیے ہوئے تھے۔

اور انکو دیکھتے ہوئے انکی ہی طرف آرہے تھے۔

ابے ان لوگوں نے کہیں سن تو نہیں لیا؟

وردہ نے ڈرتے ہوئے مذی کے کان میں سرگوشی کی۔

تو کیا ہوا سن لیا تو سن لیا انکو بھی تو سوچنا چاہیے کہ کلاس میں بیٹھنے کے کچھ آداب ہوتے ہیں اپنی یہ عشق و محبت کی باتیں بعد میں بھی کر سکتے ہیں۔

وردہ کے ڈرتے ہوئے کہنے پر مزدلفہ نے لاپرواہی سے کہا۔

جو کہ انکی موجودگی سے بے خبر انکی طرف پیٹھ کیے کھڑی تھی۔

ایک گھمبیر آواز پر مڑی۔

آپ کو کس نے کہا کہ ہم عشق و محبت کی باتیں کر رہے تھے کیا آپ ہماری باتیں سن رہی تھی؟

علی نے مزدلفہ کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے استفسار کرنے لگا کیونکہ شاید اسے مزدلفہ کی بات ناگوار گزری تھی۔

وہ۔۔۔۔۔۔۔

وردہ ابھی کچھ کہنے ہی والی تھی کہ مذی نے اسکا ہاتھ پکڑا اور ان دونوں کو اگنور کرتی وہاں سے چلی گئی۔

وہ اور زید اس حرکت پر حیران رہ گئے۔

اس نے تجھے یعنی عرشیان ارسلان شیخ کو اگنور کر دیا جس سے یونی کی تمام تر لڑکیاں بات کرنے کو ترستی ہے۔

تجھے اگنور کر کے چلی گئی یہاں تک کہ ایک نظر دیکھا بھی نہیں۔

اللہ نے اوقات دیکھا دی۔

زید مزدلفہ کی حرکت کو دیکھ کر صدمے سے بولا۔

چل میرے بھائی کینٹین چلے۔

زید نے علی سے کہا اور کینٹین کی طرف بڑھ گیا جبکہ علی بس خاموشی سے اسکے ساتھ کینٹین چل دیا۔

یار تو اتنا خاموش کیوں ہو گیا؟

زید نے کرسی سنبھالتے ہوئے علی سے پوچھا۔

مجھے اس نقاب والی کو دیکھ کر میری ڈول یاد آ گئی اسکی آنکھیں بلکل میری ڈول جیسی ہے۔

زید کے پوچھنے پر علی نے اسے اپنی خاموشی کی وجہ بتائی۔

یار وہ دس سال پہلے مر چکی ہے۔

زید نے اسے باور کروایا۔

جانتا ہوں یار لیکن پتہ نہیں میرا دل نہیں مانتا۔

علی نے بے بسی سے کہا۔

ابے میں تجھ سے ناراض تھا نا اب مجھے ناشتہ کروا زید نے علی کو افسردہ دیکھ کر بات بدلتے ہوئے کہا۔

اچھا چل تو آڈر کر میں پے کر دونگا۔

علی نے زید کو خود کے لئے پریشان دیکھ جلدی سے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا کیونکہ وہ زید کا موڈ خراب نہیں کر سکتا تھا محض اپنی وجہ سے۔

تو نے کل سے کچھ نہیں کھایا نا۔

وردہ نے مزدلفہ کو دیکھ کر پوچھا۔

وردہ کے پوچھنے پر مذی نے کوئی جواب نہیں دیا۔

تیرا گھر میں کوئی خیال نہیں رکھتا کیا؟

وردہ نے اسکو خاموش دیکھ کر پھر سوال کیا۔

میرا کوئی گھر نہیں ہے میرے پاس بنگلہ ہے گاڑی ہے عالیشان پراپرٹی ہے سب کچھ ہے سوائے گھر کے پتہ ہے کیوں؟ کیونکہ گھر رشتوں کی محبت سے بنتا ہے لیکن میرے پاس نہ تو رشتے ہیں اور نہ محبت اور مجھ سے میرے رب کے علاوہ اس شخص کو محبت ہے جس کے سامنے میرے جیتے جاگتے وجود کو مردہ قرار دے دیا گیا ہے میں اسکی منکوحہ ہوں انکے علاوہ نہ کسی کو مجھ سے محبت ہے اور نا مجھے اور مجھے کوئی شکوہ بھی نہیں کہ مجھ سے کوئی محبت کرے کیونکہ میرے لئے میرا اللہ ہی کافی ہے۔

وردہ کے پوچھنے پر مزدلفہ نے تفصیل سے اسے سمجھایا۔

کیا اب تو ساری زندگی شادی نہیں کریگی؟

وردہ نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔

اسلام میں اگر کسی عورت کا شوہر گم ہو جائے تو چار سال انتظار کے بعد چار ماہ دس دن عدت گزارنے کے بعد دوسری شادی کر سکتی ہے۔

مزدلفہ نے وردہ کو حدیث سنائی جسکا مطلب تھا کہ اسلام میں جائز ہے لیکن میں نہیں کرونگی

۔اگر وہ ساری زندگی نہیں آیا یا اس نے دوسری شادی کرلی ہو یا دس سال سے زیادہ ہوگئے ہیں وہ آیا نہیں وردہ نے اپنا خدشہ ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

اگر وہ ساری زندگی نہیں آیا یا اس نے دوسری شادی کرلی کوئ بھی حالات ہوئے میں بس اتنا جانتی ہوں کہ میں اس کے نام کی تھی ہوں اور رہونگی اور اگر اس نے مجھ سے یہ نام چھین بھی لیا تو میں ساری زندگی تنہائ میں گزار دونگی اپنے اللہ کے سہارے۔

مزدلفہ نے اب کی مرتبہ کھل کر بتایا۔

مذی اگر کوئ۔۔۔۔۔وردہ ابھی کچھ کہنے ہی لگی تھی کہ مذی نے اسکی بات کاٹی۔

میں ہر حالات کے لیے تیار ہوں اب اس بات کو چھوڑ اور کچھ کھانے کو منگوا۔

مزدلفہ نے وردہ کا دیھان خود سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

تجھے پتہ ہے اب میں نے کل یہاں ہی کچھ کھانا ہے دونوں اس بات سے بے خبر کہ دو نفوس انکی بات الف سے ی تک سن چکے تھے کھانے میں گن تھی۔

علی تیرا بھی نکاح ہوا تھا نہ وہ بھی دس سال پہلے۔

زید نے ان دونوں کی باتیں سنتے ہوئے علی سے پوچھا۔

تو بھی وہی سوچ رہا ہے جو میں سوچ رہا ہوں۔

زید نے علی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

شاید۔۔۔۔۔زید کے پوچھنے پر علی نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا۔

زید مجھے اس لڑکی کی ساری انفورمیشن چاہیے شام تک۔

علی نے زید سے کہا۔

نہیں یار آج گھر والے میرا رشتہ پکا کرنے جا رہے ہیں۔

علی کے کہنے پر زید نے انکار کرتے ہوئے بتایا۔

اوہ تو راجا کو گھوڑی چڑھنا ہے ویسے ہے کون ہماری بھابھی صاحبہ۔

زید کے بتانے پر علی نے اسے چھیڑتے ہوئے پوچھا۔

پتہ نہیں ڈیڈ کے بزنس پارٹنر کی بیٹی ہے ڈیڈ نے مجھ سے پوچھا تھا کہ اگر کوئی پسند ہے تو بتا دو تو میں نے بھی کہہ دیا جہاں آپکی مرضی ہے وہی کر دیں بس کر دیں اور ویسے بھی تو تو بچپن میں ہی نکاح کر بیٹھا اب میری باری ہے اور ویسے بھی میں تیری طرح پیدائشی بیغیرت نہیں ہوں کہہ دس سال کی عمر میں کہہ دے بابا میں نے اپنی ڈول سے شادی کرنی ہے۔

علی کے کہنے پر زید نے اسکا مزاق اڑاتے ہوئے کہا۔

میرا کام ہو جانا چاہیے اور میں بھی ان پر نظر رکھتا ہوں۔

زید کے کہنے پر علی نے اسے گھورتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کلاس کی طرف چل دیا۔

اچھا رک میں بھی چلتا ہوں۔۔ علی کے اٹھنے پر زید بھی اپنا بیگ اٹھاتا اسکے ساتھ کلاس میں چل دیا۔

جیسے ہی وہ کلاس میں آئے تو سر افتخار لیکچر دے رہے تھے تو وہ دونوں بھی مزدلفہ اور وردہ کی پیچھے والی سیٹ پر جا کر بیٹھ گئے۔

اگر یہ پردے میں نہ ہوتی تو کیا اسکو پہچان جاتا۔

زید نے اپنے آگے والی سیٹھ پر بیٹھی مزدلفہ کو دیکھتے ہوئے علی کے کان میں سرگوشی کی جو کہ پردے میں مقید مزدلفہ کو ہی دیکھ رہا تھا۔

شاید؟ علی نے کھوئے ہوئے انداز میں جواب دیا۔

پہلے یہ بات تو کنفرم ہو کہ وہ زندہ بھی کہ نہیں۔

زید کے کہنے پر علی خاموش ہو گیا کیونکہ وہ ابھی تک اپنی ڈول کی موت کو قبول نہیں کر پایا تھا لیکچر کے ختم ہوتے ہی زید اور علی بھی ان دونوں کہ پیچھے نکل گئے جیسے ہی وہ گارڈن کے پاس سے گزرے جہاں لڑکے اور لڑکیاں ایک ساتھ بیٹھے باتیں کر رہے تھے تو ایک دم بم پھٹنے کی آواز آئی اور سب اچانک ایک دم سے بھاگنے لگے۔

اور وہ دونوں بھی یہاں سے چلتی بنی کیونکہ کے یہ کام مزدلفہ ہی کا تھا جسکا کہنا تھا کہ یہ یہاں پڑھنے نہیں اپنے والدین کے پیسے برباد کرنے آتے ہیں اور وہ دونوں چلتے چلتے یونیورسٹی کی بیک سائیڈ پر آ کر ہنسنے لگی ابھی وہ ہنس ہی رہی تھی کہ ایک گھمبیر آواز نے انہیں چونکایا۔

یہ سب کیا کیا ہے آپ لوگوں نے اگر میں آپ لوگوں کی کمپلین کر دو تو۔

علی نے دونوں کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

ابے یہ ابو بن کر کیوں آجاتے ہیں؟

علی کے کہنے پر وردہ نے مزدلفہ کے کان میں سرگوشی کی جبکہ علی مسلسل نوٹ کر رہا تھا کہ آج بھی مزدلفہ کی آنکھیں جھکی ہوئی تھی اور خاموش کھڑی تھی۔

میں آپ سے مخاطب ہوں مس علی نے خاموش کھڑی مذدلفہ کو دیکھ دوبارہ ٹوکا۔

کس حق سے؟ علی کے کہنے پر مزدلفہ نے بس یہ تین الفاظ ادا کیے۔

بس ان تین لفظوں نے علی کی بولتی بند کر دی۔

مزدلفہ نے وردہ کا ہاتھ پکڑا اور وہاں سے جانے لگی ابھی بھی اسکی نظریں جھکی ہوئی تھی پھر وہ مڑی اور علی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا جسکو شکایت لگانی ہے جا کر لگائیں مزدلفہ شیخ نے ڈرنا نہیں سیکھا اتنا کہہ کر سیدھی چلی گئی۔

یہ کوئی عام لڑکی نہیں ہے اس نے تجھ جیسے بندے کی بولتی بند کر دی۔

زید نے علی خاموش دیکھ کر کہا اور پھر دونوں وہاں سے چلے گئے۔

آج تو پھپھو کے گھر جائیگا کیا؟

زید نے پارکنگ کی طرف جاتے ہوئے علی سے پوچھا۔

نہیں آج تو تیرا رشتہ دیکھنے جانا ہے نا پھر کبھی چلے گے دونوں۔

زید کے مخاطب ہونے پر علی نے جواب دیا۔

ویسے اس فیشن کی دکان نتاشہ میں کیا دیکھا جو شادی کے لیے ہاں کر دی۔

زید نے نتاشہ کے ذکر پر منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

تو جانتا ہے زید ناں کہ مجھے کوئ بھی نہیں پسند نتاشہ تو بلکل بھی نہیں لیکن اگر میں نے نتاشہ سے شادی کر لی تو بابا کا واحد رشتہ یعنی پھپھو سے تعلق اور مضبوط ہو جائگا تو جانتا ہے میرے دل میں کسی کے لئے بھی جگہ نہیں ہے شاید میرے اپنے لیے بھی میرے دل سے ازل سے میری گڑیا کی جگہ تھی اور ابد تک رہے گی اور رہی بات نتاشہ کی تو میں اپنے تمام حقوق و فرائض پورے کرونگا باقی جیسے اللہ کی مرضی۔

زید کے پوچھنے پر علی نے زید کو سنجیدگی سے جواب دیا۔

اچھا اب ساتھ چلتے ہیں گھر زید نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

وہاں جاتے ہی انکی نظر مزدلفہ پر گئ جو اپنی گاڑی میں بیٹھ رہی تھی۔

زید تو جا مجھے اسکا پیچھا کرنا ہے علی نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

نہیں میں تجھے اکیلے نہیں جانے دونگا میں بھی چلتا ہوں کہتے ساتھ ہی زید نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور اپنی گاڑی مزدلفہ کے گاڑی کے پیچھے لگادی۔

ابے یہ گاڑی چلا رہی ہے یا ہوائی جہاز یا پھر اسکو اپنی زندگی پیاری نہیں ہے اوشٹ پھاٹک کو بھی ابھی بند ہونا تھا زید نے اسٹیئرنگ پر ہاتھ مارتے ہوئے علی سے کہا۔

جیسے ہی زید کی نظر سامنے پڑی ساکت رہ گیا وہاں ایک لڑکی نقاب میں کار سے نکلی پھاٹک کو دکر اندر آئ سامنے سے ٹرین آرہی تھی اور وہاں ایک ٹرین آہستہ چلنا شروع ہو گئ تھی اور بیچ میں بچہ پھنسا ہوا تھا اس نے جلدی سے بچہ نکالا جیسے ہی وہ پیچھے مڑی ٹرین کی رفتار تیز ہونا شروع ہو گئی اس نے جلدی سے بچہ اسکی ماں کے پاس ٹرین میں پھینکا اور خود دوسری پٹڑی جہاں سے ٹرین آرہی تھی چھلانگ لگا کر دوسری طرف

کو دی۔سب ساکت سے اس نقاب والی لڑکی کو دیکھ رہے تھے اتنے میں دونوں ٹرین گزر گئی پھاٹک کھلا اور وہ دوبارہ اپنی کار کی طرف آئی اسکی ہتھیلی پھٹ گئی تھی اور خون بہہ رہا تھا لیکن وہاں پر وہ کسے تھی۔

جیسے ہی وہ کار میں بیٹھی کھڑکی کا شیشہ بجا۔

جیسے ہی اس نے شیشہ نیچا کیا وہاں زید اور علی کھڑے تھے۔

اینی پرابلم؟

لڑکی نے شیشہ نیچے کرتے ہوئے پوچھا۔

لڑکی کے کہنے پر دونوں ہوش میں آنے۔

آپ کو اپنی جان کی فکر نہیں ہے کیا آپ گاڑی اتنی تیز چلا رہی تھی اور ابھی یہ جو آپ نے اسٹنڈ کیا آپ کو اپنے گھر والے اور والدین کی بھی پرواہ نہیں زید نے اچھی خاصی سناڈالی۔

جن میں دوسروں کی جان بچانے کا جذبہ ہوتا ہے تو انکی حفاظت اللہ کرتا ہے مرنا تو ہے ایک دن اور رہی بات جان کی پرواہ کی تو ایک انسان کی جان اسکے اپنوں میں ہوتی ہے اور جب وہ ہی اسکو مرا ہوا سمجھلیں تو انسان کی روح تک مر جاتی ہے لیکن صرف اسکا وجود زندہ رہتا ہے اور پھر اسکو اپنی پرواہ نہیں ہوتی بہت شکریہ آپ کی ہمدردی کا۔

زید کے کہنے پر مزدلفہ نے جواب دیا جس پر زید اسے نا سمجھی سے دیکھنے لگا۔

آپ یہ رومال رکھ لیں اس پر خون بہہ رہا ہے علی نے ہتھیلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

جب روح مر چکی ہو تو ان زخموں میں تکلیف نہیں ہوتی مزدلفہ نے علی سے کہا اور زن سے گاڑی بھگا کر لے گئی۔

تو پیچھے پھر وہ دونوں بھی اپنے کار کی طرف چل دیے۔

اب کہاں جانا ہے؟

گھر۔۔۔۔زید کے پوچھنے پر علی نے صرف یک لفظی جواب دیا۔

زید نے علی کے گھر کے آگے کار روکی اور علی کی طرف متوجہ ہوا ویسے میں نے تجھے کہا تو نہیں تھا کہ تجھے چلنا ہے لیکن تو تو پیدائشی بیغیرت ہے 7 بجے آجانا ڈنر وہی ہے۔

زید کے لتاڑنے پر علی اثبات میں سر ہلاتا چل دیا اور زید نے گاڑی اپنے گھر کے طرف بڑھادی۔

علی نے گھر میں داخل ہو کر سلام کیا اور اپنے کمرے میں چلا گیا فریش ہو کر باہر نکلا تو آمنہ بیگم کھڑی تھی۔

آجاؤ کھانا کھالو میں لگواتی ہوں۔

نہیں مما بھوک نہیں ہے بس تھوڑی دیر سونا چاہو نگا۔

آمنہ بیگم کے کہنے پر علی نے انہیں انکار کرتے ہوئے کہا۔

کیا ہوا ہے علی؟

آمنہ بیگم نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے علی سے پوچھا۔

علی بھی انکی گود میں سر رکھ لیٹ گیا۔

کیا ہوا ہے میرا بچہ کیوں پریشاں ہے علی کچھ تو بولو۔

علی کے جواب نا دینے پر آمنہ بیگم نے اسے دوبارہ مخاطب کیا۔

مما ایک بات پوچھوں سچ بتائیگا آپ نے آخری دفہ گڑیا کو دیکھا تھا کیا۔

علی میری جان وہ تو کھائی میں گر گئی تھی اس لئے اسکو ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی دفنایا تھا ہم نے بھی آخری چہرہ نہیں دیکھا۔

علی کے پوچھنے پر آمنہ بیگم نے اسے سچ سچ بتایا۔

مما میں نے بھی نہیں دیکھا مجھے کبھی کبھی لگتا ہے کہ اگر میں دیکھ لیتا تو شاید میں اسکی وفات کو تسلیم کر لیتا لیکن میں ابھی تک نہیں کر پایا۔

آمنہ کے بیگم کے کہنے پر علی نے افسردہ لہجے میں کہا۔

اچھا بیٹا آپ آرام کرو میں ذرا کچن دیکھ لوں۔

آمنہ بیگم علی سے کہہ کر وہ کمرے سے نکل گئی اور علی ڈول کو سوچتے ہوئے نیند کی وادی میں اتر گیا۔

کیسے لگی یہ چوٹ؟

مزدلفہ کے گھر میں داخل ہوتے ہی بی اماں نے تفتیش سے پوچھا۔

کچھ نہیں ہوا بی اماں آپ پریشان نہ ہو بس گر گئی تھی تو لگ گئی۔

مزدلفہ بی اماں کو تسلی دیتے ہی وہ اپنے کمرے چلی گئی۔

کمرے میں جاتے ہی اس نے وارڈروب سے کپڑے نکالے اور باتھ لینے چلی گئی چینج کرنے کے بعد وضو کیا نماز پڑھی پھر تلاوت قرآن پاک کی اور آرام کرنے کے غرض سے لیٹ گئی ماضی کے سائے ایک بار بھی آنکھوں کے پردے پر لہرانے لگے اب نیند تو آنی

نہیں تھی تو اٹھ کر خود کو پڑھائی میں مصروف کر لیا پھر عصر کے نماز ادا کر کے لان میں آ گئی ابھی بیٹھے کچھ دیر ہی گزری تھی کہ سامنے سے وقار آتا دیکھائی دیا اسکو دیکھ کر مزدلفہ کا حلق تک کڑوا ہو گیا اور وہاں سے جانے لگی کیونکہ وہ سیدھا وہی آ رہا تھا۔

ارے کہاں جا رہی ہو ہم سے بھی تھوڑی بات چیت کر لیا کرو۔

وقار کے لوفارانا انداز پر مزدلفہ ایک جھٹکے سے مڑی اور وقار کا گال لال کر دیا۔

تم جیسوں سے زبان سے نہیں ہاتھ سے بات کرنی چاہیے اور ہاں آئندہ مجھ سے مخاطب ہونے سے پہلے یہ تھپڑ ضرور یاد کر لینا۔

مزدلفہ وقار کی اچھی طرح طبیعت صاف کرتی اندر چلی گئی۔

تو پیچھے وہ بھی اپنی عزت پر غصے سے دندناتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

مزدلفہ نے اپنے کمرے میں آ کر نماز پڑھی اور سورۃ الواقعہ پڑھی (مغرب کے بعد اس سورت کے پڑھنے سے رزق میں برکت ہوتی ہے).

اور پھر تیار ہونے لگی وائٹ کلر کی گھٹنوں تک آتی شیفون کی گھیر دار فراک وائٹ ہی سیگریٹ پاجامہ اور ہم رنگ دوپٹہ آنکھوں میں گھرا کاجل لگاءے اور پاؤں بھی وائٹ کلر کے ہی کھسے پہنے وہ کوئی حور ہی لگ رہی تھی پھر عبایا پہنا نقاب لگایا ایک ہاتھ میں سفید

چوڑیاں اور ایک ہاتھ میں گھڑی پہنی گاڑی کی چابی پرس اور موبائل پکڑ کر باہر نکل گئی 10 منٹ میں وہ ردا کے گھر تھی۔

بہت جلدی آگئی ہو وہ لوگ آنے والے ہیں۔

مزدلفہ کے کمرے میں جاتے ہی ردا نے مصنوعی غصے سے کہا۔

ہاں میں بھی سوچ رہی تھی کافی جلدی آگئی تھوڑا لیٹ آنا تھا اچھا نہ بس سوری آتو گئے ہو نہ اب جلدی سے چینج کر کے آ۔

ردا کا غصے والا چہرہ دیکھ کر بات بدل گئی اور اسکو باتھروم بھیجا۔

ردا کے باتھروم سے باہر آتے ہی مزدلفہ نے اسکو ڈریسنگ کے سامنے بٹھایا اور تیار کرنے لگی پیلے کاجل لگایا ہلکہ سا بلشن اور ہلکی سی لپسٹک لگائی ردا ریڈ فراک میں بلکل گلاب لگ رہی تھی۔

چلو نیچے آجاؤ بچو وہ لوگ آگ ءے ہیں ضائدہ بیگم نے آکر انکو اطلاع دی اور ڈرائنگ روم میں مہمانوں کے پاس چلی گئی۔

مزدلفہ نے جلدی سے نقاب کیا اور وردہ کو دوپٹہ پہنا کر نیچے لے آئی۔

جیسے ہی دونوں ڈرائنگ روم میں انٹر ہوئی تو شاکڈ رہ گئی اور یہ ہی حال علی اور زید کا تھا۔

ادھر آؤوردہ ماشااللہ بہت پیاری ہے میری بہو توساریہ بیگم کی آواز نے ان چاروں کا سکتہ توڑامزدلفہ نے وردہ کوانکے پاس بٹھایااور خود بھی وردہ کے پاس بیٹھ گئ۔

وردو چل تیری تولاٹری نکل آئی لنگور+انگوردونوں مل گیے ایک دیور کی صورت میں تو دوسرا شوہر کی صورت میں۔

مزدلفہ نے وردہ کے ساتھ بیٹھتے ہوئے اسکے کان میں سرگوشی کی اور وردہ بیچاری سب کے سامنے صرف اسکو گھور کر رہ گئ۔

جبکہ علی کی نظر مسلسل مزدلفہ کااور زید کی نظر وردہ کا طواف کر رہی تھی۔

کچھ ہی دیر ہوئ تھی کہ ضائدہ بیگم نے دونوں کو کھانالگانے کا کہہ کر باہر بھیجا کیونکہ اب نکاح کی تاریخ تہ ہونی تھی۔

مجھے تووردہ بہت اچھی لگی بس بھائ صاحب اب میں منگنی جیسی فضول رسم کو چھوڑ کر نکاح کرناچاہتی ہوں کیوں نہ یہ نیک کام جلداز جلد سرانجام دیں اور رخصتی توپڑھائ کے بعد ہو گی اگر آپ لوگوں کواعتراض نہ ہو تواگلے جمعۃالمبارک کو نکاح رکھ لیں۔

ساریہ بیگم نے وردہ کے والد سے اجازت لینی چاہی۔

جیسے آپ لوگوں کی مرضی ہمیں کوئ اعتراض نہیں۔

ساریہ بیگم کے پوچھنے پر وردہ کے والد نے اجازت دی اور پھر جمعۃ المبارک کو نکاح کی ڈیڈ فائینل ہو گئی۔

مزدلفہ اور وردہ کمرے سے نکلتے ہی کچن میں چلی گئ۔

مزدلفہ تو پیٹ پر ہاتھ رکھ کر ہنسے جا رہی تھی وردہ نے اسے گھورا لیکن اسکو تو کوئ اثر ہی نہیں ہو رہا تھا۔

تمہیں کیوں اتنی ہنسی آ رہی ہے؟

مزدلفہ کو مسلسل پاگلوں کی طرح ہنستے دیکھ وردہ نے چڑتے ہوءے پوچھا اور اسکی کمر میں ایک مکا جڑا۔

ابے یہ لنگور تیرے نصیب میں لکھا تھا مطلب سیریسلی اور کوئ نہیں ملا انگور اور لنگور کی جوڑی کے علاوہ۔

اسکی آواز پیچھے سے آتے ہوئے علی اور زید نے بھی سنی اور علی کا بھی قہقہہ گونجا۔

دونوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں علی اور زید کھڑے تھے زید علی کو گھور رہا تھا اور زید کو دیکھ کر مزدلفہ کو پھر سے ہنسی چھوٹ گئ۔

علی تو بس مبہوت سا اسکو دیکھے گیا جسکی صرف آنکھیں نظر آ رہی تھی جن میں زیادہ ہنسنے کی وجہ سے نمی سی تھی جو اسکی بڑی بڑی آنکھوں کو مزید خوبصورت بنا رہی تھی۔

وردہ جلدی سے سوری کہتے ہوئے اسے ہاتھ پکڑ کر وہاں سے لے جانے لگی لیکن اس نے اپنا ہاتھ وردہ کے سے چھڑایا کس بات کی سوری ہاں میں نے کونسا غلط کہا ہے لنگور+انگور تو ملے ہیں تمہیں لنگور منگیتر تو انگور دیور مزدلفہ پھر سے باز نہ آئی اور اپنی زبان کے جوہر دیکھانے لگی۔

وہ اور کچھ کہتی کہ ملازمہ نے مخاطب کیا۔

باجی کھانا لگا دیا ہے آپ سب مہمانوں کو بلا لیں۔

ملازمہ ان دونوں سے کہتی وہاں سے چلی گئی۔۔

تو وہ وردہ کو دیکھتی پیچھے مڑی جہاں وہ دونوں صدمے سے (یونیورسٹی کے سب سے ہاٹ نڈ سو اور ڈیشنگ بندے جس سے ہر لڑکی اور لڑکے دوستی کی خواہش رکھے وہ الگ بات ہے کہ وہ کسی کو منہ نہیں لگاتے چاہے وہ لڑکے ہی کیوں نہ ہو کیونکہ انکا کہنا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے لئے کافی ہے لڑکیاں تو لڑکیاں ان کی خوبصورتی تو لڑکوں کو بھی ٹھٹکنے پر

مجبور کر دیتی ہے ایسے بندوں کو لنگور+انگور کہنے پر انکا صدمہ تو بنتا ہے)انکو نظر انداز کرتی وہ ڈائننگ روم میں چلی گئی اور سب کو کھانے کا کہہ کر وردہ کے پاس آ گئی۔

مزدلفہ کے بلانے پر سب بھی ڈائننگ روم میں آ گئے سربراہی کرسی پر رضوان صاحب انکے سیدھے ہاتھ کی طرف وردہ،مزدلفہ،اور ساریہ بیگم بیٹھی تھی اور سامنے والی کرسی پر ارمان صاحب بیٹھے تھے۔

اب دیکھ لینا چہرہ کھانے کے لئے تو نقاب ہٹانی نہ۔

زید نے علی کے کان میں سرگوشی کی تو علی نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔

لیکن جیسے ہی سامنے دیکھا دونوں کے منہ کھل گئے کیونکہ مزدلفہ نقاب کے نیچے سے ہی کھا رہی تھی اور اتنے سلیقے سے کھا رہی تھی کہ نہ آسکا دوپٹہ گندا ہوا۔

ابے اسکو تو ٹرک ہے نقاب میں کھانے کی اب کہاں سے دیکھے گا اسکا چہرہ۔

مزدلفہ کو دیکھ کر زید علی کے کان میں گنگنایا جبکہ علی تو بس اسکو دیکھے گیا جو کھانا کھانے میں مگن تھی۔

کھانا سہی سے تو کھاؤ ایسے لگ رہا ہے کہ سونگھ کر اٹھی ہو۔

مزدلفہ سب سے پہلے کھانا کھا کر جیسے ہی اٹھنے لگی تو ضائدہ بیگم نے کہا۔

ابھی مزدلفہ کچھ بولتی کے وردہ بول اٹھی امی آپ شکر کریں کہ اس نے اتنا کھانا کھالیا ورنہ یہ ایک وقت ہی کھاتی ہے۔

ضائدہ بیگم کے کہنے پر وردہ نے کہا جس پر بیچاری مذدلفہ صرف اسکو چھوڑ کر رہ گئی۔

تبھی تو ایسی ہے کہ پھونک مارو اور اڑ جائے۔

وردہ کی بات سن کر زید کی زبان پہ کھجلی ہوئی۔

آنٹی بس میں نے کھالیا اور میں ذرہ چائے بنا کر لاتی ہو مزدلفہ ضائیدہ بیگم کو اتنا کہہ کر اٹھی اور زید اور علی کی طرف گزرتے ہوئے کہا۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ لوگوں کو اڑنے کے لیے ہوا کی بھی ضرورت نہ پڑے۔

مزدلفہ اپنا کھڑاک سے آہستہ آواز میں جواب دیتی کچن میں چلی گئی۔

کھانا کھا کر سب لاؤنج میں بیٹھے باتیں کرنے لگے اتنے میں وردہ اور مزدلفہ بھی چائے لے آئیں۔

امی یہ کہ مزدلفہ کا ہی وہ دراصل اس میں کافی ہے کیونکہ مذی چائے نہیں پیتی اور کافی بھی ایسی ہوتی ہے کہ اسکے علاوہ کوئی نہیں پی سکتا۔

ضائدہ بیگم جیسے ٹٹے سے کپ اٹھانے لگی وردہ کہہ اٹھی جبکہ بیچاری مزدلفہ اپنی عزت افزائی پر بس اسکو گھور کر رہ گئی اور آگئے بڑھ سب کو چائے دی اور خود کا کپ پکڑ کر صوفے پہ وردہ کے ساتھ بیٹھ گئی۔

جیسے ہی علی اور زید نے چائے کا سپ لیا تو ایسا لگا کہ مرچی کا ڈبہ انڈیل دیا گیا ہو ایک سپ لیتے ہیدونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

ابے چائے پیتے ہی انکے چہرے کیوں بگڑ گئے؟

وردہ جو کہ انکو ہی دیکھ رہی تھی مزدلفہ کے کان میں سرگوشی کی۔

بیٹا بہت زبردست چائے بنائی ہے آپ نے۔

ابھی مزدلفہ کو کوئی جواب دیتی کہ ارمان کی آواز پر انکی طرف متوجہ ہوئی۔

جبکہ مزدلفہ انکی تعریف پر شکریہ کہہ کر خاموش ہو گئی۔

ابے یہ ایسے کیوں گھور رہے ہیں وردہ نے پھر اسکے کان میں سرگوشی کی۔ کیونکہ انکی ریسپی میں نے ایجاد کی ہے مزدلفہ نے مزے سے اپنا کارنامہ بتایا۔

ایکسکیوزمی۔

مزدلفہ کے کہنے پر وردہ سب سے ایکسکیوز کر کے اسکو اپنے ساتھ لان میں لے آئی باہر آتے ہی مزدلفہ تو پیٹ پکڑ کر ہنسنے لگی۔

کونسی ریسیپی یوز کی ہے تو نے انکی چائے میں میں نے۔

وردہ نے مزدلفہ کو ہنستے دیکھ سنجیدگی سے پوچھا۔

اگر زید تجھے تنگ کرے تو میری ریسیپی استعمال کر لینا ٹھیک ہو جائیگا زیادہ کچھ نہیں بس پہلے ایک کپ میں تھوڑا سا پانی اسمیں 1 چمچ چلی پاؤڈر 1 چمچ نمک انکو مکس کر لیں پھر اسکو چائے کے قیوے میں ڈال کر اسمیں دودھ ڈال کر ابال لیں بس تیار چائے۔

ویسے انکے چہرے دیکھنے والے تھے۔

مزدلفہ وردہ کو تفصیل سے بتا کر ہنسنے لگی۔

ویسے انکے فیس ایکسپریشن دیکھنے والے تھے ویسے ایسا کرنے کی کوئی خاص وجہ۔

وردہ نے بھی مزدلفہ کی بات کا مزہ لیتے ہنستے ہوئے پوچھا۔

کیونکہ تمہارے لنگور+انگور نے کہا تھا کہ ہوا کا ایک جھونکا مجھے اڑانے کے لیے کافی ہے تو میں نے سوچا کہ کیوں ن نہ انکو بتایا جائے کہ مزدلفہ شیخ ادھار نہیں رکھتی۔

وردہ کے پوچھنے پر مزدلفہ نے اسے وجہ بتائی۔

اوہ اچھا پھر ہم بھی قرض چکانا بہت اچھے سے جانتے ہیں کیوں زید؟

علی نے کہتے ہوئے زید سے تائید چاہی جو کہ ابھی آئے تھے اور ان دونوں کے گفتگو سن چکے تھے۔

ہاں کیوں نہیں۔۔۔۔۔۔ علی کے پوچھنے پر زید نے بھی اسکی تائید کی۔ آفکورس جو مرضی آئے کریں مجھے کیا اچھا رد امیں چلتی ہوں تم سنبھالو اپنے سسرالیوں کو۔

مزدلفہ وردہ سے کہتی جانے لگی۔

کوئی ضرورت نہیں ہے اگر گئی نہ تو ناراض ہو جاونگی ہمیشہ کے لیے۔

مزدلفہ کے کہنے پر وردی نے ناراضگی سے کہا۔

ردا بہت دیر ہو گئی صبح یونی بھی جانا ہے۔

ردا کے ناراض ہونے پر مزدلفہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

تو تو ایسے کہہ رہی کہ وہ لوگ بڑی ہی تیری فکر میں بیٹھے ہونگے۔

ردا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ردا کے کہنے پر مزدلفہ نے اسے تنبیہہ نظروں سے گھورا اور اللہ حافظ کہہ کر چلی گئی۔

ردابھا بھی اگر آپکو برا نہ لگے تو میں کچھ پوچھ سکتا ہوں آپ سے آپ کی دوست کے متعلق

۔

علی نے وردہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

کیا پوچھنا چاہتے ہیں آپ اسکی زندگی میں کچھ ایسا خاص نہیں ہے جو بتایا جا سکے میں بھی اسکو بہت مختصر ہی جانتی ہوں اور اگر پھر بھی جاننا چاہتے ہیں تو میرے نکاح کا انتظار کرنا ہو گا اور وقت آنے پر میری مدد کرنی پڑیگی۔

علی کے کہنے پر وردہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کیسی مدد بھابھی میں کچھ سمجھا نہیں۔

وردہ کی بات پر علی نے نا سمجھی سے پوچھا۔

کچھ نہیں بھائی وقت آنے پر بتاونگی ابھی نہیں بتا سکتی اور میں مزدلفہ کی طرف سے آپ لوگوں سے معافی مانگتی ہوں وہ بس ڈرتی ہے کہ لوگوں کو اسکے اندر کی ویرانی کا پتہ نہ لگ جائے بس اسلیے وہ شرارتیں کرتی ہے لیکن وہ دل کی بری نہیں ہے۔

وردہ نے علی اور زید کو مزدلفہ کی صفائی دیتے ہوئے کہا۔

بھابھی اب آپ ہمیں شرمندہ کر رہی ہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

ہاں وردہ علی صحیح کہہ رہا ہے وہ بلکل میری چھوٹی بہن کی طرح ہے اسکو دیکھ کر مجھے ایسا لگتا ہے کہ وہ میری چھوٹی بہن ہو۔

علی کے کہنے پر زید اسکی تائید کرتے ہوئے وردہ کو سمجھایا۔

اچھا چلو اب اندر چلو۔

ہاں ہاں چلو زید کے کہنے پر علی نے اسکی تائید کی۔اتنے میں ارمان صاحب اور سائرہ بیگم باہر آتے دیکھائی دیے۔

چلو بچو چلو بہت دیر ہو گئی ہے۔

ساریہ بیگم نے باہر آتے دونوں سے کہا

جی مما چلیں اچھا پھر ملینگے اللہ حافظ۔

سایہ بیگم کے کہنے پر وہ دونوں وردہ اور باقی سب سے مل کر گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

اسلام علیکم مذی تو ابھی تک یونی نہیں آئی ناراض ہے کیا ابھی تک۔

وردہ نے مزدلفہ کو یونی میں نہ دیکھ کر فون کر کے پوچھا۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے بس ابھی آئی میری جان اللہ حافظ۔

وردہ کے کہنے پر مزدلفہ نے کہااور پانچ منٹ بعد ہی مزدلفہ آتی دیکھائی دی۔ کہاں رہ گئ تھی کب سے انتظار کر رہی ہوں اتنی دیر کہاں لگادی۔

وردہ مزدلفہ کو آتے دیکھ شروع ہو گئی۔

تو مجھے چھوڑ پہلے اپنے zoo سسرال کی خبر دے وہ دونوں کہاں ہے نظر نہیں آرہے۔

مزدلفہ نے وردہ کی بات کو اگنور کرتے ہوئے علی اور زید کا پوچھا۔

مذی باز آجا۔۔۔۔۔۔۔۔وردہ نے مزدلفہ کو تنبیہہ کرتے ہوئے پوچھا۔

ابھی وہ باتیں کر ہی رہی تھی کہ سامنے سے وہ دونوں آتے دیکھائی دیے۔اسلام علیکم کیسی ہے آپ۔

علی نے انکے پاس آتے ہی سلام کرتے انکا حال پوچھا۔

لے بھئ شیطان کا نام لیا شیطان حاضر علی کے پوچھنے پر مزدلفہ نے وردہ کے کان میں سرگوشی کی۔

اور اسکی بات پر وردہ نے ایک جاندار قہقہہ لگایا اور وہ دونوں ایک دوسرے کو ہونقوں کی طرح دیکھنے لگے کیونکہ بات انکی سمجھ سے قاصر تھی۔

آریو او کے وردہ۔۔۔زید نے ان دونوں کو جانتا دیکھ حیرانی سے پوچھا۔

یس۔۔۔وردہ نے اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا جبکہ مزدلفہ تو ایسی تھی کہ گویا کہ وہاں ہو ہی نہ ہو۔

چلو اب کلاس میں چلتے ہیں ٹائم ہو گیا ہے اپنے لنگوروں سے بعد میں مل لینا۔

مزدلفہ نے وردہ سے کہا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر لے گئ جبکہ اسکی بات علی اور زید بخوبی سن چکے تھے۔

ابے کیا چیز ہے یہ کسی کو بھی خاطر میں نہیں لاتی اور مجھے تیری سمجھ نہیں آتی تو اسکی اتنی باتیں سن لیتا ہے اسکی جگہ اگر کوئ اور ہوتا تو تجھ میں عرشیان دا بزنس ٹائیکون والی روح جاگ جاتی ہے لیکن تو اسکو کچھ نہیں بولتا۔

زید نے علی کی خاموشی پر چوٹ کی۔

مجھے کیا پتہ تیری ہی بہن ہے تجھے ہی کہہ رہی ہے مجھے کیا اور اپنی نوٹنکی بند کر اور کلاس میں چل ورنہ پھر کلاس سے باہر ہی کھڑے رہنا۔

علی اتنا کہتا آگے بڑھ گیا تو پیچھے زید بھی اسکے پیچھے ہو لیا۔

مزدلفہ میں نے نوٹ کیا ہے تو کسی بھی مرد کو ایک نظر دیکھنے کے بعد دوسری نظر نہیں دیکھتی لیکن ایک علی بھائی ہے جس سے تو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتی ہے جیسے کچھ باور کروانا چاہ رہی ہو۔

کلاس لینے کے بعد وہ کینٹین میں بیٹھی تھی جب وردہ نے پوچھا۔

ہاں تو میرا شوہر ہے تجھے کوئی مسلئہ ہے میں کیسے بھی بات کرو مرضی میری اس نے موبائل چلاتے ہوئے مصروف انداز میں جواب دیا۔

کیا کیا کہا تو نے علی بھائی تیرے شوہر ہے اومائی گاڈ اور تو منحوس کمینی تو مجھے اب بتا رہی ہے اچھا چھوڑ یہ بتا علی بھائی کو پتہ ہے کیا کہ تو ان سے اتنی محبت کرتی ہے۔

مزدلفہ کے کہنے پر وردی نے مزدلفہ کو گالیوں سے نوازتے ہوئے کہا۔

ہاں کرتی ہوں محبت اور اس شخص سے محبت کا حق مجھے میرے رب نے دیا ہے لیکن میری محبت خیرات نہیں ہے نہ میں اسے کچھ بتاونگی اور نہ ہی تو ورنہ میں تجھے اپنی شکل دیکھنے کے لیے ترسا دونگی۔

وردہ کے کہنے پر مزدلفہ نے اسپاٹ لہجے میں کہا۔

یہ کیسی بیوقوفی ہے مذی تو پاگل ہے کیا اچھا ہے تیری جان چھوٹ جائیگی پھوپھو سے اور یہ خیرات سے کیا مراد ہے۔

مزدلفہ کی بات سن کر وردہ نے غصے سے کہا۔

ردا میری بات سن علی کی منگنی پھوپھو کی بیٹی نتاشہ سے ہو گئی ہے جب وہ مجھے بھول کر آگے بڑھ سکتا ہے تو میں کیوں اس سے اپنی محبت کی بھیک مانگو بہت جلد علی کی شادی کا کارڈ دینے آؤنگی میں تجھے خوب مزے کرینگے اور تو کسی کو کچھ نہیں بتائی ورنہ بات نہیں کرونگی کبھی بھی یاد رکھنا۔

وردہ کے کہنے پر مزدلفہ نے نارمل انداز میں اسے وارن کیا۔

مگر مذی تو تو کہتی ہے نہ وہ تجھ سے بہت محبت کرتے ہیں۔

وردہ پھر سے اسکو قائل کرنے لگی۔

ہاں وہ مجھ سے ابھی بھی بہت محبت کرتے ہیں یہ بات میں دل سے تسلیم کرتی ہوں اگر انکو پتہ چل گیا کہ میں زندہ ہوں تو وہ کبھی بھی نتاشہ سے شادی نہیں کرینگے اسی لیے میں تجھے منع کر رہی ہو بتانے سے اور رہی بات میری تو مجھے اپنے رب پر پورا ایمان ہے کہ اگر علی سے میرا ملاپ میری قسمت میں ہے تو انہیں مجھ سے کوئی نہیں چھین سکتا اور اگر ہماری

قسمت میں جدائی ہے تو میں کچھ بھی کر لو ہم ایک نہیں ہو سکتے اس لیے میں نے اپنا سب کچھ اپنے رب پر چھوڑ دیا کیونکہ وہ میرا کبھی بھی برا نہیں چاہیگا اور اس سے میرا ضمیر بھی مطمئین رہے گا کہ میں کچھ غلط نہیں کیا اگر میں کسی کی خوشیاں چھینو گی تو خوش میں بھی نہیں رہو نگی اگر علی میری قسمت میں ہے تو مجھے مل کر رہیگا۔

وردہ کے پوچھنے پر مزدلفہ نے سنجیدگی سے کہا۔

پتہ ہے وردہ مجھے ترس آتا ہے ایسے لوگوں پر جو دوسروں کی خوشیاں چھیننے کی کوشش کرتے ہیں کیونکہ ہوتا تو وہی ہے جو اللہ چاہتا ہے لیکن انسان اپنی سازشوں کے ذریعے خود کی آخرت خراب کر لیتا ہے دوسروں کی خوشیاں چھیننے کے چکر میں ہم اپنی خوشیاں بھی برباد کر لیتے ہے ان سازشوں کے چکر میں سب سے زیادہ خسارہ ہمارا ہی ہوتا ہے اور میری نظر میں صبر اور شکر یہ دو ایسے ہتھیار ہیں اگر ان کو کوئی اپنا لے تو اس شخص سے زیادہ بہادر، خوشحال، اور امیر کوئی نہیں ہے اسلئے کیونکہ اسکو پتہ ہوتا ہے کہ یہ دنیا فانی ہے اور اسمیں کس کے پاس جتنا ہے اسکو اسی کا حساب دینا ہے لیکن اسکے بعد اسکی آخرت پر سکون ہو گی پھر اس شخص کو اس فانی دنیا سے دل لگی نہیں ہو گی اور نا ہی موت کا خوف ہو گا بلکہ وہ

چاہیگا کہ وہ جلد ہی اس فانی دنیا سے چلا جائے تا کہ وہ اپنے رب سے ملے اور دوسرا یہ خوف ہوتا ہیکہ کہیں زیادہ زندگی میں میں کوئی ایسا گناہ نہ کر بیٹھو جس سے میری آخرت خراب نہ ہو جائے۔

اور رہی بات نتاشہ کی تو وہ بابا کی لاڈلہ بہن کی لاڈلہ اور اکلوتی بیٹی اور میری اکلوتی کزن بھی ہے اور اسکا مجھ سے جو بھی سلام ہے وہ سب جانتے ہوئے بھی میری خوشیاں چھیننا چاہتی ہے تو کیا ہوا لیکن اسکی خوشی علی میں ہے اور اگر میں علی کو اس سے چھین لو تو کیا فرق رہا اس میں اور مجھ میں اور اگر علی میرے نصیب میں ہوا تو مجھے ضرور ملے گا۔

وردہ میں نے کبھی بھی علی کو دعا میں نہیں مانگا پتہ ہے کیوں؟

کیونکہ میرا ایمان ہے کہ جب مجھے میرا رب مل گیا تو مجھے سب مل گیا اور رہی بات علی کی کہ اگر وہ مجھے دنیا میں نہیں ملا تو کیا ہوا آخرت میں میں اپنے اللہ سے اسے مانگ لونگی۔

اچھا اب تو بتا کل تیرا نکاح ہے کیا پہن رہی ہے مذی نے بات بدلتے ہوئے وردہ سے پوچھا

۔

ہاں یاد آیا آج شاپنگ پر جانا ہے میرے ساتھ گھر چل وہی سے چلینگے۔

مزید کے پوچھنے پر وردہ نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

میں کیا کرو نگی وردہ تو چلی جانا۔

وردہ کی بات پر مزدلفہ نے انکار کرتے ہوئے کہا۔

سائرہ آنٹی آئینگی اور میں نہ بلکل بھی نہیں سنو گی تجھے چلنا ہے تو چلنا ہے اٹھ بلکہ ابھی گھر چلتے ہیں ساری کلاسس تو ہو گئی ہیں وردہ نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور مزدلفہ کو بھی اپنے ساتھ کھڑا کیا۔

اور پھر دونوں پارکنگ کی طرف چلی گئ۔

وہ دونوں جیسے ہی کار میں بیٹھی سامنے سے علی اور زید آتے دیکھائی دیے۔

اب یہ یہاں کیوں آرہے ہیں؟مزدلفہ نے وردہ سے بیزاری سے پوچھا۔

مجھے کیا پتہ آئینگے تو پتہ چلیگا نہ اتنے میں زید نے گاڑی کا شیشہ بجایا۔

خیریت۔۔۔۔وردہ نے شیشہ نیچے کر کے پوچھا۔

جی وہ آپ لوگ چار بجے تیار رہئیگا ہم آپ لوگوں کو پک کرنے آئینگے شاپنگ کے لئے مما نے کہا تھا آپ کو بتادوں زید نے اپنے آنے کا عذر پیش کیا۔

ٹھیک ہے اب ہم چلتے ہیں آنٹی انتظار کر رہی ہو نگی اللہ حافظ مزدلفہ نے کہتے ہی گاڑی آگے بڑھادی۔

اسلام علیکم۔

گھر پہنچتے ہی دونوں نے اونچی آواز میں سلام کیا۔

وعلیکم اسلام آ گئی میری بیٹیاں چلو فریش ہو جاو جلدی سے میں کھانا لگواتی ہوں۔

ضائدہ بیگم نے دونوں کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

قسم سے مما بہت بھوک لگی ہے جلدی لگوائیں ہم ابھی آئے چل مذی۔

وردہ ضائدہ بیگم سے کہتی مزدلفہ کا ہاتھ پکڑتی اپنے روم میں لے گئی۔

چل میں فریش ہو کر آئی۔

مذی نے کپڑے نکالتے ہوئے کہا اور باتھ روم میں گھس گئی۔

مذی کی بچی مجھے جانا تھا اب تیری سزا ہے میں بھی تیرے جیسا ہی ڈریس پہنو گی دونوں

ایک جیسے وردہ کہتے ہوئے وارڈروب سے مزدلفہ جیسے کپڑے نکالنے لگی۔

جب تک دونوں فریش ہو کر نیچے ڈائینگ ہال میں آئیں تب تک ضائدہ بیگم کھانا لگوا چکی

تھی۔

چلو بچو جلدی کھانا کھالو زید اور علی آنے والے ہیں بس اور مزدلفہ بیٹا آپ نے بھی ساتھ جانا ہے لازمی اور اپنے لئے بھی شاپنگ کر لینا میری طرف سے اور میں انکار نہیں سنو گی آپ بھی میری بیٹی ہو وردہ کی طرح۔

ضائدہ بیگم نے مزدلفہ کو پیار سے کہا۔

ضائدہ بیگم کے اتنے پیار سے کہنے پر مزدلفہ صرف اثبات میں سر ہلا کر رہ گئ۔

اسلام علیکم آنٹی کیسی ہیں آپ۔

ابھی کھانا کھا کر وہ تینوں لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہی تھی اتنے میں زید اور علی نے لاؤنج میں آتے سلام کیا اور ضائدہ بیگم کا حال پوچھا۔

جبکہ زید کو دیکھ کر مزدلفہ نے جلدی سے نقاب کیا۔

آنٹی میں چائے بنا کر لاتی ہو۔

ان دونوں کو دیکھ کر مزدلفہ اتنا کہہ کر اٹھنے لگی۔

بیٹا رانی بنا دیگی آپ ابھی آئی ہو۔

مزدلفہ کو اٹھتے دیکھ ضائدہ بیگم نے کہا۔

ضائدہ بیگم نے کہنے کہ ساتھ ہی رانی کو آواز بھی لگا دی۔

جی بیگم صاحبہ۔۔۔۔۔۔ضائدہ بیگم کی آواز پر رانی فوراً حاضر ہوئی جاؤ رانی چائے وغیرہ لے کر آؤ سب کے لیے۔

جی ابھی آئی بیگم صاحبہ۔اور مزدلفہ بی بی آپ وہ اپنا کالا پانی ہی پیو گی۔

ضائدہ بیگم کو کہنے کے ساتھ رانی نے مزدلفہ سے بڑی معصومیت سے پوچھا۔

جبکہ رانی کے اس طرح کہنے پر سب ہنسنے لگے۔

آپ رہنے دو میں بنالو نگی مزدلفہ خجل سی کہہ کر کچن میں چلی گئی۔اور پیچھے سب آپس میں باتیں کرنے لگے۔

ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ مزدلفہ ٹرالی گھسیٹتی ہوئی لاؤنج میں آئی۔

ابے یاد کر پچھلی چائے آج کی چائے تو اللہ ہی مالک ہے۔

زید نے چائے کو دیکھ کر مزدلفہ کی پچھلی حرکت کو باور کرواتے ہوئے علی کے کان میں سرگوشی کی۔

نہیں آج صحیح ہو گی چائے پچھلی بار تو نے بھی اسے غلط کہا تھا تو اس نے بھی اپنا بدلہ لیا تھا آج ایسا کچھ نہیں ہو گا۔

زید کے کہنے پر علی نے اسے اسکی حرکت یاد دلاتے ہوئے کہا۔

اچھا اگر اتنا ہی یقین ہے تو پہلے خود پی میں تیرے بعد پیو نگا۔

علی کی مزدلفہ کے سائڈ لینے پر

چل جیسے تیری مرضی علی نے کندھے اچکائے اور چائے کا کپ منہ سے لگایا۔ابے پی لے بہت مزے کی چائے ہے۔

علی چائے کی تعریف کرتے ہوئے زید سے کہا۔

ہاں یار بہت مزے کے چائے ہے۔

چائے پی کر زید نے بھی علی کی تائید کی۔

چلیں آنٹی اب ہم چلتے ہیں کافی ٹائم ہو گیا ہے اور پھر شاپنگ میں بھی ٹائم لگے گا ۔

زید نے چائے کا کپ رکھتے ہوئے ضائدہ بیگم سے کہا۔

ہاں ہاں بچو جاؤ چلو وردہ اور مزدلفہ آپ لوگ بھی عبایا پہنے کر آؤ۔

ضائدہ بیگم نے زید کی ہامی بھرتے ہوئے وردہ اور مزدلفہ سے کہا تو وہ سر اثبات میں ہلاتی ہ کمرے کی طرف چلی گئیں۔

5 منٹ ہی گزرے تھے وہ دونوں واپس آئی اور ضائدہ بیگم سے مل کر انکے ساتھ چلی گئی۔

شاپنگ مال پہنچ کے وردہ اور زید برائیڈل بوتیک چلے گئے۔

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے کیا ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں؟

ٹھیک ہے۔

علی کے کہنے پر مزدلفہ نے کچھ سوچ کر ہامی بھر لی اور پھر دونوں مال میں بنے ریسٹورنٹ کی طرف چلے گئے۔

جی کہیے کیا کہنا ہے آپ نے پلیز جلدی کہیے مجھے بھی شاپنگ کرنی ہے۔

مزدلفہ نے عجلت میں کہا۔

پہلے کچھ آڈر کر لیں علی نے اسکی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

نہیں مجھے کچھ نہیں کھانا آپ منگوائیں جو آپ کو منگوانا ہے۔

علی کی بات پر مزدلفہ نے انکار کرتے ہوئے کہا۔

میں شوہر ہو آپکا کوئی غیر نہیں چلو کوئی نہیں میں ہی منگوا لیتا ہوں آج اپنی پسند سے اپنی بیگم + محبوبہ کے لئے علی نے کہتے ہی آڈر لکھوانا شروع کر دیا۔

علی مزدلفہ کو دیکھتے ہوئے کہا جبکہ علی کی بات سن کر مزدلفہ کا رنگ اڑ گیا جو کہ علی نے باخوبی نوٹ کیا اور اسکے لبوں پر تبسم بکھر گیا۔

علی کے اس طرح کہنے پر مزدلفہ کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا۔

لیکن اس نے اپنے آپ کو جلدی ہی کمپوز کر لیا۔

دیکھیں مسٹر میں شادی شدہ ضرور ہو لیکن میرے شوہر آپ بلکل بھی نہیں ہے اگر مجھے پتہ ہوتا کہ آپ اتنی فضول بات کرینگے تو میں کبھی بھی آپکی بات سننے کے لیے ہامی نہیں بھرتی۔

مزدلفہ نے علی خود کو کمپوز کرتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

اوکے تو پھر یہ تصویر دیکھیں اور بتائیں کہ کون ہے یہ۔

علی نے اپنے موبائل میں سے ایک تصویر نکال کر مزدلفہ کو دیکھائی جس میں کوئی دس سالہ بچی کسی پیپر پر سائن کر رہی تھی۔

اس تصویر کو دیکھ کر مزدلفہ کے چہرے کی ہوائیاں اڑنے لگی۔

دیکھیں مسٹر میں نہیں جانتی یہ کون ہے آپکو زیادہ پتہ ہو گا آپ کے موبائل میں ہے یہ تصویر اس سے پہلے کہ آپ میرا مزید وقت برباد کریں میں چلتی ہوں۔

مزدلفہ علی کو درشتگی سے کہہ کر جانے کے لئے اٹھی ہی تھی کہ علی نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا۔

مزدلفہ اور کتنا جھوٹ بولو گی خود سے بھی اور مجھ سے بھی اور کتنا امتحان لینا ہے اب تو قسمت بھی ہمیں ملانا چاہتی ہے تبھی تو آج ہم دونوں آمنے سامنے ہیں تو کیوں خود کو اور مجھ کو اس ہجر کی بیڑیوں سے رہائی نہیں دے دیتی کیوں ظلم کر رہی ہو مجھ پر بھی اور خود پر بھی خدارا میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہو بس کر دو رحم کھاؤ مجھ پر جب تمہاری موت کی خبر ملی تھی تبھی میں اندر سے مر گیا تھا لیکن مجھے پھر بھی اس بات کا یقین نہیں لیکن اب تو تم زندہ میرے سامنے ہو تو اب کیسے رہو نگا تمہارے بنا اب اگر تم نے یہ وصال بڑھایا تو میں سچ میں مر جاونگا پلی۔۔۔۔۔۔

ابھی علی اور کچھ کہتا کہ دھڑام کی آواز کے ساتھ مذدلفہ زمین بوس ہوئی۔

جبکہ علی وہ تو پتھرائی ہوئی آنکھ سے اسے دیکھنے لگا زبان گنگ ہو گئی دماغ ماؤف ہو گیا۔

ہوش تو وردہ کی آواز پر آیا جو مسلسل مزدلفہ کو پکار رہی تھی۔

مذی مذی اٹھ میری جان اٹھ کیا ہوا ہے۔

زید پلیز اٹھائیں اسے ہسپتال لیکر چلیں۔

مزدلفہ کے نہ اٹھنے پر وردہ نے اپنے پیچھے کھڑے زید کو پکارا۔

وردہ کے کہنے پر زید آگے بڑھا اور جیسے ہی مزدلفہ کو اٹھانے لگا علی نے اسکے ہاتھ جھٹک دیے۔

کوئی ضرورت نہیں ہے اسکو ہاتھ لگانے میں خود لیکر جاؤنگا۔

علی زید کو غصے سے کہ کر مزدلفہ کو لیکر کار پارکنگ کی سمت بھاگا۔

زید اور وردہ بھی اسکے پیچھے بھاگے۔

زید نے جلدی سے آگے بڑھ کر بیک ڈور کھولا تو علی مزدلفہ کو ساتھ لگائے بیک سیٹ پر بیٹھا پھر زید نے جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی وردہ پہلے ہی پیسنجر سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

زید نے جلدی سے گاڑی اسٹارٹ کی اور ہسپتال کی طرف بڑھادی۔

دس منٹ کے اندر وہ ہسپتال پہنچ چکے تھے۔

ڈاکٹر، ڈاکٹر علی ہسپتال میں داخل ہوتے ہی مسلسل دیوانہ وار چیخ رہا تھا علی کی دھاڑ سن کر ایک ڈاکٹر سامنے سے بھاگتا ہوا آیا۔

علی بیٹا کیا ہوا، کون ہے یہ؟

انکل سیوہر پلیز۔

علی نے انکی بات کو نظرانداز کر کے کہا۔

اچھا ٹھیک ہے اسکو سٹریچر پر لیٹاؤ۔

انکل جسٹ فیمیل ڈاکٹر ایک میل ڈاکٹر بھی نہیں ہو علی نے مزدلفہ کو اسٹریچر پر لیٹاتے ہوئے کہا۔

اوکے ،اوکے ریلیکس کچھ نہیں ہو گا ڈاکٹر روبینہ کھوسو کو بلائے ہری آپ ڈاکٹر وہاج کھوسو جو کہ (علی کے بابا کے دوست تھے) نے علی کو تسلی دیتے ہوئے وارڈ بوائے کو آڈر دیا۔اور مزدلفہ کو آئی، سی، یو میں لے جانے لگے۔

اتنے میں ڈاکٹر روبینہ جو کہ ڈاکٹر وہاج کھوسو کی بیوی تھی بھاگتی ہوئی آئی اور ڈاکٹر وہاج سے پوچھنے لگی۔

کیا ہوا ہے وہاج اسے اور یہ ہے کون ؟۔

روبی پلیز ابھی کچھ نہیں بولو جلدی سے اندر جاؤ صرف فی میل ڈاکٹر اندر جائینگی یوں سمجھو جیسے تمہاری بیٹی ہے باقی باتیں بعد میں اب جاؤ ہری اپ۔

ڈاکٹر وہاج نے مختصر سی بات بتاتے ہوئے عجلت میں کہا

اوکے،اوکے آئی ول مینیج ڈاکٹر روبینہ تسلی دیکر اندر گئی تو ڈاکٹر وہاج علی کی طرف متوجہ ہوئے۔

علی کون ہے یہ اور کیا رشتہ ہے تمہارا اس سے اور کیا ہوا ہے اسے مجھے کھل کر بتاؤ؟

ڈاکٹر وہاج نے علی کو ایک لڑکی کے لئے بے حد پریشان دیکھ کر پوچھا۔

انکل یہ میری گڑیا ہے میری بیوی قاسم چاچو کی بیٹی۔۔۔ علی نے جیسے انکے سر پر دھماکہ کیا

علی آر یو میڈ کیسی باتیں کر رہے ہو اسکا انتقال ہو چکا ہے۔

علی کی بات سن انہوں نے غصے سے کہا۔

نہیں، نہیں ہوا تھا اسکا انتقال بس ہمیں جھوٹ کہا گیا تھا اور دیکھیں ہم بھی کتنے بیوقوف ہیں فوراً یقین بھی کر لیا بنا اسکی لعش دیکھے صرف ایک جھوٹ صرف اور صرف ایک جھوٹ کی وجہ سے دس سال میں اس سے دور رہا وہ اکیلی تنہا پتہ نہیں کیا کچھ سہتی رہی پتہ نہیں کیسے گزارے ہونگے اس نے یہ سال۔

علی نے وہاج کو دیکھتے بے بسی سے کہا۔

بیٹا یہ کیسے پوسیبل ہے کہ ایک لڑکی کو مرے ہوئے دس سال ہو گئے اور اب اچانک دس سال بعد وہ زندہ ہو گئی ہاؤ از اٹ پوسیبل؟

ڈاکٹر وہاج کو یقین نہ آیا تو پوچھ بیٹھے۔

انکل میں بھی یہی کہتا اگر مجھے سچائی پتہ نہ چلتی اور اب تو مجھے یقین ہیکہ یہی میری گڑیا ہے آپ دیکھنا اسکے لیفٹ ہتھیلی پر انگوٹھے سے تھوڑا نیچے ہلکا سا تل ہے اور آپ کو پتہ ہے آج جب میں نے اسکو بتایا کہ میں جان چکا ہوں کہ وہی میری گڑیا ہے اور جب میں نے اسکو اسکے بچپن کی تصویر دیکھائی تو مجھ سے نظریں چرانے لگی اور مجھے جھٹلانے لگی اور پھر جب میں نے اس سے اس سے اسکے ساتھ کی التجا کی تو ساکت ہو گئی۔

اور سب سے بڑی بات یہ کہ جس لڑکی کو میں نے آج تک روتے نہیں دیکھا آج وہ سچائی کھلنے پر بے اواز روئی تھی میں آپ سب کو ثابت کر کے دیکھاونگا کہ یہی میری گڑیا ہے میرا وعدہ ہے آپ سے اور ساری سچائی بھی بتاؤنگا لیکن وقت آنے پر ابھی شاید میں خود بھی پوری سچائی سے نہ آشنا ہوں۔

علی نے ڈاکٹر وہاج کو یقین دلاتے ہوئے کہا۔

علی بھائی صحیح کہہ رہے ہیں مجھے بھی مزدلفہ نے کل ہی بتایاہیکہ وہ اسکے شوہر ہیں میں آپ کو بتاناچاہتی تھی لیکن اس نے یہ کہہ کر روک دیا کہ اگر میں نے آپکو یا پھر کسی کو بھی کچھ بھی بتایا تو وہ مجھے اپنی شکل دیکھانے سے بھی ترسادیگی وہ سب کچھ بچپن سے جانتی تھی آپکو بھی اور آپکے گھر والوں کو بھی وردہ نے بھی علی کی تائید کی۔

لیکن اس نے ایسا کیوں کیا؟

ڈاکٹر وہاج کے پوچھنے پر وردہ نے کل کینٹین میں ہونے والی اپنی اور مزدلفہ کی گفتگو الف سے ی تک سنادی۔

پتہ ہے بھائی مجھے خوشی ہیکہ اسکا تو کل جیت گیا وہ کہتی ہیکہ جس نے خود کو، اپنی عزت کو، اور اپنے مال وجان کو اللہ کو توکل کر کے اسکو سونپ دیا تو اسکے ساتھ کچھ برا ہو ہی نہیں سکتا وہ آپکے اور نتاشہ کے بیچ نہیں آناچاہتی تھی صرف اس لئے کہ کہیں اس سے حق تلفی نا ہو جائے حالانکہ زیادتی تو اسکے ساتھ کی جارہی تھی اور پتہ ہے اس نے مجھ سے کیا کہا؟ اس نے کہا کہ میں نے کبھی بھی علی کو دعاؤں میں نہیں مانگا پتہ ہے کیوں؟

وردہ کے کہنے پر علی نے سسلیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

کیونکہ مجھے خوف ہے کہ میں کہیں خود غرض نہ ہو جاو کہ میری دعائیں اسی تک محدود رہ جائیں کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اپنی دعاؤں کے ذریعے میں کسی اور کی خوشیاں نہ چھین لو۔

اور کہیں ایسا نہ ہو کہ میں اسکو مانگتے مانگتے اپنے رب کو نہ بھول جاؤ کیونکہ اگر میں اپنے رب کو بھول گئی تو خسارہ ہی میرا مقدر بنے گا ساری زندگی۔

اور میری آخرت بھی خراب ہو گی اب تم مجھے خود غرض سمجھو یا کچھ بھی میں کسی کے لئے بھی اپنے رب کو ناراض کر کے اپنی دنیا و آخرت خراب نہیں کر سکتی اور اگر میں نے اپنے رب کو پالیا تو سمجھو مجھے سب کو مل گیا دنیا بھی اور آخرت بھی وہ بہت اچھی سوچ کی مالک ہے۔

بھائی وہ کہتی ہیکہ یہ دنیا تو دو دن کی ہے اسکے بعد ختم ہو جائیگی اور مجھے علی کا ساتھ دو دن کے لئے نہیں چاہیے اگر وہ دنیا میں نہ ملا تو کیا ہوا میں یہاں صبر کرونگی جس سے مجھے میرا رب مل جائیگا اور میرا ایمان ہے کہ پھر میرے صبر کے بدلے اللہ جی مجھے میرے علی کا دائمی ساتھ دینگے تو کیونہ میں صبر کر کے کم تر چیز کے بدلے بہترین لوں۔

ابھی وردہ باتیں کر رہی تھی کہ آئی، سی، یو کا دروازے کھلا اور ڈاکٹر روبینہ باہر آئیں۔

آنٹی کیسی ہے وہ ٹھیک تو ہے نہ کیا ہوا تھا اسے ؟ علی نے ڈاکٹر روبینہ کے باہر نکلتے ہی بے چینی سے ایک ساتھ سارے سوال کر ڈالے۔

ریلیکس علی میری بات تحمل سے سنو اسکا نروس بریک ڈاؤن ہوا ہے وہ بھی دوسری مرتبہ اور گرنے کی وجہ سے اسکے سر میں بھی چوٹ آئی ہے اب دعا کرو کہ چوبیس گھنٹوں سے پہلے ہوش آجائے ورنہ وہ کومہ میں بھی جاسکتی ہے بس آپ لوگ دعا کریں۔

ڈاکٹر روبینہ کہتے ہی ڈاکٹر وہاج کو اشارہ کرتی اپنے کیبن کی طرف چلی گئی۔

نہیں، نہیں زید اسکو بول نہ کرے میرے ساتھ ایسا مجھے پہلے ہی اسکے ہجر نے مار دیا تھا یہ واپس ملی تو ایسا لگا کہ کسی نے میرے بے جان وجود میں روح پھونک دی ہو اور اب، اب نہیں کر سکتا برداشت زید میں مر جاونگا، مر جاونگا میں زید میں اسکے بغیر بول نہ اسکو کہ اٹھ جائے میرے ساتھ ایسا مزاق نہ کرے۔

علی مسلسل روتے ہوئے زید سے اپنی بے بسی بیان کر رہا تھا جبکہ زید اسکو سنبھالنے میں ہلکان ہو رہا تھا اور اسکے خود بھی آنسو بہہ رہے تھے اپنے جگر کو اس حالت میں دیکھ کر جو بن پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا۔

وردہ بھی پاس کھڑی اپنی سسکیوں کا گلہ گھونٹ رہی تھی علی میرے یار صبر کر میرے بھائی۔ زید نہیں آرہا مجھے صبر مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ کوئی میرے جسم سے آہستہ آہستہ میری روح کھینچ رہا ہے۔

اچھا چل ایسے کرنے سے کچھ نہیں ہو گا چل نماز پڑھ کر دعا کر سکے لئے انشاءاللہ وہ ٹھیک ہو جائیگی زید نے علی کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

ہاں ہاں زید تو ٹھیک کہہ رہا ہے وہ تو اتنا پیار کرتی ہے اپنے اللہ جی سے اور اتنا یقین ہے اللہ جی اسکو مایوس نہیں کرتے تو وہ مجھے بھی مایوس نہیں کرینگے میں بھی اب اللہ جی سے کہونگا کہ وہ مجھے میری گڑیا لوٹا دیں وہ میری بات ضرور سنے گے، سنے گے نہ زید علی نے جیسے تائید چاہی جیسے بچہ اپنی ماں سے چاہتا ہے زید تو یہاں سے ہلنا نہیں اتنا کہہ کر علی ہسپتال میں بنی مسجد کی طرف نکل گیا۔

پھر زید بھی وردہ کی طرف متوجہ ہوا وردہ آپ بھی اللہ سے دعا کریں وہ ٹھیک ہو جائیگی میرا بھی تو اس سے خون کا رشتہ ہے میں بھی تو خود کو سنبھل رہا ہوں اگر اسکو ہوش آگیا تو اسکو اچھا لگے گا ہم سب کو اس حال میں دیکھ کر ۔

آپکا کیا رشتہ ہے اس سے ؟ وہ تو اکلوتی ہے وردہ نے کچھ حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

نہیں وہ اکلوتی نہیں ہے میں اسکا سگا بھائی ہوں جس دن مما بابا کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا تو اس دن اس کار میں میں بھی تھا جب مما بابا کو پتہ چلا کہ بریک فیل ہو گئے تو اتنے میں مما کو کال آئی آنٹی کی یعنی آپکی ہونے والی ساس کی تو انہوں نے بتایا کہ وہ ان سے ملنے آرہے ہیں اور وہ انکی گاڑی ہماری گاڑی کے قریب ہے تو مما نے انکو بتایا کہ ہماری گاڑی کے بریک فیل ہو گئے ہیں (شائد مما کو ان پر سب سے زیادہ بھروسہ تھا) اور زید بھی ہمارے ساتھ ہے سامنے کھائی ہے میں اسکو یہاں اتار رہی ہو آپ اسکو پک کر لینا اور کسی کو بھنک بھی نہیں لگنے دینا کہ یہ میرا بیٹا ہے اور اگر ہو سکے تو یہاں سے بہت دور بھیج دینا اور اسکی ذمہداری تمہیں سونپتی ہوں میری سب سے پیاری دوست اللہ تمہیں اسکا بہترین اجر دیگا اب انشاء اللہ دوسرے جہاں میں ملینگے کوئ غلطی ہو تو معاف کر دینا اللہ حافظ ۔

مما نے جیسے ہی فون بند تو بابا نے کہا تم اور زید جلدی سے کود جاؤ لیکن وہ نہیں مانی انکا کہنا تھا کہ جب جیے ساتھ ہیں تو مرینگے بھی ساتھ اور اپنے اللہ سے بھی ساتھ ملاقات کرینگے اور میرے لئے اس سے زیادہ خوشی کی بات کیا ہو گی میرے لئے کہ میری سانسیں بھی آپ کی سانسوں کے ساتھ میرے جسم سے نکلے اور پھر مما نے مجھے گاڑی سے دھکہ دے دیا مجھے بہت چوٹیں آئی تھی لیکن میں بچ گیا تھا۔

پتہ ہے وردہ اس وقت ہمارے ساتھ مزدلفہ نہیں تھی اور پھر جب میں نے اسکی موت کی خبر سنی تو مجھے یقین ہی نہیں آیا لیکن میں نے کبھی ظاہر نہ کیا کہ کہیں اس سے میری ذات ظاہر نہ ہو جائے کیونکہ مما نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میں کسی کو بھی اپنی اصلیت نہ بتاؤ شاید میں خود غرض ہو گیا تھا۔

پھر موم ڈیڈ نے مما کے کہے کے مطابق مجھے باہر بھیج دیا وہاں میری دوستی علی سے ہوئی مجھے شک تھا کے یہ میرا کزن علی ہے پھر میں ایک دن علی کہ گھر گیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ علی میرا کزن ہے لیکن میں نے کبھی ظاہر نہ کیا کیونکہ سب سمجھتے تھے کہ مر گیا لیکن میری ڈیڈ باڈی نہیں ملی شائد جانور کھا گئے اسی بات کا مہرہ بنا کر انہوں نے یہ جھوٹ بول دیا کہ مزدلفہ بھی مر گئی کیونکہ انکا کہنا تھا کہ وہ بھی ہمارے ساتھ تھی اور اسکی بھی لعش نہیں ملی لیکن مجھ میں اب طاقت نہیں ہے کہ اپنی بہن کو دوبارہ کھووں اب وہی میرا کل اثاثہ ہے۔ ایک طرف میری بہن ہے جو زندگی اور موت کی کشمش میں ہے تو دوسری طرف میرا یار ہے اگر مزدلفہ کو کچھ ہو گیا تو وہ زندہ لعش ہو جائیگا اور مجھ میں اب ہمت نہیں ہے اسکو سنبھالنے کی پہلے ہی وہ بہت مشکل سے زندگی کی طرف لوٹ کر آیا لیکن اب تو وہ بکھر جائیگا۔

زید کیاہو گیا آپ تو مایوسی کی باتیں نہ کریں انشاءاللہ مزدلفہ کو ہوش آجائیگا اور اب آپ مزدلفہ کے ولی ہے علی بھائی کی حالت دیکھ کر میں چاہتی ہوں کہ آپ مزدلفہ کی رخصتی دے دیں۔

ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو میں نے بھی یہی سوچا ہے کیونکہ علی سے زیادہ مزدلفہ کسی کے پاس بھی محفوظ نہیں ہے۔

وردہ کے کہنے پر زید نے سر اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا۔

یااللہ میں تیرا گنہگار بندہ ہوں مجھے بخش دے یااللہ تو نے ہی دس سال بعد میرے دل کی بنجر زمین کو اس سے ملوا کر آباد کیا ہے اے میرے اب چھین کر دوبارہ بنجر نہ کرنا ورنہ پھر کبھی آباد نہیں ہو پائیگی۔

اے میرے رب میں یہ نہیں کہتا کہ اسکو میری زندگی دے دے کیونکہ میں اسکے ساتھ جینا چاہتا ہوں تیرا در دیکھنا چاہتا ہوں یااللہ اگر تو نے اس سے مجھے چھین لیا تو وہ صبر کر لیگی لیکن شاید میں نہ کر سکو میں اسکے جتنا مضبوط نہیں ہوں۔

اے میرے رب میرے گناہوں سے بڑی تیری رحمت کی چادر ہے تو مجھے اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے مجھے میری زندگی لوٹادے میں نادان تھا جاہل تھا گنہگار ہوں جو تجھ سے ناراض ہو گیا تھا۔

نماز تو پڑھتا تھا لیکن تجھ سے ناراضگی میں دعا چھوڑ دی تھی کیونکہ شاید میں بھول گیا تھا کہ تو کاتب تقدیر ہے۔

اے میرے رب تو تو اپنے بندوں کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے اور اپنے بندوں کو اسکی استطاعت سے زیادہ نہیں آزماتا تو اے میرے رب اب یہ ہجر ختم کر دے اب برداشت نہیں ہوتا اب یہ ہجر جان لے لیگا میری اے میرے رب اے دو جہانوں کے والی تو رحمٰن الرحیم ہے تجھے تیری نام وصفات کا واسطہ اے میرے رب اسکو زندگی دے دے۔۔۔۔

علی سب سے بے خبر اپنے رب سے اپنی زندگی کی زندگی مانگ رہا تھا اسکو یقین تھا اسکا رب اسے مایوس نہیں کریگا وہ مضبوط وجاہت کا شاہکار مرد اپنی محبت کے لئے پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا اسکو پرواہ نہیں تھی لوگ اسکو دیکھ رہے ہیں نہ وہ یہاں بزنس ٹائیکون بن کر آیا تھا نا ہی یونیورسٹی کا پرنس تھا۔

یہاں وہ اپنے رب کے دربار میں صرف ایک بھیکاری بن کا آیا تھا اپنی زندگی کی زندگی کی بھیک مانگنے آیا تھا اسے بس یاد تھا کہ اسکی محبت کی زندگی خطرے میں ہیں ایک رب ہی ہے جو اسکو بچا سکتا ہے وہ بس کسی طرح اپنے رب کو منانا چاہتا تھا تاکہ وہ اس پر رحم کرے اور اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے اور اسکو اسکی محبت واپس دے دے۔

ابھی وہ سجدے میں ہی تھا کہ زید آ کے اسکو زندگی کی نوید سنائی علی مزدلفہ کو ہوش آگیا ہے میرے بھائی تیری دعا قبول ہو گئی ہے آجا مل لے اس سے۔

ہاں چل چلتے ہیں۔

علی نے کہا اور دونوں ہسپتال کی طرف چل دیے۔

علی نے کمرے دروازے کھولا تو سامنے ہی وہ دشمن جان لیٹی ہوئی تھی وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اسکے پاس آیا اور اسکے سر پر بوسہ دیا اور پوچھنے لگا اب کیسا فیل کر رہی ہو ۔

علی میں ٹھیک ہوں جواب دینے کے ساتھ ہی مزدلفہ اٹھنے لگی تو علی نے آگے بڑھ کر اسکو بیٹھنے میں مدد دی اور اسکے قریب ہی بیڈ پر بیٹھ گیا۔

کیسی ہے میری گڑیا زید نے بھی علی کی طرح اسکے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے حال دریافت کیا جس پر علی نے اسے خونخوار نظروں سے گھورا۔

ابے اوایسے مت گھور سگی بہن ہے میری اور پھر زید نے علی کو الف سے ی تک ساری کہانی بتادی۔۔۔۔۔

اوئے بھائی اب تو تھوڑی عزت کر لیا میری اب تو میں تیرا سالا بھی نکل آیا۔

زید نے علی کو گھورتے ہوئے کہا۔

ابھی وہ بات کر ہی رہے تھے کہ ڈاکٹر روبینہ اور ڈاکٹر وہاج آ گئے۔

کیسا ہے میرا بچہ ؟

ڈاکٹر وہاج نے مزدلفہ کے سر پر پیار کرتے ہوئے کہا

میں بلکل ٹھیک ہوں ماموں جان آپ پریشان نہ ہو۔

ہاں ہاں بس اپنے ماموں کو یاد رکھنا ممانی تو کچھ لگتی ہی نہیں ہے نہ تمہاری۔

ڈاکٹر روبینہ نے مصنوعی ناراضگی سے کہا

نہیں ممانی ایسی بات نہیں ہے آپ ناراض نہ ہو آپ تو میری مما کی جگہ ہو (ماں کے نام پر اسکی آنکھوں میں نمی آ گئی جسے وہ کمال مہارت سے چھپا گئی)۔

آنٹی ڈسچارج کب ملے گا؟ علی نے مزدلفہ کو اداس دیکھ کر موضوع بدلہ۔

علی بیٹا اگر آپ میری مانو تو اسے اپنے ساتھ لے جاؤ میں نے اسکا مکمل چیک اپ کیا ہے یہ بہت ویک ہے نہ یہ سکون سے سوتی ہے اور نہ ہی کھاتی ہے اور ابھی بھی دیکھو اتنی ویکنیس ہے کہ اس سے بولا بھی نہیں جا رہا اسکو بہت کیئر کی ضرورت ہے آپ اسکے شوہر ہو تو پہلا حق آپکا ہے ورنہ میں لے جاؤ نگی اپنی بیٹی کو۔

ڈاکٹر روبینہ نے تفصیل سے علی کو کہا جو کہ پہلے ہی ان دونوں سے مزدلفہ کی رخصتی کے چکا تھا۔

نہیں آنٹی بہت شکریہ آپکا لیکن مزدلفہ میرے ساتھ جائیگی میں خود اسکی کیئر کرونگا اور سکو تو میں بتاؤنگا کیا حال کیا ہوا ہے اس نے اپنا۔

علی نے ڈاکٹر روبینہ کو انکار کرتے ہوئے آخر میں مزدلفہ کو بھی گھوری سے نوازا جسکا اس پر رتی بھر بھی اثر نہ ہوا۔

اچھا ٹھیک ہے بس یہ ڈرپ ختم ہو جائے پھر تم لے جا سکتے ہو اسکو اور میں جاتے ہوئے ڈسچارج پیپر بھی بنوا دونگی۔

او بھائی اصل ولی میں ہو اسکا سگا بھائی رخصتی میری اجازت سے ہو گی جو کہ میں ابھی نہیں دے رہا۔

سب کو آپس میں لگا دیکھ زید نے گردن اکڑاتے ہوئے کہا۔

زید بد تمیزی نہیں کر یہ مزاق کا وقت نہیں ہے اور واقع تو ہی اول ولی ہے اور ولی کی اجازت کے بغیر رخصتی نہیں ہے اس لئے مان جا۔

علی نے زید کو وقت کی نوعیت سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔

ابے سینٹی مت ہو میں پہلے ہی وردہ کو کہہ چکا ہو کہ اب مذی تیرے ساتھ جائیگی۔

زید علی کو سنجیدہ دیکھ کر لائن پر آیا۔

اگر آپ سب کی باتیں ختم ہو گئی ہو تو میری بات سنے کان اور دماغ کھول کر۔

مزدلفہ نے سب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

فلحال میں کہیں نہیں جا رہی کیونکہ میں نہیں چاہتی کہ کسی کو پتہ پڑے ابھی میرے زندہ ہونے کے بارے میں۔

نہیں مزدلفہ میں اب تمہاری ایک بھی نہیں سنے والا شرافت سے چلو میرے ساتھ اب ایک لمحے کے لئے بھی میں تمہیں خود سے دور نہیں کرونگا کبھی نہیں اب میں کوئی بھی رسک نہیں لے سکتا۔

اور اپنی بیوی کی حیثیت سے تعارف کرواونگا ۔

مزدلفہ کے کہنے پر علی نے جذباتی ہوتے ہوئے کہا۔

علی آپ میری بات سمجھنے کی کوشش کریں جیسا آپ چاہتے ہیں سب ہو گا لیکن تھوڑا صبر کریں اور اگر آپ اتنی ہی ضد کر رہے تو میں آپ کے ساتھ چلو گی لیکن صرف دو دن کے لئے اور وہ بھی زید بھائی اور وردہ کے نکاح کے بھانے۔ایک دم سے سب کچھ نہیں ہو سکتا جو آپ چاہتے ہیں۔ہر چیز کے لئے وقت درکار ہے پلیز مجھے سمجھنے کی کوشش کریں ۔جو میں جانتی ہوں وہ آپ لوگ نہیں جانتے میں کسے وجہ سے کہہ رہی ہوں۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ٹھیک ہے بتاؤ کیا کرنا ہے۔علی نے رضامندی دیتے ہوئے کہا۔

زید بھائی کے نکاح کے بعد آپ اپنے ہی گھر میں ایک پارٹی لاؤنج کرینگے جس میں سب ہو گے تمام فیملی میمبر اور آپکا تمام حلقہ احباب بھی۔

اس پارٹی میں آپ اور زید بھائی مجھے اپنی دوست کہہ کر متعارف کروائینگے جو کہ امریکہ سے آئی ہے اس طرح میں سب کی نظروں میں آجاونگی لیکن آپکی دوست کی حیثیت سے

۔

علی آپ تایا امی کو سب بتا دینا لیکن تایا ابو کو ابھی کچھ نہیں بتانا اور زید بھائی آپ سائرہ آنٹی اور ارمان انکل کو بھی بتا سکتے ہیں لیکن تایا ابو ابھی کوئی کچھ نہیں بتائیگا جب صحیح وقت آئیگا تب بتا دینگے۔

لیکن مزدلفہ میں اب آپ کو نہیں چھوڑ سکتا بس بہت ہو گیا۔

علی پھر وہی مرغی کی ایک ٹانگ جہاں اتنا صبر کیا ہے تھوڑا اور کر لیں۔

علی کے کہنے پر مزدلفہ نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

علی اب تو خامخواہ جذباتی ہو رہا ہے گڑیا بلکل ٹھیک کہہ رہی ہے۔

ہاں بھائی زید بھی ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

ہاں بیٹا مزدلفہ ٹھیک کہہ رہی ہے یہ بات ایک دم سامنے آنا صحیح نہیں ہے۔

سب کے کہنے پر علی کو بھی بادل ناخواستہ ماننا ہی پڑی چلو ٹھیک ہے اگر آپ لوگ کہہ رہے ہیں تو ٹھیک ہے لیکن فلحال آپ میری ساتھ چل رہی ہیں آپ کی کھینچائی تو میں کرتا ہوں۔

علی کی دھمکی پر مزدلفہ نے برا سا منہ بنایا تو سب کے چہروں پر تبسم بکھر گیا۔

ابے اوئے خبردار جو میری بہن کو ڈانٹا بھی تو میں لے جاؤنگا اپنے ساتھ۔

زید اپنے زہن میں یہ بات بٹھالینا کہ اب مجھے مزدلفہ سے میری موت کے علاوہ کوئی علیحدہ نہیں کر سکتا۔

کیاہو گیا علی میں تو مذاق کر رہا تھا۔

لیکن آئیندہ ایسی بات میں مذاق میں بھی برداشت نہیں کرونگا مائینڈاٹ۔

اوکے اوکے میرے بھائی نہیں کہوں گا ریلیکس۔

زید نے علی کو سنجیدہ دیکھ کر جلدی سے کہا۔

اچھااب اچھے بچوں کی طرح اپنی منگیتر کو گھر چھوڑواوراپنے نکاح کی تیاری پکڑوانکل آنٹی پریشان ہورہے ہونگے۔

علی نے زید سے کہا جس پر زید نے برا سامنہ بنایا۔

مزدلفہ یہ کیا کیا آپ نے علی نے مزدلفہ کا ہاتھ دیکھ کر فکرمندی سے پوچھا۔

کچھ نہیں علی وہ ڈرپ پوری ہو گئی تھی تو کینولہ نکال دیا میں نے۔

اور زید بھائی آپ وردہ کو گھر چھوڑ دیں اور آپ بھی جا کر آرام کریں شام میں آپ کا نکاح ہے کل سے آپ لوگ میری وجہ سے پریشان ہیں ماموں اور ممانی کی بھی رات ڈیوٹی تھی تو وہ تھوڑی دیر پہلے ہی ڈسچارج پیپر بنوا کر گئے ہیں ہم بھی بس نکلتے ہیں انشاءاللہ رات کو

ملاقات ہو گی اور وردہ تم بھی انکل آنٹی کو بتادینا وہ سب اپنے ہی ہیں ان کے علاوہ پلیز اب کوئی کسی کو نہیں بتائیگا ابھی مجھے بہت سے کام کرنے ہیں۔

مزدلفہ نے علی کو جواب دینے کے ساتھ زید کو کہا اور آخر میں وردی کو بھی اجازت دی۔

ہاں چلو تو سہی تم گھر تمہارے سارے کام کرواتا ہوں میں مذدلفہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ علی نے اسکی بات بیچ میں ہی کاٹ دی اور مزدلفہ بس اسکو گھور کر ہی رہ گئی۔

چلو وردہ ہم چلتے ہیں اللہ حافظ زید علی سے بغلگیر ہو کر وردہ کو لیکر چلا گیا تو علی نے بھی مزدلفہ کو سہارا دیکر گاڑی میں بٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔

گھر کے باہر گاڑی روک کر علی نے ہارن بجایا تو چوکیدار نے دروازے کھولا تو علی گاڑی پورچ میں روکی۔

ملازم نے آکے علی کی سائیڈ کا دروازے کھولا۔

نہیں رہنے دو دوسرا ملازم جیسے ہی دوسری طرف کا دروازے کھولنے لگا علی نے منع کر دیا اور خود چل کر مزدلفہ کی سائیڈ آیا اور اسکا دروازے کھول کر باہر نکالا۔

)ملازم سب ہونقوں کی طرح دیکھ رہے تھے کہ انکا صاحب جو لڑکیوں سے چڑتا ہے ہر بے باک لڑکی یہاں تک کہ نتاشہ کو بھی اپنی جوتے کی نوک پر رکھتا ہے کبھی نتاشہ کے

لئے بھی اس نے خود دروازے نہیں کھولا بس گاڑی سے اترتے ہی اندر چلا جاتا ہے بغیر نتاشہ کی طرف دیکھے وہی شخص آج ایک حور کو لیکر آیا ہے جسکا پور پور چھپا ہوا تھا جسکو دیکھتے ہی آنکھیں خود بہ خود سجدہ ریز ہو جاتی ہیں آخر ہے کون جسکو انکے صاحب نے اتنی عزت، محبت اور عقیدت سے تھاما ہوا ہے(

رحمت بابا آپ تمام ملازمین اور ملازماؤں کو لاؤنج میں جمع کریں جلدی سے مجھے کچھ کام ہے اور اماں بی سے کہیں کے فریش جوس بھجوائے لاؤنج میں ہم وہی ہیں۔

علی نے انہیں ہدایت دی اور مزدلفہ کو لیکر لاونج میں آیا اتنے میں ملازمہ جوس لے آئی۔

علی نے ٹرے میں سے ایک جوس کا گلاس مزدلفہ کو پکڑایا اور ایک خود پکڑ کر منہ سے لگا لیا

۔

علی مجھے نہیں پینا ابھی کچھ دیر پہلے ہی آپ نے پلایا تھا میرا دل نہیں ہے بعد میں پی لونگی ابھی مجھے نہیں پینا۔

مزدلفہ شرافت سے پی لو حالت دیکھی ہے اپنی آنٹی نے کیا کہا تھا کہ تم نہ صحیح سے کھاتی ہو اور نہ پیتی ہو چلو شاباش اب پی لو میں بھی پی رہا ہوں ورنہ پھر میں اپنے طریقے سے پلاونگا

جو آپ کو بلکل بھی پسند نہیں آئیگا اسلیئے جلدی سے نقاب ہٹاؤ اور اچھے بچو کی طرح جلدی سے فنش کرو۔

مزدلفہ کے انکار کرنے پر علی نے غصے سے کہا۔

(ملازمہ تجسس سے کھڑی دیکھ رہی تھی کہ انکا صاحب کبھی خود کے لئیے اتنا پوزیسو نہیں جتنا اس چھٹانگ بھر کی لڑکی کے لئے ہو رہا ہے اور جب مزدلفہ نے نقاب ہٹایا تو وہ دیکھتی رہ گئی دل نے خواہش کی کہ یہ ہی ہماری صاحب کی بیوی بنے شاید اللہ نے دونوں کی جوڑی بنائی ہو صاحب شہزادہ ہے تو وہ بھی حور ہے بڑی بڑی بھوری آنکھیں کھڑی مغرور ناک گلابی باریک لب گلابی گال سفید دودھیار نگت جس میں گلابی رنگ کی ملاوٹ تھی)۔

واہ ماشاءاللہ آپ تو کوئی حور ہو بیبی جی ملازمہ نے مزدلفہ کی خوبصورتی کے سحر میں بے ساختہ کہہ ڈالا۔

علی جو مزدلفہ کو ڈانٹ رہا تھا اور وہ برے برے منہ بناتی اسکی ڈانٹ سن رہی تھی ملازمہ کی آواز پر چونک کر اسکی طرف متوجہ ہوئے۔

میں کوئی حور نہیں ہو میں بھی ایک عام سی انسان ہو آپ جیسی یہ خوبصورتی تو اللہ کی دی ہوئی ہے اس میں میرا تو کوئی کمال ہی نہیں ہے میں بھی آپ لوگوں کی طرح انسان ہو جو خطا کا پتلہ ہے اور اگر آپ مجھے بیبی جی کی جگہ بیٹا کہیں گی تو مجھے زیادہ خوشی ہو گی۔

مزدلفہ ابھی کہہ رہی تھی اتنے میں سارے ملازم آتے دیکھائی دیے تو مزدلفہ نے جلدی سے نقاب لگایا سارے ملازم ایک قطار میں کھڑے ہو گئے احترام سے سب کی نظریں جھکی ہوئی تھی اور ملازمائیں ساری ایک طرف کھڑی ہو گئیں۔

بیٹا جی سب آ گئے رحمت بابا جو کہ سب ملازموں کے ہیڈ تھے انہوں نے کہا تو علی نے ایک نظر سب پر ڈالی۔

اچھا اب سب میری بات غور سے سنیں آپ سب میرے وفادار ملازم ہیں اور میں چاہو نگا آئیندہ بھی رہیں تو مجھے زیادہ خوشی ہو گی میں نے پ سب کو یہاں کچھ ہدایت دینے اور انکا تعارف کروانے کے لئے جمع کیا ہے۔

علی نے انگلی سے مزدلفہ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

اور مجھے امید ہے جو میں کہو نگا وہ باتیں آپ تک اور مجھ تک ہی محدود رہینگی کسی تیسرے تک نہیں پہنچے گی۔

یہ (علی نے مزدلفہ کی طرف اشارہ کیا) یہ آپ سب کی بیگم صاحبہ یعنی میری وائف مزدلفہ ہے یہ اس گھر میں صرف کچھ دن رہینگی اور یہ بات میرے بابا کو بھی نہیں پتہ لگنی چاہیے اور جھاں یہ ہوں ملازم وہاں سے دس فٹ کی دوری پر رہینگے کیونکہ یہ پردہ کرتی ہیں اور گھر کے اندر کوئی نہیں آئیگا لیکن اگر آئے تو میری موجودگی میں آئے ورنہ جسے میڈم کہے اسے بھیج دینا اور اگر میم نتاشہ آئے تو کہہ دینا میں نہیں ہوں اور اگر میں گھر میں موجود ہوں بھی تو انکار کر دینا زید اسکی وائف اور میری مما کے علاوہ کسی کو بھی اندر آنے نہیں دینا۔

اسلام علیکم میں ہوں مزدلفہ جیسا کہ آپ کے صاحب نے کہا کہ میں بیگم صاحبہ ہوں تو یہ سراسر غلط ہے میں آپ لوگوں کی بیٹی کی طرح ہوں تو آپ لوگ اگر مجھے بیٹی کہیں تو مجھے زیادہ اچھا لگے گا اور مجھے زیادہ پروٹوکول نہیں دینا میں بھی عام سی انسان ہوں آپ کے صاحب کا تو دماغ کھسک گیا ہے اسلئے بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں جو بھی آئے آپ انکو اندر بھیج دینا میں خود دیکھ لونگی اور آپ لوگ آرام سے اپنی ڈیوٹی کیجئیگا اگر مجھے باہر آنا ہوا تو میں نقاب کرونگی میں نے پردہ کر کے کسی پر احسان نہیں کیا اور نہ ہی میں چاہونگی کے

میری ذات کسی بھی انسان حتی کہ جانور کو بھی تکلیف پہنچے امید ہے آپ اپنے صاحب کی بات کا مان رکھے گے اب آپ سب اپنی ڈیوٹی پر جائیں اللہ حافظ۔

اور اماں بی لنچ میں خود بنالو نگی۔

مزدلفہ علی کی سب کے سامنے طبیعت صاف کرتی آخر میں اماں بی سے مخاطب ہوئی۔

کوئی ضرورت نہیں ہے اماں بی آپ لنچ کی تیاری کریں اور تم ذرا اوپر چلو آئی بڑی لنچ بنانے والی تمہارا ہی گھر ہے جب ٹھیک ہو جاو تب بنالینا میں منع نہیں کرونگا۔

علی نے مزدلفہ سے کہا۔اور مزدلفہ کو لیکر روم میں آگیا۔

چلو یہ عبایا اتارو اور آرام کرو میں بھی چینج کر کے آتا ہوں۔

مزدلفہ کو تاکید کر کے علی چینج کرنے چلا گیا اور وہ اسکے حکم پر منہ بنا کر رہ گئی۔

دو منٹ بعد چینج کر کے آیا تو مزدلفہ عبایا اتار کر صوفے پر ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

کیا ہوا ابھی تک ایسی بیٹھی ہو میں نے کہا تھا نہ لیٹ جاؤ چلو شاباش آرام کرو میں بھی تھوڑی دیر آرام کرونگا پھر لنچ کرنے چلینگے۔

علی نے مزدلفہ کو ایسے ہی بیٹھے دیکھ کر تھوڑے غصے سے کہا۔

وہ علی مجھ سے ان کپڑوں میں سویا نہیں جاتا میں سوتے وقت اپنا سلیپنگ ڈریس پہنتی ہوں اسکے بغیر مجھے نیند نہیں آتی۔

تو کیا ہوا میری جان اس میں پریشان ہونے والی کونسی بات ہے لنچ کے بعد شاپنگ پر چلینگے اور پھر زید کے نکاح کا ڈریس بھی لینا ہے تمہارے لئے ابھی یہ لو میرا پہن لو یہ بہت کمفرٹ رہیگا علی نے اپنا ٹراؤزر اور شرٹ نکال اسکی طرف بڑھایا تو وہ چینج کرنے چلی گئی۔

دو منٹ بعد جب مزدلفہ چینج کر کے آئی تو علی بے ساختہ قہقہہ لگا اٹھا۔

علی تنگ نہ کریں پہلے ہی بہت ڈھیلا ہے آئیستین نیچے لٹک رہی ہے شرٹ گھٹنوں تک آرہی ہے اور آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں۔

ارے میری جان میں کیوں مذاق اڑاونگا بلکہ اتنی کیوٹ لگ رہی بلکل بچی اچھا چلو اب کچھ نہیں کہتا اب آرام کرو۔

علی کے کہنے پر مزدلفہ بھی جا کر لیٹ گئی۔

مزدلفہ ایک بات پوچھوں؟

علی آپ کو کب سے ضرورت پڑی مجھ سے اجازت کی آپ کچھ بھی پوچھ سکتے ہیں آپکا حق ہے۔ ہو چھیں کیا پوچھنا ہے آپ کو۔

علی کے اجازت لینے پر مزدلفہ نے ناراضگی سے کہا۔

مذدلفہ میں جاننا چاہتا ہوں کہ اس سب کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے اور تم کیا کرنا چاہتی ہو اور اگر چاچو چاچی کا مڈر ہوا تھا تو کس نے کیا؟ اور کیو کیا؟ آخر ایسی کیا دشمنی تھی چاچو کی اور پھر تمہیں سب کے سامنے مردہ پیش کرنا آخر یہ سب کیا ہے؟ اور کیوں ہے؟ اور کون کر رہا ہے؟ آخر وہ چاہتا کیا ہے؟ اور تم نے آج تک مجھ سے یا بابا سے رابطہ کیوں نہیں کیا؟ اور تم کہار ہتی ہو؟ مجھے سب جاننا ہے آخر یہ سب ہے کیا؟ ایک طریقے سے یہ ایک سوچی سمجھی سازش لگتی ہے جو سالوں سے چلتی آرہی ہے اور اب شاید اسکا اختتام ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا میں تمہیں دوبارہ نہیں کھو سکتا مجھے بتاؤ تاکہ میں جس سے تمہیں خطرہ ہے میں اس سے تمہاری حفاظت کرو اور اس خطرے کو جڑ سے اکھاڑ دوں میں سب جاننا چاہتا ہوں بتاؤ مجھے۔

علی میں آپ کو سب بتاؤ نگی لیکن وقت آنے پر بس اتنا کہو نگی کبھی اپنے رب کے علاوہ کسی پر بھی اندھا یقین نہیں کرنا چاہیئے چاہے وہ کتنے ہی اپنے کیوں نہ ہو میں بس اتنا کہو نگی کے ماما بابا کو قتل کیا گیا تھا انکو خبر دی گئی تھی کہ مجھے کرنیپ کر لیا گیا ہے اور یہ سچ بھی تھا اس کرنیپر نے بابا کو سنسان جگہ پر بلایا تھا اس راستے پر کھائی بھی تھی انکے کار کے پہلے ہی بریک

فیل کر دیے گئے تھے ماما بھی ضد کر کہ ساتھ گئی تھی بابا نے بہت منع کیا لیکن مما نہیں مانی انکا کہنا تھا کہ میں دور ہی گاڑی میں رک جاؤ نگی میرا دل گھبرا رہا ہے کہیں آپکا کچھ نہ ہو جائے زید بھائی کو ان دنوں ڈرائیونگ سیکھنے کا شوق چڑھا ہوا تھا وہ بابا کی گاڑی میں ہی تھے جب انہوں نے دیکھا کہ بابا آرہے ہیں تو وہ وہ بیک سیٹ کے نیچے چھپ گئے کیونکہ بابا نے زید بھائی کو ڈانٹا تھا کہ وہ ڈرائیونگ سیکھنے کی ضد نہ کرے ابھی وہ چھوٹے ہیں جب بڑے ہونگے تو وہ خود بھائی کو ڈرائیونگ سیکھا دینگے اور جب بابا لوگ کافی دور کھائی کے قریب آئے تو زید بھائی بیک سیٹ سے نمودار ہوئے بابا نے جیسے ہی بریک لگایا لیکن نہیں لگا کیونکہ بریک فیل تھے پھر آنٹی کی کال آئی اور مما نے انکو بھائی کی ذمہداری دی اور بھائی کو گاڑی سے دھکا دے دیا اس طرح بھائی بچ گئے اور بروقت بریک نہ لگنے کی وجہ سے مما اور بابا کی گاڑی کھائی میں گر گئی اور انکا انتقال ہو گیا اور رہی میں تو مجھے واقعی اغواہ کیا گیا تھا اور میں نے انکی ساری باتیں سنی تھی اور مجھے اس لئے نہیں مارا گیا کیونکہ بھائی کے بعد ساری جائیداد میرے حصے میں آنی تھی۔ شاید بابا کو پہلے ہی کسی پر شک تھا اس لئے جب تایا ابو نے آپکے اور میرے رشتے کی بات کی تو بابا فوراً مان گئے اور نکاح کروا دیا اور پھر نکاح کے فوراً بعد بابا نے وصیت نامہ بنوایا اور اس میں لکھوایا کہ میرے بعد ساری جائیداد میرے

دونوں بچوں کی یعنی میری اور زید بھائی کی ہے لیکن اگر زید بھائی کو کچھ ہوا تو ساری جائیداد میری اور میرے شوہر یعنی آپکی ہو گی اور بیس سال سے پہلے میں وہ جائیداد کسی کو نہیں دے سکتی اور بیس سال کی ہونے کے بعد بھی اگر میں اپنی جائیداد کو کسی کو دینا چاہوں تو اس میں آپکی بھی رضامندی شامل ہو اور آپکے دستخط بھی لازمی ہو ورنہ میں یا آپ میری جائیداد میں سے کسی کو کچھ نہیں دے سکتے جب تک دونوں کی رضامندی اور دستخط نا ہو اور اگر آپکو یا مجھ کو کچھ ہو جاتا ہے تو ساری جائیداد ٹرسٹ میں چلی جائیگی مجھے اس لئے چھپا کر رکھا کہ زید بھائی کے بعد ساری جائیداد میری ہو گئی اور جب میں بیس کی ہو جاونگی تو وہ ساری جائیداد مجھ سے لینا چاہتے ہیں اس جائیداد کی خاطر مجھے زندہ رکھا گیا۔۔

علی کے پوچھنے پر مزدلفہ نے ڈھکے چھپے لفظوں میں ساری بات علی کے گوش گزار کر دی جبکہ علی حیرانی سے مزدلفہ کو دیکھ رہا تھا کہ وہ اتنی سی عمر میں کتنا کچھ سہہ چکی ہے اور کسی کو کان وکان خبر تک نہیں۔

ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ اتنے میں ملازمہ نے دروازہ نوک کر کے کھانا کھانے کے لئے بلایا۔

چلو علی اٹھیں باقی باتیں بعد میں کرینگے ابھی لنچ کرتے ہیں پھر شاپنگ پر چلینگے ٹائم کم ہے پھر شاپنگ میں بھی وقت لگے گا آپ چلیں میں چینج کر کے آتی ہوں۔

نہیں رہنے دو اس پر ہی عبایا پہن لو پھر لنچ کرتے ہی چلینگے۔

اچھا ٹھیک ہے چلیں میں نے پہن لیا۔

مزدلفہ نے عبایا پہن کر علی سے کہا پھر دونوں نیچے ڈائینگ ہال میں آ گئے۔

اسلام علیکم اماں بی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وعلیکم اسلام بیٹا آپ لوگ بیٹھو میں کھانا لگاتی ہوں۔

آپ بیٹھ جائیں اماں بی میں خود لے لونگی۔

نہیں بیٹا آپ رہنے دو میں ریحانہ سے کہتی ہوں وہ لگا دیگی ریحانہ اور ریحانہ مذدلفہ کو کہتے ساتھ ہی اماں بی نے ریحانہ کو آوازیں دینا شروع کر دی۔ریحانہ بھی آلادین کے چراغ کی طرح حاضر ہوئی۔

جی اماں بی آپ نے بلایا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں ریحانہ کھانا لگاؤ صاحب جی اور بی بی جی کے لئے۔۔۔۔۔۔

جی اماں بی ابھی لگاتی ہوں۔اماں بی کے کہنے پر ریحانہ سر اثبات میں ہلاتی چلی گئی۔

اور پھر کھانا کھا کر دونوں شاپنگ کے لئے روانہ ہو گئے۔

علی نے شہر کے سب سے مہنگے مال میں گاڑی پارک کی اور مزدلفہ کو لیکر مال میں داخل ہوا

۔

مال میں داخل ہوتے ہی علی نے دھڑادھڑ شاپنگ شروع کر دی۔

مزدلفہ کے منع کرتے ہوئے بھی علی نے اسکے لئے ڈھیر ساری شاپنگ کر لی کپڑے جوتے

پرفیوم بیگ ہر چیز لے لی۔

اب زید کے نکاح کا ڈریس لے لیتے ہیں۔

نہیں علی بس بہت ہو گیا میں ان ہی میں سے کوئی پہن لونگی اور میں صرف دو دن کے لئے

آئی ہوں آپ کے پاس اور آپ نے اتنی شاپنگ کر لی اور اب بھی کہہ رہے ہیں رات کے

لئے ڈریس لینا باقی ہے بلکل بھی نہیں میں ان ہی میں سے کچھ پہن لونگی۔

بیگم صاحبہ میں نے آپ سے پوچھا نہیں ہے چپ کر کے چلو میرے ساتھ اور پھر مزدلفہ

کے منمنانے کے باوجود علی اسے لیکر ایک بوتیک میں داخل ہو گیا۔

ویلکم سر آیئے آپ دیکھ لیں آپکا ڈریس ریڈی ہے میں لیکر آتی ہوں۔

علی آپ نے پہلے ہی آڈر دے دیا تھا کیا؟

ہاں کل جب اپنے شاپنگ پر آئے تھے تب میں نے آڈر دیا تھا دیکھو اگر پسند آئے تو ٹھیک ہے اور نہ آئے تو کچھ اور دیکھ لو۔

میم۔۔۔۔۔مزدلفہ ابھی کوئی جواب دیتی کہ اتنے میں سیل گرل کی آواز پر متوجہ ہوئی اور جیسے ہی نظر ڈمی پر پہنی میکسی پر پڑی نظریں جیسے ٹھہر سی گئی۔

پاؤں کو چھوتی سفید کورے کے کام کی میکسی فل سلیو کڑھی ہوئی سفید میچنگ ہجاب ساتھ ہی سفید ہائی ہیلز۔

پسند آیا؟ علی کے پوچھنے پر مزدلفہ علی کی طرف متوجہ ہوئی۔

جی ماشاءاللہ بہت خوبصورت ہے لیکن کیا ضرورت تھی علی اس سب کی۔

مزدلفہ کبھی بھی مجھے اس طرح انکار نہیں کرنا یہ میری خوشی ہے اور تم پر میرا پورا حق ہے اسلئے آئندہ میں نہ ناسنوں گوٹ اٹ۔

اوکے اوکے ریلیکس جیسے آپ کی مرضی ناراض نہ ہو میں کچھ نہیں کہتی جو دل میں آئے خریدیں۔

آپ اسکو پیک کر دے۔۔۔۔۔۔۔۔اوکے شیور سر علی کے کہنے پر سیل گرل سر ہلا کر چلی گئی۔

علی اب گھر چلے نہ مغرب ہونے والی ہے وردہ اور بھائی کی کالز آرہی ہے میں ریسیو نہیں کررہی مجھے پتہ ہے وردہ ناراض ہو گی اسکو جا کر منانا بھی ہے۔

ہاں بس چل رہے ہیں پہلے آئسکریم کھائینگے پھر چلتے ہیں۔

اتنے میں سیل گرل نے شاپنگ بیگ علی کو پکڑایا۔

پھر آئسکریم پارلر پہنچ کر علی نے دونوں کے لئے ڈبل چاکلیٹ فلیور آئسکریم کا آڈر دیا۔

علی آپ کو یاد ہے میرا فیورٹ فلیور۔

میری جان تم فلیور کی بات کررہی ہو مجھے تمہاری ہر ایک بات ہر ایک چیز یاد ہے یہ ہی یادیں تو میری زندگی کی اصل خوشی تھی۔

پھر آئسکریم کھا کر گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

❤❤❤❤❤.....

ہسپتال سے واپسی پر زید نے وردہ کو گھر چھوڑا اور خود بھی گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔

گھر پہنچ کر زید نے گاڑی پورچ میں کھڑی کی اور ساریہ بیگم کی روم کی طرف چل دیا۔

زید نے ساریہ بیگم کے کمرے کا دروازہ نوک کیا۔۔۔۔۔۔۔۔اجازت ملنے پر زید اندر داخل ہوا۔

کہا تھے علی کب سے انتظار کر رہے ہیں تمہارے بابا ڈیکوریشن والے بھی آئے ہوئے ہیں

اتنے کام پڑے ہیں آج تمہارا نکاح ہے اور دلہے کا کچھ پتہ ہی نہیں ہے۔

ریلیکس امی کچھ مسلئہ تھا بابا کہاں ہے مجھے کچھ بتانا ہے آپ دونوں کو۔

کیا ہوا زید تم مجھے پریشان کر رہے ہو آخر ایسی کیا بات ہے۔

آپ پریشان نہ ہو بلکہ خوشخبری ہے۔

ساریہ بیگم کے پریشانی سے کہنے پر زید نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

کیا خوشخبری ہے برخودار؟

ارمان صاحب نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

ارے ڈیڈ آپ میں ابھی آپکا ہی انتظار کر رہا تھا بیٹھے یہاں۔

زید نے صوفے کی طرف اشارہ کر کے ارمان صاحب کو بیٹھنے کے لئیے کہا۔

اور پھر مزدلفہ کی ساری کہانی الف سے ی تک دونوں کے گوش گوزار کر دی۔

یااللہ یہ کیسی آزمائش میں ڈالا میری بچی کو زید کہا ہے میری بچی کیا کچھ سہا ہو گا اس نے مجھے ملنا ہے اس سے ساریہ روتی ہوئے زید سے پوچھنے لگی۔

ریلیکس امی وہ بلکل ٹھیک ہے علی اپنے ساتھ لے گیا ہے وہ بہت بہادر ہے آج شام نکاح پر آئیگی علی کے ساتھ لیکن ابھی یہ بات کسی سے نہیں کہئیگا وقت آنے پر سب کو سب پتہ چل جائیگا۔

بیٹا لیکن ہے کون وہ کیا ہم اسے جانتے ہیں یا ہم نے اسے دیکھا ہے۔ارمان صاحب نے بھی لب کشائی کی۔

جی مام ڈیڈ آپ دونوں نے دیکھا ہے آپ اس سے ملے بھی ہو باتیں بھی کی ہیں بلکہ آپ دونوں نے اس کے ہاتھ کی چائے بھی پی ہے۔

زید پہلیاں کیوں بوجھا رہے ہو جلدی سے بتاؤ کون ہے میری گڑیا سار یہ بیگم نے بیتابی سے پوچھا۔

وردہ کی دوست مذدلفہ جب اپن گئے تھے وہ وہیں تھی نقاب میں جس نے چائے بھی بنائی تھی۔

ماشاءاللہ بہت پیاری بچی ہے مجھے فخر ہے اس بچی پر اتنی کڑی آزمائش پر بھی وہ بچی سیدھی راہ پر ہے حالانکہ اس کی تربیت کرنے والا کوئی نہیں تھا پھر بھی اس نے اپنے آپ کو بھٹکنے نہیں دیا مجھے فخر ہے اپنے دوست کی بیٹی پر اب میری بیٹی ہے وہ اور انشاللہ اب اسکو

رخصت بھی میں ہی کرونگا شاید اسلئے ہی اللہ نے مجھے اولاد سے محروم رکھا لیکن مجھے کوئی شکوہ نہیں اللہ سے کیونکہ اس نے تمہاری اور مزدلفہ کی صورت میں نیک اولاد دی ہے مجھے فخر ہے میں تم دونوں کا باپ ہوں۔

ارمان صاحب کے لہجے میں محبت اور فخر بول رہا تھا۔

اور میں دنیا کا سب سے خوشنصیب بیٹا ہو کہ میرے ماں باپ آپ لوگ ہیں۔

شکر اللہ کا اللہ نے آج ہمیں دو بڑی خوشخبریوں سے نوازہ ہے ساریہ بیگم نے زید کو ماتھے پہ بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

اچھا اب اٹھو میں نوافل پڑھلوں اور آپ بھی جا کر دیکھیں ڈیکوریشن والوں کو اور زید آپ جا کر آرام کرو عصر ہونے کو آئی ہے۔

ہاں صحیح ہے بیٹا آرام کرے اور شوہر کام کرے واہ بیگم واہ۔

ارمان صاحب کے شکوے پر زید قہقہہ لگا اٹھا اور ساریہ بیگم بھی ہنس دی۔

نہیں ڈیڈ آپ آرام کریں میں دیکھ لونگا۔

نہیں بیٹا میں مذاق کر رہا تھا میں بھی ساتھ چلتا ہوں ذرا کیٹرینگ والوں کو بھی دیکھنا ہے

ارمان صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا۔

اچھا سنیں آپ دونوں میری بیٹی پہلی دفعہ آرہی ہے میں اسے خالی ہاتھ جانے نہیں دونگی ۔اور میرے داماد کے ویلکم میں کوئی کمی نہ رہے۔

مام آپ ابھی صبر کریں وہ آئے تو ہم اسکا اور علی کا اچھے سے ویلکم کریں گے لیکن ابھی ایسا کوئی رویہ ظاہر نہیں کرنا جس سے کسی کو بھی تھوڑا سا بھی شک ہو کیونکہ پھوپھو اور نتاشہ بھی آئینگی آج آپ سمجھنے کی کوشش کریں پھر انشاللہ ہم اپنی گڑیا کے لئے کچھ اسپیشل کرینگے۔

ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی مجھے تو میری بچی کا بے صبری سے انتظار ہے۔

آجائیگی وہ بھی اب آپ بھی نماز پڑھیں میں اور ڈیڈ جارہے ہیں۔

زید ساریہ بیگم کے ماتھے پر بوسہ دیکر نکل گیا ساتھ ارمان صاحب بھی نکل گئے۔

✨✨✨ -------

بیٹا جلدی اٹھو کیا کر رہی ہو آپ جلدی کرو آپ کے بابا آپ کو پارلر چھوڑنے جارہے ہیں جلدی کرو عصر ہو رہی ہے اٹھ کر جلدی نماز پڑھو۔

ضائیدہ بیگم وردہ کو جگاتے ہوئے سرزنش کر رہی تھی جو کہ ہسپتال سے آتے ہی سو گئی تھی۔

اٹھ گئی ماما بابا کو بولیں میں نماز پڑھلوں پھر چلتے ہیں۔

اچھا ذرا مذدلفہ کو تو کال کرو آج تمہارا نکاح ہے اور وہ ابھی تک آئی۔ نہیں حد ہے اتنی لاپرواہ تو کبھی نہیں تھی اسکی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ۔

ریلیکس ماما وہ ٹھیک ہے میں وضو کر کے آتی ہوں اتنے آپ بابا کو بلائیں مجھے پ دونوں کو کچھ بتانا ہے جو بہت ضروری ہے آپ جلدی بابا کو بلائیں میں ابھی آتی ہوں۔

پانچ منٹ بعد وردہ وضو کر کے نکلی تو ضائدہ بیگم اور رضوان صاحب دونوں پریشانی سے اسکو ہی دیکھ رہے تھے۔

کیا ہوا میرا بچہ ایسی کیا بات ہے ایسی کیا بات ہے جو آپ کو ہم دونوں سے کرنی ہے۔

رضوان صاحب نے پریشانی سے وردہ سے پوچھا۔

بابا آپ لوگ پریشان نا ہوں بات دراصل یہ ہیکہ میری دوست جو ہے یعنی مذدلفہ وہ میری نند بھی ہے وہ بھی سگی یعنی زید کی سگی بہن ہے ہمیں بھی یہ بات کل پتہ چلی ہے اور ہم کل ساری رات ہسپتال میں تھے مزدلفہ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اور یہ ہی نہیں بلکہ مزدلفہ شادی شدہ ہے اسکا نکاح بچپن میں ہی ہو گیا تھا علی بھائی سے علی بھائی زید کے صرف دوست ہی نہیں کزن + بہنوئی بھی ہیں یعنی مذدلفہ کے شوہر ہیں اور ابھی وہ انکے پاس ہی

ہے علی بھائی کے ساتھ ہی آئیگی۔ لیکن یہ بات ابھی کسی کو نہیں پتا لگنی چاہئے مذدلفہ نے مجھے کہا تھا کہ میں آپ لوگوں کو بتادوں وردہ بولتی جارہی تھی جبکہ وہ دونوں تو اس انکشاف پر حیران تھے۔

یہ کیسے ہو سکتا ہے اسکا تو انتقال ہو گیا تھا نو سال کی عمر میں ہی۔ رضوان صاحب نے حیرانی سے پوچھا۔

پھر وردہ نے الف سے ے تک ساری بات انکے گوش گزار کر دی۔

ابھی وہ باتیں کر رہے تھے اتنے میں دروازہ نوک ہوا اور رانی اندر آئی۔

بیبی جی وہ وردہ بیبی کا بیگ گاڑی میں رکھوا دیا ہے۔

اچھا ٹھیک ہے تم جاؤ ہم آتے ہیں۔

ضائدہ بیگم کے کہنے پر رانی جی بیبی جی کہہ کر چلی گئی۔

اچھا اب اس بات کو چھوڑو اور جلدی سے نماز پڑھ کر باہر آؤ میں انتظار کر رہا ہوں۔

رضوان صاحب کے کہنے پر وردہ سر اثبات میں ہلا کر نماز پڑھنے لگی اور وہ دونوں بھی کمرے سے نکل گئے۔

نماز پڑھ کر وردہ نے جلدی سے عبایا پہنا اور رضوان صاحب کے ساتھ پار کر چلی گئی۔

پارلر پہنچ کر وہ مسلسل مزدلفہ کو کال کر رہی تھی لیکن وہ اٹھا ہی نہیں رہی تھی۔

مزدلفہ کی بچی ایک دفعہ ہاتھ آ جا تجھے تو میں بتاؤ نگی علی بھائی کیا ملے مجھے ہی بھول گئی اب میں بھی بات نہیں کرو نگی۔

مزدلفہ کے کال نا اٹھانے پر وردہ نے میسج بھیج کر موبائل ہی اوف کر دیا اور اپنا ڈریس لے کر چینج کرنے چلی گئی۔

علی جلدی سے ریڈی ہو جائے آپ اتنی دیر ہو گئی ہے وردہ بھی مجھ سے ناراض ہو گئی ہے کب سے فون کر رہی ہوں بند جا رہا ہے بہت سخت والا ناراض ہو گئی ہے وہ جلدی اٹھ جائیں تنگ نہ کریں نہ پلیز پلیز۔

علی جو کہ شاپنگ کر کے آتے ہی بستر پر ڈھیر ہو گیا تھا اور مسلسل مزدلفہ کو نہارنے میں مصروف تھا جو ابھی چینج کر کے آئی تھی علی کو ابھی تک بستر پہ دیکھ کر جھنجھلا کر بولی۔

یار مجھے کیا کرنا ہے تم لڑکیوں کو ہی وقت لگتا ہے میں تو ابھی گیا ابھی آیا علی نے منہ بنا کر جواب دیا۔

آپ کے کپڑے باتھروم میں لٹکا دیے میں نے اس سے پہلے کہ مجھے غصہ آئے اب آپ چینج کرنے چلے جائیں ورنہ اب مجھے غصہ آجانا ہے۔

اچھا دھمکی یہ تمہاری ہی ہمت ہے جو کہ مجھے دھمکی دے رہی ہو اس کی سزا بھی ملے گی یاد رکھنا۔

جائے جائیں بہت دیکھیں ہے آپ کے جیسے آپ کو بھی دیکھ لیں گے مزدلفہ نے جیسے ناک سے مکھی اڑائی۔

اب جلدی سے اٹھ جائیں نہ مجھے میک اپ بھی کرنا ہے۔

خبردار جو میک اپ کو ہاتھ بھی لگایا میک اپ نہیں کرنا میں پہلے بتا رہا ہو سارا مٹوا دونگا۔

مجھے کونسا اچھا لگتا ہے میں تو خود ورده کی وجہ سے کر رہی ہوں ویسے بھی میں نقاب کرونگی اس نے تو پارلر میں بکنگ کروائی تھی اور ویسے بھی وہ مجھ سے ناراض ہے تو تھوڑا بہت کرنا پڑیگا ورنہ اور ناراض ہو جائیگی اب آپ اٹھ جائیں نہ اب وہ باقاعدہ اسے ہاتھ پکڑ کر اٹھانے لگی تھی۔

اچھا جا رہا ہوں لیکن خبردار جو میک اپ کیا۔

اچھا آپ جائیں مزدلفہ نے بیزاری سے کہنے کے ساتھ ہی علی کو باتھروم میں دھکیل دیا اور خود میک اپ کرنے لگی۔

ہلکا سا بلوشن ہلکی سی لپ لوز اور آنکھوں میں کاجل لگایا اتنے میں علی بھی چینج کر کے آگیا۔

میں نے منع کیا تھا نہ میک اپ نہیں کرنا پھر کیو کیا۔

علی کیا ہو گیا ہے آپ جانتے تو ہیں مجھے نہیں پسند آج میرے بھائی اور دوست کی شادی ہے میں پھر بھی نہیں کرتی لیکن اب وردہ ناراض ہے تو مجھے تھوڑا بہت کرنا پڑ رہا ہے ورنہ وہ اور زیادہ ناراض ہو جائیگی صرف اور صرف آج کے لئے اجازت دے دیں پھر میں کبھی نہیں کرونگی پلیز پلیز۔

اچھا ٹھیک ہے اب اس سے زیادہ نہیں کرنا اور آؤ اب میرے بال بناؤ۔

میں اتنی دیر سے کہہ رہی تھی تب تو نہیں سنا اب میری تیاری کے بیچ میں آرہے ہیں۔

اچھا اب آپکا جو بھی کام ہے ایک دفعہ ہی کہہ دیں پھر مجھے بھی تیاری کرنی ہے۔

اچھا ٹھیک ہے پہلے میرے بال بناؤ پھر پرفیوم لگاؤ اور پھر کوٹ پہناؤ۔

مزدلفہ نے بھی پہلے جیل لگا کر علی کے بال بنائے پھر پرفیوم لگایا اور پھر کوٹ پہنایا۔

اب آپ تیار ہو گئے ہیں چپ چاپ جا کر بیٹھ جائیں میں آپکے شوز لاتی ہو۔

پھر مزدلفہ نے اسکے شوز لا کر اس کو دیے اب مجھے تنگ مت کیجئیگا اور وہ پھر آئینے کی طرف متوجہ ہو کر اپنا حجاب باندھنے لگی۔

یااللہ ان سینڈلز کو بھی ابھی نہیں ملنا تھا اتنی دیر ہو رہی ہے مزدلفہ وارڈروب میں سینڈلز ڈھونڈتے ہوئے مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔

ہٹو تم میں دیکھتا ہوں ہٹو جا کر بیڈ پر بیٹھو میں لیکر آتا ہوں۔

علی کے کہنے پر مزدلفہ منہ بناتی ہوئی بیڈ پر بیٹھ گئی۔

مزدلفہ پھر سے وردہ کو کال کرنے لگی لیکن اس نے تو جیسے قسم کھائی تھی مزدلفہ سے بات نہ کرنے کی۔

ابھی وہ کال کر رہی تھی کہ اسکو اپنے پاؤں پر کچھ رینگتا ہوا محسوس ہوا۔

اس نے جیسے ہی دیکھا تو علی اس کے پاؤں میں سینڈلز پہنا رہا تھا۔

ارے یہ آپ کیا کر رہے ہیں میں خود پہن لونگی مزدلفہ حواس باختہ اپنا پاؤں کھینچ کر بولی۔

چپ بلکل میں نے پوچھا تم سے علی نے اسکو جھاڑ پلائی۔

علی نہ کریں نا مجھے نہیں پسند اور آپ کو تو بلکل بھی لگانے نہیں دونگی۔

مزدلفہ زیادہ بکواس نہیں میرا حکم ماننا تم پر فرض ہے اور تم میری بیوی میں خوشی سے پہنا رہا ہو اب شرافت سے چپ کر کے بیٹھ جاؤ ورنہ پھر میں زبردستی پہناونگا تم مجھے جانتی ہوں

اور پھر مزدلفہ کے ہزار احتجاج کے بعد بھی علی نے پہنا کر ہی دم لیا۔

لو ہو گیا چلو اب اٹھو علی کے کہنے پر وہ منہ بنا کر اٹھنے لگی۔

ابھی وہ عبایا لینے وارڈروب کی طرف جا ہی رہی تھی کہ علی اسکا ہاتھ پکڑا تو مزدلفہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

آؤ پہلے کچھ پکچرز لیتے ہیں علی نے کہتے ساتھ ہی مزدلفہ کو اپنے ساتھ کھڑا کیا اور اپنی اور اسکی مختلف پوز سے سیلفیاں لینے لگا۔

یہ سیلفی بہت اچھی ہے میں یہ اپنی ڈی پی لگاونگا۔

ایک سیلفی جس میں مزدلفہ کی آنکھیں بند تھی اور علی اسکے سر پے بوسہ دے رہا تھا اور دونوں کا سائیڈ پوز تھا کوئی بھی انکو پہچان نہیں سکتا تھا بہت مشکل کے بعد ہی کوئی پہچان پاتا ۔اسکو دیکھ کر علی نے کہا۔

یہ لیں آپکا وائلیٹ واچ اور گاڑی کی چابی بس اب خوش اب میں عبایا پہن رہی ہوں آپ جلدی سے گاڑی نکالیں۔

علی ٹھیک ہے کہ کر باہر چلا گیا اور مزدلفہ بھی عبایا پہن کر اپنا کلچ اٹھاتے ہوئے فرنٹ سیٹ پر آ بیٹھی اور وہ دونوں ہال کی طرف روانہ ہو گئے۔

امی مدی ابھی تک نہیں آئی نہ اب میں اس سے بلکل بات نہیں کرونگی پکی والی ناراض ہو اب میں اس سے۔

وردہ قائدہ بیگم سے ناراضگی سے کہنے لگی۔

بیٹا اب وہ شادی شدہ ہے ہزار کام ہوتے ہیں شوہر کے اب تم بھی شوہر والی ہونے والی ہو اب سمجھ آئیگی تمہیں اور مزدلفہ کی تو کہانی الگ ہے کتنے سال بعد ملے ہیں وہ لوگ اور ابھی صبح ہی تو تم ملی ہو۔

وہی تو مما میں بھی یہی کہہ رہی ہوا بھی علی بھائی کو ملے ہوئے ایک دن نہیں ہوا تو وہ میرا فون نہیں اٹھا رہی اگر وہ انکے ساتھ رہنے لگ گئی تو مجھے بھول جائیگی۔

وردہ اب چپ کر کے بیٹھو تم دلہن ہو زید والے بھی آتے ہو گئیں۔

وردہ کے مسلسل بک بک کرنے پر ضائدہ بیگم نے اسے جھاڑ پلائی۔

ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ ایک لڑکی نے لڑکے والوں کے آنے کی اطلاع دی۔

وردہ میں باہر جارہی ہوں اور خبردار جو تمہارا منہ چلا چپ کر کے بیٹھی رہو۔

ضائدہ بیگم وردہ کو سرزنش کر کے وہ باہر چلی گئی اور وردہ منہ بنا کر بیٹھ گئی۔

.....

اسلام علیکم آنٹی کیسی ہیں آپ اور وردہ کہاں ہے پلیز جلدی بتادے وہ بہت ناراض ہے نا؟

وعلیکم سلام بیٹا ریلیکس میں بلکل ٹھیک اور وردہ برائیڈل روم میں ہے اور چھوڑو اس کو پہلے سب سے ملو بعد میں اس سے مل لینا۔

نہیں آنٹی مجھے پہلے اس سے ملنا ہے باقی سب سے بعد میں ملونگی ابھی میں چلتی ہو وردہ کے پاس کہتے ساتھ ہی مزدلفہ برائیڈل روم کی طرف چل دی۔

.....

اسلام علیکم کیسی ہے؟

وعلیکم سلام آپ سے مطلب میں کیسی بھی ہو ویسے آپ ہے کون میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔

مزدلفہ کے پوچھنے پر وردہ نے انجان بنتے ہوتے ہوئے کہا۔

اچھا ناراض تو نہ ہو یار جب تو کال کر رہی تھی میں علی کے ساتھ شاپنگ مال میں تھی میری دوست ہے نہ پیاری سی اب راضی ہو جا اس سے کہ پہلے میں نند بن جاؤ۔

نہیں بہن تو دوست ہی ٹھیک ہے معاف کیا چل کیا یاد کرے گی کا سخی دوست سے پالا پڑا ہے۔

ویسے اتنی دیر کیسے لگ گئی۔

وردہ نے مزدلفہ کو ڈرامائی انداز میں معاف کرتے ہوئے پوچھا۔

یار ہم ہال آرہے تھے سیدھے پھر زید بھائی کی کال آگئی کہ میری بہن میری طرف سے شامل ہو گی ورنہ میں نے علی سے کہا تھا کہ آپ مجھے ہال چھوڑ کر بھائی کے پاس چلے جانا میں وردہ کی طرف سے شامل ہو جاونگی اور آپ زید بھائی کی طرف سے ہو جانا پھر میں نے زید بھائی سے بھی کہا لیکن وہ نہیں مانے پھر مجھے مجبوراً وہاں جانا پڑا پھر وہاں سے نکلنے میں دیر لگ گئی۔

اچھا چل ٹھیک ہے برقعہ تو اتار مجھے تیرا ڈریس دیکھنا کہ علی بھائی کی چوائس کیسی ہے۔

واہ یار ماشاءاللہ علی بھائی کی چوائس تو بہت پیاری ہے کتنی پیاری لگ رہی ہے تو ماشاءاللہ اللہ نظر بد سے بچائے میری پیاری دوست کو۔

وردہ نے مزدلفہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

آمین۔۔۔۔۔۔دونوں آواز کی طرف متوجہ ہوئی تو سامنے ہی علی کھڑا تھا۔

اسلام علیکم بھائی کیسے ہیں آپ؟

وردہ نے علی کو دیکھتے ہوئے سلام کیا۔

وعلیکم سلام میں بلکل ٹھیک ہو گڑیا آپ سناؤ۔

علی نے وردہ کے سلام کا جواب دیتے ہوئے حال دریافت کیا۔

میں کیا سناؤ بھائی آپ کی بیگم ناراض ہے آپ کے آتے ہی ہمیں بھول گئی پھر جب میں ناراض ہوئی تو میڈم نے ناراض بھی نہیں ہونے دیا اور جو تھوڑی بہت ناراضگی تھی وہ میڈم کو اتنا پیار ادیکھ کر اڑن چھو ہو گئی۔

ویسے میچنگ میچنگ کی ہے آپ دونوں نے۔

جی بلکل جب بیوی ہے تو میچنگ کرنے کا تو حق بنتا ہے اور ویسے بھی یہ پہلی تقریب ہے ہماری ساتھ۔

وردہ کے کہنے پر علی نے شوخ لہجے میں کہا۔

ویسے بھائی ماشاءاللہ ماشاءاللہ آپ دونوں کا کپل بہت پیارا لائیک آمیڈ فوراً ایچ اور اللہ نظر بد سے بچائے۔

بس بس بہت ہو گئی باتیں علی آپ بتائیں کیوں آئے ہیں دونوں کو گیے لڑاتے دیکھ مزدلفہ کو ہی بیچ میں کہنا پڑا۔

ہاں وہ میں کہنے آیا تھا کہ وردہ کو باہر لے آؤ نکاح باہر ہی ہو گا۔

آپ بھی بتانے کے بجائے باتوں میں لگ گئے۔

اچھا اچھا اب چلو یار دیر ہو رہی ہے۔

مزدلفہ کے کہنے پر علی نے کہا۔

جیسے ہی علی اور مزدلفہ وردہ کو لیکر باہر آئے تمام لائیٹس آف ہو گئی اور ایک اسپاٹ لائٹ میں وردہ علی اور مزدلفہ کے سنگ چلتے ہوئے اسٹیج پر آئی۔

اسٹیج کو درمیان میں سفید جالی کا پردہ لگا کر دو حصوں کو تقسیم کیا گیا تھا ایک طرف زید تھا تو دوسری طرف وردہ کو بٹھایا گیا تھا۔

وردہ کے اسٹیج پر آتے ہی پہلے وردہ کا اور زید کا نکاح ہوا اور دعا ہوتے ہی درمیان سے پردہ ہٹا دیا گیا اور مزدلفہ نے وردہ کا گھونگھٹ بھی ہٹا دیا۔

ایکسکیوز می۔۔۔۔۔۔۔۔فون کے آنے پر مزدلفہ سب سے ایکسکیوز کر کے سائیڈ پر چلی گئی۔

اسلام علیکم ساجد بھائی کام ہو گیا جو کہا تھا۔

وعلیکم سلام جی میڈم صاحبہ کام ہو گیا ہے اور ہم نے اسکے نمبر سے اسکے باپ کے نمبر پر میسیج بھی کر دیا ہے اب تک یہ خبر پھیل چکی ہو گی آپ اپنا کام کر سکتی ہیں۔

اچھا ٹھیک ہے سجد بھائی آپ اسکو ٹھیکانے پر لے کر جائیں دیھان سے اور کسی چیز کی کمی نہیں ہونی چاہیے ایسا لگے کہ وہ اپنے گھر میں ہی ہو کھانے پینے کا بھی خاص دیھان رکھیے گا

اب میں اپنے کام پر جا رہی ہو اللہ حافظ۔

فون بند کر کے مذدلفہ نے ایک نمبر پر کال کر کے کہا جلدی آو ماجد میں باہر کھڑی ہو اور فون بند کر دیا۔

دو منٹ بعد ہی ایک کار آ کے اس کے سامنے رکی۔

چلو اتر و گاڑی کی چابی دو جلدی اور یہاں سب سنبھال لینا۔

جی آپی آپ بے فکر ہو کر جائیں۔

ماجد کی بات سنتے ہی مزدلفہ نے گاڑی آگے بڑھا دی۔

دس منٹ بعد وہ ایک بنگلے کے بیک سائیڈ کھڑی تھی۔

گاڑی وہ پہلے ہی کافی دور کھڑی کر چکی تھی۔

بیک سائیڈ کی دیوار کود کر وہ بیک گارڈن میں کودی گارڈن کے فرنٹ سائیڈ پارٹی زور و شور سے شروع تھے لاؤڈ میوزک شراب وغیرہ گویا پارٹی کے نام پر ہر قسم کا گناہ ہو رہا تھا لیکن اس کے پاس افسوس کے لئے وقت نہیں تھا اسلیئے وہ جلدی سے بیک گارڈن کے دائیں طرف مڑی اور کھڑکی کود کر کمرے میں داخل ہوئی سب سے پہلے دروازہ لاک اور کھڑکی لاک کر کے اپنی مطلوبہ چیز ڈھونڈی جو کہ پندرہ منٹ کی جدوجہد کے بعد مل ہی گئی پھر دروازہ انلاک کر کے باہر راہداری میں آئی جہاں کوئی نہیں تھا راہداری میں سیدھا چلتے ہوئے کونے پر آ کر روکی کونے میں لگا ایک بٹن پریس کیا جو کہ تتلی جیسا تھا اس جیسی کافی اس دیوار پر لگی ہوئی تھی دیکھنے والوں کو یوں گماں ہوتا تھا کہ وہ ڈیکوریٹنگ کے لئے لگیا گیا ہو لیکن ایک تتلی پر لال رنگ کا ڈوٹ نما نکتہ تھا اس نے وہ تتلی پریس کی تو وہ دیوار ہٹ گئی وہ جلدی سے اندر گئی اور بٹن دبا کر وہ دیوار نما دروازہ بند کیا اور دائیں طرف مڑی جہاں ہال نما روم تھا بڑی سی میز اور کرسیاں پڑی تھی سامنے ہی پروجیکٹر تھا شاید وہ کوئی کانفرنس روم تھا مذدلفہ نے جلدی سے اس روم میں کیمرہ لگایا اتنے میں کچھ لوگوں کے قدموں کی

آواز آئی تو وہ جلدی سے کھڑکی سے دوسری راہداری میں کود گئی دوسری راہداری کے آخر پر سیڑھیاں تھی وہ سیڑھیوں سے نیچے اتری وہاں بہت سارے جیل بنے ہوئے مزدلفہ نے جلدی سے وہاں بھی کیمرہ لگایا اس طرح سے لگایا کے تمام جیل اور جیل کے اندر والی کاروائی نظر آسکے کہ کون آرہا ہے کون جارہا ہے اور کون کیا کر رہا ہے سب نظر آئے پھر وہ دوبارہ دبے پاؤں اوپر گئی وہ لوگ شاید ابھی میٹینگ روم میں پتے کھیل رہے تھے وہ آٹھ دس آدمی تھے انکو کھیل میں مگن دیکھ کر وہ دبے پاؤں دیوار کی طرف آئی دروازہ کھول کر راہداری میں آئی سامنے سے دو ملازم آرہے تھے مزدلفہ جلدی سے سامنے بنے کمرے میں گھس گئی اس کو اندازہ تھا کے کمروں کوئی نہیں ہوگا سب باہر پارٹی میں ہوگے کمرے کا دروازہ بند کر کے وہ کھڑکی سے بیک گارڈن میں کودی اور پھر پچھلی دیوار کود کر گاڑی کی طرف چلی گئی گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اس نے وقت دیکھا تو ساڑھے نو ہو رہے تھی یعنی آدھے گھنٹے میں کیا ہے میں نے یہ سب وہ خود سے بڑبڑائی اور گاڑی ہال کے راستے پر دوڑادی۔

کہاں ہے میرا بیٹا۔

کہاں تھے تم سب جب وہ لوگ اسکو لیکر جا رہے تھے۔۔۔

موت پر گئی تھی کیا تم سب کو۔۔۔۔

وقاص چوہان کی دھاڑ سے بنگلے کی ساری در و دیوار ہل کر رہ گئی۔۔

سامنے کھڑے گارڈ مسلسل اسکی دھاڑ سنتے ہوئے کانپ رہے تھے۔۔

سس۔۔۔ سر وہ جب ہم ائیر پورٹ چھوٹے صاحب کو ریسیو کرنے گئے تو انہوں نے ہم سے گاڑی کی چابی لے لی اور کہاں میں میں خود ڈرائیونگ کر کے اکیلا جاؤنگا اور اگر میرے پیچھے آنے کی کوشش کی انجام اچھا نہیں ہو گا۔

لیکن پھر بھی ہم انکی گاڑی کے تھوڑے فاصلے پر تھے اچانک وہ ہماری نظروں سے اوجھل ہو گئے اور پھر جب ہم تھوڑی آگے گئے تو انکی کار کھڑی تھی لیکن وہ نہیں تھے۔۔۔

اور گاڑی میں سے یہ باکس ملا ہے بس۔۔۔

ایک ملازم نے ہمت کر کے ساری بات بتاتے ہوئے وہ باکس چوہان کی طرف بڑھایا جسکو اس نے جھپٹنے کے انداز میں لیا۔

دفع ہو جاو سب کے سب اپنی شکل مت دکھانا کچھ دنوں ورنہ میں بھول جاؤنگا کہ تم سب میرے وفادار آدمیوں میں سے ہو۔۔۔

چوہان کے کہتے ہی گدھے کے سر پر سنگ کی طرح غائب ہوئے۔۔۔

چوہان نے وہ باکس کھولا تو اس میں سے ایک خط نکلا اس نے کھول کر پڑھنا شروع کیا۔۔۔

اسلام علیکم مسٹر چوہان۔

امید ہیکہ آپ بلکل بھی خیریت سے نہیں ہونگے۔

خیر کوئی بات نہیں یہ تو شروعات ہے آگے آگے آپکے بے سکونی کے دن ہی آنے ہیں اچھا ہے عادت ہو جائے۔

خیر آپکا بیٹا میرے پاس ہے میں جو کوئی بھی ہوں چھپ کر وار کرنا میری عادت نہیں اسلیئے تمہارے گارڈز کے سامنے تمہارے بیٹے کو پھڑ کا لیا۔

اور میں تمہارے سامنے ہوں پکڑ سکو تو پکڑ لینا۔

لیکن جب تک تم مجھے پکڑ پاؤ گے تمہارا پتہ کٹ چکا ہو گا۔

خیر میں نے تمہارا داخلہ جہنم میں کروا دیا ہے بس تمہیں بھیجنا باقی ہے اور انشاللہ یہ نیک کام بھی میرے نیک ہاتھوں سے ہی انجام پائیگا۔۔۔

تمہارا بیٹا تمہیں دو دن بعد مل جائیگا ڈھونڈے کی کوشش مت کرنا بلاوجہ خوار ہو گے کیونکہ وہ تمہیں ملنے سے تو رہا۔

میں نے سوچا بتادوں تمہیں اچھا ہے خواری سے بچت ہو جائیگی۔

اور رہی بات میری تو یاد کرو میں تمہارے کونسے گناہوں کی سزا ہوں۔

خیر تمہیں یاد بھی کیسے آئیگا کیونکہ تمہارے پاس تمہارے گناہوں کا کوئی ریکارڈ ہی نہیں اور نہ ہی ابھی تک سائنس نے کوئی ایسی چیز ایجاد کی ہے جس سے گناہوں کا حساب لگایا جاسکے۔

خیر دو دن انتظار کرو تمہارا بیٹا تمہارے پاس پہنچ جائیگا دو دن بعد صحیح سلامت تب تک یاد کرو میں کون ہو۔۔۔

اللہ حافظ۔۔

فقط۔۔۔۔۔۔۔۔تمہارے گناہوں کی سزا۔۔۔۔۔

چوہان خط پڑھتے ہی صوفے پر ڈھے گیا۔۔۔۔

کیونکہ شاید اسے معلوم ہو گیا کہ اسکے گناہوں کی دراز رسی کھینچنے والی ہے اور وہ منہ کے بل گرے گا۔۔

ہائے علی کیسے ہو آج کل نہ ملتے ہو نہ فون اٹھاتے ہو۔

نتاشہ نے علی کو اسٹیج پر دیکھ کر کہا اور اسکا بازو تھامنے لگی۔

میں نے تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے مجھے ٹچ مت کیا کرو تو پھر بھی تم مانتی کیوں نہیں ہو کیا تم میں عزتِ نفس نام کی کوئی چیز نہیں کیا۔

علی نتاشہ کو گھسیٹتے ہوئے ایک سنسان جگہ پر لاتے ہی غرایا۔

کچھ نہیں ہوتا علی تم لڑکے ہو کر اتنے شائے ہو آج کل تو لڑکیاں بھی نہیں شرماتی اور تم میرے فیونسے ہو تو کیا ہوا میں نے تمہیں ٹچ کیا تو آج کل یہ سب عام ہے اب دیکھو نہ یہ ماڈرن دور ہے تبھی میں ایک شادی شدہ شخص سے شادی کر رہی ہو تمہاری اس سو کالڈ بیوی اور نکاح کا جاننے کے بعد بھی۔۔۔۔

نتاشہ کو علی کے بات ناگوار گزری تھی اسلئے علی کو سمجھاتے ہوئے کہنے لگی۔

چٹاخ۔۔۔

خبردار جو میری زندگی یا ہمارے پاک رشتے کو تم نے گالی دی زبان گدی سے کھینچ لونگا آج تو صرف تھپڑ مارا ہے آئیندہ کہنے پر تمہارا یہ چہرہ سلامت نہیں رہیگا اور شکر کرو تم میری کزن ہو ورنہ اگر کوئی اور ہوتا تو ابھی تک میں اسے زندہ دفن کر دیا ہوتا۔

تم جیسی لڑکیوں کے لئے یہ سب عام ہو گا لیکن میرے لئے نہیں کیونکہ میرا پہلے بھی دین وہی تھا اور آج بھی وہی ہے جس میں یہ سب چونچلے حرام ہے اور میری اور تمہاری ابھی شادی نہیں ہوئی جو تم مجھ پر ایسے حق جتا رہی ہو جس دن تمہیں مجھے ٹچ کرنے کا حق حاصل ہو جائے اس دن کرنا اور تم یہ بات اچھے سے جانتی ہو میرا پہلا عشق میرا اللہ اور آخری میری بیوی ہے تم سے شادی صرف میں اپنے ماں باپ کے لئے کر رہا ہوں ورنہ میرا ٹیسٹ اتنا خراب نہیں۔ نتاشہ کی بات پر علی اسکو تھپڑ مارتے ہوئے دھاڑا۔

تمہاری یہ ہمت کہ تم مجھ پر ہاتھ اٹھاؤ ہاں اور یہ کیا لگا رکھا ہے تم جیسی لڑکی ہاں کیسی ہو میں جو تم ایسے کہہ رہے ہو۔

تم اپنے حولیے کی طرف دیکھو تمہیں سب سمجھ آجائیگا۔

نتاشہ کے غصے سے کہنے پر علی نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا۔

کیا ہوا ہے میرے حولیے کو سہی تو ہے آخر تم کہنا کیا چاہ رہے ہو۔

علی کے لاپرواہی سے کہنے پر نتاشہ نے چیخ کر کہا۔

خبردار جو تم نے مجھ سے تیز آواز میں بات کی آئندہ بولنے کے قابل نہیں چھوڑونگا اور رہی بات تمہارے حولیے تو دیکھو خود کو نمائش کا سامان بنی ہوئی ہو نا آئیستین ہے تمہاری اور

شرٹ دیکھو جو کہ پیٹ چھپانے میں ناکام ہے یہ سب تم جیسی لڑکیوں کے لئے عام ہو گا جو کہ دین کے نام پر دھبہ ہے او۔۔۔۔۔

علی آپ کس لہجے میں بات کر رہے ہیں آپ کو اس طرح بات کرتے دیکھ مجھے بہت افسوس ہوا آپ کو اس طرح دیکھ کر آپ کو کس نے حق دیا کسی کے کردار کو جج کرنے کا۔

ابھی علی اور کچھ کہتا کہ مزدلفہ کی آواز پر پیچھے دیکھا جو کہ ابھی ہال میں آئی تھی اور علی کے نا ملنے پر اسکو ڈھونڈتے ہوئے یہاں آئی تھی اور اب علی کی باتیں سن کر ماتھے پر بل ڈالے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

ایسوں سے ایسے ہی بات کرنی چاہئے تم بہت معصوم ہو تم نہیں سمجھتی اور کہاں تھی اتنی دیر سے کب سے تمہیں ڈھونڈ رہا تھا۔

مزدلفہ کی بات پر علی نے اسکو ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

اوہ تو یہ ہے تمہارا دین تمہارا کردار جو ایک غیر لڑکی کو خود کے ساتھ لگائے کھڑے ہو اور اسکو تو دیکھو حجاب نقاب کے پیچھے ایسے کرتوت کرتے ہوئے شرم بھی نہیں آتی ان سے اچھے تو ہم ہی ہیں کم از کم منافق تو نہیں ایسے لوگ تو دین کو بدنام کرتے ہے خود کے کرتوتوں کا پتہ دوسروں پر بات کرتے ہیں کہیں علی تم نے اپنی رکھیل۔۔۔۔۔

بکواس بند کرواپنی ورنہ جان سے مار دونگا میں تمہیں۔

نتاشہ نے مزدلفہ کو دیکھتے ہوئے کہا جو کہ وائٹ فل میکسی میں ساتھ وائٹ ہی حجاب اور نقاب کیے ہوئے تھی اور ساتھ میں وائٹ ہی ہیل جبکہ علی نے بھی وائٹ کرتے پاجامے پر وائٹ ہی کوٹ پہنا ہوا تھا اور ساتھ وائٹ کھسے پہنے ہوئے تھے نتاشہ ابھی اپنی بات مکمل کرتی کہ علی نے اسکو گلے سے پکڑتے دیوار سے لگاتے ہوئے دھاڑا جبکہ علی کی دھاڑ پر نتاشہ کپکپا کر رہ گئی اور علی کا ہاتھ اپنی گردن نے ہٹانے کی کوشش کرنے لگی۔

علی پاگل ہو گئے ہیں چھوڑیں آپ بولنے دیں جو بول رہی ہے انکے بولنے سے میں ہو جاونگی کیا علی پلیز چھوڑیں مجھے فرق نہیں پڑتا کوئی کچھ بھی کہے آپ کیوں پریشان ہو رہے پلیز چھوڑے آپکو خدا کا واسطہ پلیز۔

مزدلفہ جو علی کی دھاڑ پر ڈر گئی تھی نتاشہ کا پیلا پڑتا چہرہ دیکھ کر ہمت کرتی علی کا ہاتھ نتاشہ کی گردن سے ہٹاتے ہوئے کہنے لگی۔

کیوں فرق نہیں پڑتا زندگی ہو تم میری اور کوئی میری زندگی کے بارے اُف بھی کہے میں برداشت نہیں کر سکتا آج میں اسکو نہیں چھوڑونگا تاکہ کوئی اور بھی میری زندگی کے

بارے میں بات کرنے سے پہلے اپنا انجام سو مرتبہ سوچے علی نے مزدلفہ کی بات پر دھاڑتے ہوئے کہا اور نتاشہ کی گردن پر اپنی گرفت اور سخت کر دی۔

علی پلیز چھوڑے اگر آپ نے نہیں چھوڑا تو میں ابھی کی ابھی یہاں سے چلی جاؤ نگی اور پھر کبھی اپنی شکل نہیں دیکھاؤ نگی آپ کو۔

مزدلفہ نے علی کو نارکتے دیکھ دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

خبردار جو تم نے جانے کی بات کی تو جان سے مار دونگا میں تمہیں بھی اور خود کو بھی اور کہہ دو اس سے کہ چلی جائے وہاں سے ورنہ میں آج سچ میں اسکی جان لے لونگا۔

مزدلفہ کی بات پر علی نے نتاشہ کو چھوڑا جو کہ گرتی گرتی بچی اور مزدلفہ کو خود میں بھینچتے ہوئے ہوئے نتاشہ کو وارن کرنے والے انداز میں کہا جبکہ نتاشہ علی کے کہنے پر خود کو سنبھالتی اور دونوں پر ایک تیز نظر ڈالتی وہاں سے چلی گئی۔

کیا ہو گیا ہے علی آپ ایسے تو نہیں تھے خود پر کنٹرول کریں ایسے تو سب کو سب کچھ پتہ چل جائیگا آپ اس طرح نہ کریں ورنہ بہت مشکل ہو جائیگی پہلے بھی تو آپ نے صبر کیا تھا تو اب بھی تھوڑا سا صبر کر لیں۔

نہیں ہوتا اب بلکل بھی نہیں ہوتا کیا کرو میں کتنا بد قسمت ہو میرا وجود تمہارے کردار کے لئے سوالیہ نشان بن گیا ہے میرا تمہارے ساتھ ہونا تمہارے کردار کو داغدار کر رہا ہے اور میں کسی کو کچھ کہہ بھی نہیں سکتا کچھ بتا بھی نہیں سکتا پتہ نہیں یہ آزمائش کب ختم ہو گی پتہ نہیں وہ دن کب آئینگے جب میں تم سے کسی سے بھی سامنے بلا جھجھک بات کر سکو نگا پتہ نہیں کب مجھے یہ ڈر نہیں ہو گا کہ لوگ مجھے تمہارے ساتھ دیکھ کر تمہارے کردار پر بات کرینگے۔

علی مزدلفہ کو خود سے لگائے کہ رہا تھا جبکہ چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

علی آپ رو رہے ہیں میرا علی تو اتنا کمزور نہیں تھا میرا علی تو بہت بہادر ہے اتنی مایوسی کی باتیں کی امید تو بلکل بھی نہیں تھی مجھے علی آپ سے آپ اتنے کمزور تو نہ تھے۔مزدلفہ نے اپنے حجاب کو گیلا محسوس کر کے علی سے کہا۔

صحیح کہا میں کمزور نہیں تھا لیکن جب میری طاقت یعنی تم مجھ سے دور ہوئی ہو میں کمزور ہو گیا ہو صرف لوگوں کی نظر میں میں بہادر ہو ورنہ اسی دن میں کمزور ہو گیا تھا جس دن میری طاقت مجھ سے دور ہوئی تھی۔

لیکن اب تو میں واپس آگئی ہو اب تو آپ کمزور نہیں تو ایسی مایوسی کی باتیں کیوں کر رہے ہیں؟

علی کے کہنے پر مزدلفہ نے علی سے الگ ہوتے گھورتے ہوئے کہا۔

ہاں اب میں سچ میں بہادر اب نہیں کرونگا ایسی باتیں سوری۔

علی نے مزدلفہ کو خود کو گھورتے پا کر کان پکڑ کر کہا۔

اچھا اب چلیں زید بھائی اور وردہ انتظار کر رہے ہونگے۔

اچھا ٹھیک ہے چلو۔۔۔

مزدلفہ کے کہنے پر علی نے کہا اور پھر دونوں اسٹیج کی طرف بڑھ گئے۔

کہاں چلے گئے تھے آپ دونوں میں کب سے انتظار کر رہی تھی اور مزدلفہ بیٹا آپ وردہ کو لیکر اندر جائیں مہمان بھی سب جا چکے ہیں بس اب گھر والے ہی رہتے ہیں۔

ٹھیک ہے آنٹی میں وردہ کو لے جاتی ہوں۔

ضائدہ بیگم کے کہنے پر مزدلفہ نے کہا اور وردہ کو لیکر کمرے میں چلی گئی پیچھے علی بھی زید کے ساتھ اندر لاؤنج میں چلا گیا۔

مجھے آپ سب کو کچھ بتانا ہے۔۔۔

ابھی سب لاؤنج میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے کہ علی نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

جی کہو بیٹا کیا بات ہے۔۔۔۔

علی کے کہنے پر مسز ارسلان نے کہا جبکہ ارسلان صاحب کسی ضروری کام کا کہہ کر چلے گئے تھے۔

مما مز دلفہ سے ملیں یہ آپکی بہو اور میری بیوی ہے۔

علی نے اپنی ماں دیکھتے ہوئے کہا۔

پاگل ہو گئے ہو علی کیا کہہ رہے ہو تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے یہ کیسا مزاق ہے۔۔۔۔ علی کے کہنے پر مسز ارسلان بھڑک اٹھی۔

مما پلیز ریلیکس میری بات سنیں۔۔۔۔ علی نے مسز ارسلان کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر ساری بات انکے گوش گزار کر دی۔

میری بچی میری جان ادھر آؤ۔۔۔

علی کی تمام باتیں سننے کے بعد مسز ارسلان نے روتے ہوئے مزدلفہ کو اپنے پاس بلایا جو کہ سامنے صوفے پر بیٹھی نم آنکھوں سے انہیں دیکھ رہی تھی اور پھر انکے بلانے پر بھاگ کر انکے پاس آئی اور ان سے لپٹ گئی۔

میری بچی کبھی مجھ سے تو کچھ کہتی میں تو تمہاری ماں برابر تھی سب کچھ اکیلی سہتی رہی تمہارے تایا ابو دیکھنا کتنے خوش ہونگے۔

آمنہ بیگم نے مزدلفہ کو پیار کرتے ہوئے کہا۔

نہیں تایا امی آپ ابھی تایا ابو کو کچھ نہیں بتائینگی اور نہ ہی کسی اور کو وقت آنے پر میں خود بتادونگی پلیز آپ کچھ مت بتائیگا کسی کو میری یہ بات مان لیں میں ابھی اسکی وجہ بھی نہیں بتاسکتی پلیز آپ میری بات سمجھیں۔

ریلیکس میرا بیٹا میں کسی کو نہیں بتارہی اور نہ ہی آپ سے وجہ پوچھ رہی ہوں مجھے اپنی بیٹی پر یقین ہے میری شہزادی جیسا چاہے گی ویسا ہی ہوگا۔۔۔۔۔آمنہ بیگم نے مزدلفہ کو ریلیکس کرتے ہوئے کہا۔

ہاں بھئی سہی ہے ابھی بہو کو آئے پانچ منٹ نہیں ہوئے ہیں مما آپ تو اپنے بیٹے کو بھول گئی۔۔۔ علی نے آمنہ بیگم اور مزدلفہ کو دیکھ کر نروٹھے پن سے کہا۔

خبردار جو تم میری بیٹی سے جلے مزدلفہ میری بہو نہیں بیٹی ہے اور اب تو مجھے تم سے زیادہ عزیز ہو گئی ہے۔

تایا امی آپ سہی کہہ رہی ہے ویسے بھی ایک دفعہ تایا ابو نے مجھے بتایا تھا کہ انہوں نے علی کو کچرے کے ڈبے میں سے اٹھایا تھا۔

آمنہ بیگم کے کہنے پر زید نے علی کو چھیڑا۔

مما یار اب بات آپکے بیٹے کی پرسنیلٹی پر آرہی اس لئے اس سے پہلے کہ میری بیگم اپنے بھائی کا ساتھ دیں میں تو چلا اپنی بیگم کو لیکر۔

زید کے کہنے پر علی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور مزدلفہ کو بھی اٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔ نہیں میری بیٹی میرے ساتھ جائیگی۔

آمنہ بیگم نے علی کو مزدلفہ کی طرف اشارہ کرتے دیکھتے ہوئے کہا۔

نہیں بھئی ابھی تو مجھے میری بیگم ملی ہے اور ویسے بھی کل یہ چلی جائیگی اپنے گھر اس لئے آج میرے ساتھ جائیگی اور جب یہ پوری طرح رخصت ہو کر آئیگی نہ تب اپنے پاس رکھ لیجئے گا اس لئے ابھی ہم چلتے ہیں۔۔۔۔۔ علی نے آمنہ بیگم سے کو جواب دیا اور مزدلفہ کو ہاتھ پکڑ کر باہر لے جانے لگا۔

علی مجھے عبایا تو پہننے دیں۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے جاؤ دو منٹ واپس آؤ عبایا پہن کر۔۔۔۔ مزدلفہ کے کہنے پر علی نے کہا تو وہ سر اثبات میں ہلاتی چلی گئی اور دو منٹ بعد عبایا پہن کر باہر آئی اور سب سے مل کر آخری میں وردہ سے گلے ملی۔۔۔۔۔ M12 clb 2 ۔۔۔

مزدلفہ نے وردہ کے گلے لگاتے ہوئے کہا جس پر وردہ نے سمجھتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا اور پھر مزدلفہ علی کے ساتھ چلی گئی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب لوگ ریڈی ہیں؟

یہ ایک کانفرنس روم تھا جس کی سربراہی کرسی پر MS تھی اور باقی کرسیوں پر اسکی ٹیم بیٹھی ہوئے تھی MS نے سب پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہوئے کہا۔یس MS

۔۔۔

ٹھیک ہے پھر ایک مرتبہ اور بتا رہی ہو گن پر سائیلینسر لگا ہونا چاہیئے وہاں پر کوئی دہشت نہیں پھیلانی چپ چاپ اپنا کام کرنا ہے WD وہاں نیچے بیسمنٹ سے سب کو نکالیں گی اور جبکہ سعد سب کو گاڑی میں بیٹھا کر سیف ہاؤس پہنچائیگا اور میں لاکر میں سے فائل اور لیپ ٹاپ حاصل کرونگی جبکہ زید حسان ریشہ ندیمہ اور ملائکہ باہر سب ہینڈل کرینگے اور

ابھی ڈیڑھ بج رہا ہے سب نکلو اور یاد رہے یہ کام ہمیں صرف ایک گھنٹے میں کرنا ہے اس لئے بنا کوئی غلطی کے اپنا اپنا کام کر کے اپنے اپنے گھر چلے جائیگا باقی کی رپورٹ میں صبح لونگی اس لئے ابھی نکلو سب MS نے سب کو سمجھاتے ہوئے کہا اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گئی جبکہ سب بھی اسکے پیچھے اپنی اپنی منزل کی طرف روانہ ہوئے۔

مزدلفہ تو کیسے آئی مطلب اتنی آسانی سے علی بھائی نے کوئی سوال نہیں کیا کہ اتنی رات کو کہاں جا رہی ہو۔

وردہ نے مزدلفہ کو دیکھتے ہوئے کہا جو کہ ڈرائیونگ کر رہی تھی۔

وردہ آج جہاں ہم ثبوت لینے جا رہے ہیں وہ کلب علی اور زید ہی سیل کروائینگے وہ بھی ہماری ہی ٹیم کا حصہ ہے اور میں سب کی لیڈر ہوں اور آج اس کلب کا سیل ہونا بہت بڑا دھچکا ہے چوہان کے لئے جو کہ میں اسے دونگی میں نے سر سے کہہ کر یہ کیس جان بوجھ کر لیا تھا کیونکہ یہ کیس میری زندگی سے جڑا ہے اور اس کیس کو حل کرتے ہوئے مجھے بہت سے ایسے ثبوت ملینگے جن کی مجھے تلاش ہے اور پھر میں وہ ثبوت سب اپنوں کے سامنے پیش کر کے اپنوں میں چھپے سانپوں کا پردہ فاش کرونگی ایسا نہیں ہیکہ مجھے نہیں معلوم کے

کون آستین کا سانپ ہے بلکہ مجھے سب پتہ ہے تمام تلخ حقیقت سے آگاہ ہوں میں لیکن بس ثبوت کی تلاش ہے اس کے بعد دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائیگا۔

مزدلفہ تجھے کیسے پتہ کہ علی بھائی اور زید بھی اپنی ٹیم کا حصہ ہیں کیا علی بھائی نے بتایا تجھے کہ وہ کیا کام کرتے ہیں یا پھر تو نے اپنے بارے میں انکو بتادیا سب کچھ ؟مزدلفہ کے کہنے پر وردہ نے اس سے پوچھا۔

نہیں وردہ میں نے علی کو کچھ نہیں بتایا اور رہی بات علی کی تو وہ مجھے بہت پہلے سے پتہ ہے جب وہ یہ سب جوائن کر رہے تھے مجھے تب سے پتہ ہے لیکن میں نے علی کو کچھ نہیں بتایا اور نا ہی بتانے کا ارادہ رکھتی ہوں جب وقت آئیگا سب کچھ پتا پڑھ جائیگا اور ہاں پرسوں میٹینگ ہے سر نے بلایا ہے کیونکہ انہوں نے یہ کیس میرے حوالے کر دیا ہے اس لئے وہ سب کو اس بات سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں اس لئے خود کو کور کر کے آنا تاکہ کوئی تمہیں پہچان نا سکے خاص کر کے علی اور زید بھائی۔

ہمم ٹھیک ہے پھر پرسوں ساتھ چلینگے ابھی تو اپنی منزل آگئی اس لئے جس کام کو کرنے آئے ہیں پہلے وہ کرتے ہیں۔

مزدلفہ کے کہنے وردہ نے سامنے دیکھ کر کہا جہاں کچھ ہی دور کلب تھا مزدلفہ نے کلب سے تھوڑی گاڑی روکی اتنے میں باقی گاڑیاں بھی وہاں آکے رکی جن میں سے انکی ٹیم کے بندے اترے اور پھر وہ سب اللہ کا نام لیکر اپنی منزل کو پانے چل دیے۔

وردہ تم بیسمنٹ میں جاؤ جلدی میں کنڑول روم میں جا رہی ہو۔

مزدلفہ نے وردہ سے کہا تو وہ سر اثبات میں ہلاتی بیسمنٹ کی طرف چل دی اور مزدلفہ کنڑول روم کی طرف چل دی چونکہ انکو اس کلب کے نقشے سے سب رستے معلوم تھے اس لئے انکو کسی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا کیونکہ وہ پوری تیاری سے آئے تھے جبکہ باقی سب اپنے اپنے کام سرانجام دے رہے تھے۔

کون ہو تم اور یہاں کیسے آئی آہہہہ۔۔۔

مزدلفہ جیسے ہی کنڑول روم میں داخل ہوئی تو سامنے کرسی پر بیٹھا شخص اس کو دیکھ کر چلاتے ہوئے کہنے لگا چونکہ میوزک بہت لاؤڈ تھا اس لئے باہر اسکے چلانے کی آواز نہیں گئی اور پھر مزدلفہ نے اپنی سائلینسر لگی گن سے ایک گولی سامنے کھڑے شخص کی کھوپڑی

میں اتار دی اور پھر اسکو کنٹرول روم کے دائیں طرف بنے واشروم میں لاک کیا اور سارے کیمرے ہیک کرنے لگی۔

جبکہ دوسری طرف وردہ بیسمنٹ میں پہنچ چکی تھی اور ہر سامنے آنے والے شخص کو موت کے گھاٹ اتارتی سامنے بنے روم کی طرف بڑھی جس کا دروازہ ادھ کھلا تھا چونکہ وردہ کی گن پر سائیلینسر لگا تھا اس وجہ سے کوئی بھی الرٹ نہیں ہوا اور وہ اپنی مستی میں نشے میں جھوم رہے تھے۔

ابے کون ہے تو اور یہاں کیا کر رہی ہے ہاں۔

ایک ہٹا کٹا آدمی جس کی عمر تقریباً 50 سال تھی وردہ کو اپنے سامنے دیکھ کر نشے میں جھومتے ہوئے گھورتے ہوئے کہنے لگا جبکہ مزدلفہ کی نظر اسکی بیلٹ میں لگی چابی کے گچھے کی طرف تھی جو کہ یقیناً ان جیلوں کی تھی جن میں معصوم بچے اور لڑکیاں قید تھی۔

ابے تو نے اپنی ماں کو نہیں پہچانا چل کوئی بات نہیں اب میں تیری ملاقات حوروں سے کرواتی ہو وہاں جا کر مزے سے جھومیو۔

وردہ اس آدمی کو نشے میں دیکھ کر طنزیہ کہا اور وہاں بیٹھے پانچوں افراد کو جہنم واصل کیا اور جلدی سے چابی لیکر وہاں سے روانہ ہوئی۔

کچھ لوگ نقاب میں یہاں چھپکے سے داخل ہوئے ہیں MS ،

مزدلفہ جو کہ کمپوٹر کو دیکھ رہی تھی جہاں 80 فیصد ہیکنگ ہو چکی تھی کان میں لگے آلے سے سعد کی آواز پر چونکی۔

اور شٹ جلدی جلدی کرو سب کہیں ایسا نہ ہو علی مجھ سے پہلے وہ کام کر جائے جو میں یہاں کرنے آئی ہوں۔

سعد کے بتانے پر مزدلفہ سمجھ چکی تھی کہ علی اور زید کی ٹیم بھی یہاں پہنچ چکی ہے اس لئے اپنے سر پر مارتی ہوئے بڑبڑائی۔

زید میں کنڑول روم میں جارہا ہوں تاکہ کیمرے ہیک کر سکوں تو بیسمنٹ میں جا کر بچوں کو یہاں سے نکال۔

علی نے زید سے کہا تو وہ سر اثبات میں ہلاتا بیسمنٹ کی طرف چلا گیا اور علی نے کنڑول روم کا رخ کیا۔

علی ابھی کنڑول روم سے کچھ قدم دور ہی تھا کہ اسکی کسی سے ٹکر ہوئی جس سے اسکا ماسک اتر گیا اور ابھی وہ کچھ سمجھتا کہ کسی نے اسے ساتھ میں بنی راہداری کی طرف کھینچا اور مخصوص رگ دبا کر بیہوش کر دیا۔

مزدلفہ جو کہ ہیکینگ پوری ہوتے ہی کنڑول روم سے باہر آئی تھی کسی وجود سے ٹکرائی جسکا سامنے کھڑے وجود کا ماسک اتر گیا مزدلفہ جلدی سے وہاں سے جانے لگی کیونکہ وہ علی کو پہچان گئی تھی ابھی وہ دو قدم ہی چلی تھی کہ اسکے دماغ میں کلک ہوا کوئی علی دیکھ چکا ہے اور اسکا شک درست نکلا کیونکہ سامنے دو شخص گن تانے علی کو کنڑول روم کے قریب دیکھ چکے تھے تو مزدلفہ نے جلدی سے علی کو ساتھ والی راہداری میں کھینچا اور اسکو بے ہوش کر کے ساتھ بنے اسٹور روم کے صوفے کے پیچھے لٹا دیا۔

ابے دیکھ کہاں گیا ابھی تو یہیں تھا یقیناً اس نے کچھ کیا ہے ہمیں کنڑول روم دیکھنا چاہئے اسکا چہرہ تو ہم دیکھ چکے ہیں اسے ہم بعد میں دیکھ لینگے۔

مزدلفہ نے کمرے کے باہر ان کی آواز سنی اور پھر انکے پلٹتے قدموں کی آواز سن کر سعد کو کان میں لگے آلے کے ذریعے کہا سعد کنڑول روم کے پاس بنی راہداری میں جو اسٹور روم

ہے اسکے صوفے کے پیچھے ایک شخص بے ہوش ہے اسے میری گاڑی میں پہنچاؤ بنا ہوش میں لائے اور اسے ایک خراش بھی نہیں آنی چاہیئے۔

سعد سے کہنے کے بعد اس نے گھڑی کی طرف دیکھا جہاں 2 : 45 ہو رہے تھے یعنی اسکے پاس صرف پندرہ منٹ باقی تھے مزدلفہ نے علی کو وہی چھوڑا اور سیکریٹ روم کی طرف بڑھی جہاں روم کے باہر دو گارڈ ٹہل رہے تھے ابھی وہ کوئی کاروائی کرتے کہ مزدلفہ نے بنا انہیں کچھ سمجھنے کا موقعہ دیے جہنم واصل کر دیا اور سیکریٹ روم کی طرف بڑھی جس کا دروازہ پاسورڈ سے کھلتا تھا۔

مزدلفہ اس پاسورڈ کو دیکھ کر استہزایہ ہنسی اور اپنی پوکٹ سے پاؤڈر نکال کر اسکی پیڈ پر ڈالا اور پھر اس کو ٹشو سے صاف کیا جس سے اس کی پیڈ پر انگلیوں کے پوروں کے نشان واضح ہو گئے مزدلفہ نے جلدی سے انہیں پریس کیا تو دروازہ کھل گیا مزدلفہ نے گھڑی میں ٹائم دیکھا تو اسکے پاس صرف دس منٹ تھے کیونکہ اگر دس منٹ میں مزدلفہ اس روم سے باہر نا نکلی تو دروازہ بند ہو جائیگا اور پھر کسی کے باہر سے پاسورڈ ڈالنے پر ہی کھلے گا۔

مزدلفہ نے جلدی سے اندر کمرے میں آکر ہر چیز چیک کی دیواریں بھی بجائیں لیکن اسکو کچھ نہ ملا مزدلفہ ابھی مایوس ہوتی کہ اسے سامنے لگی ایک پینٹنگ نظر آئی تو ایک دماغ میں ایک جھماکا ہوا۔

مزدلفہ جلدی سے اس پینٹنگ تک پہنچی اور اسکو ہٹایا تو اس کے سوچ کے مطابق وہاں ایک لاکر تھا مزدلفہ نے جلدی سے اس لاکر کے پاسورڈ کو ہیک کیا تو وہ لاکر کھل گیا مزدلفہ نے جلدی سے وہاں رکھی فائل اور لیپ ٹاپ اٹھایا اور ہیکنگ سسٹم ختم کر کے لاکر کو لاک کیا اور مزدلفہ نے گھڑی میں وقت دیکھا تو دروازہ بند ہونے میں صرف ایک سیکنڈ باقی تھا مزدلفہ نے جلدی سامان اٹھایا اور دروازے سے باہر بھاگی جبکہ مزدلفہ کے باہر نکلتے ہی دروازہ بند ہو گیا مزدلفہ نے ایک فاتحانہ مسکراہٹ سے سامنے پڑے گارڈز کی لاش کو دیکھا اور بیک ڈور سے نکلتی چلی گئی۔

جبکہ دوسری طرف زید جیسے ہی بیسمنٹ میں پہنچا تو اسکا استقبال قدم قدم پر پڑی لاشوں نے کیا زید نے سامنے کمرے کی طرف دیکھا جس کا دروازہ آدھا کھلا ہوا تھا زید جلدی سے وہاں پہنچا تو وہاں بھی پانچ لاشیں پڑی تھی زید جلدی سے جیلوں کی صورت بنے قید خانوں کی طرف بھاگا تو وہاں سارے جیل کھلے ہوئے تھے اور سب خالی تھے زید تھوڑا اور آگے

گیا تو اسکو وجود بیک ڈور سے باہر نکلتا وجود نظر آیا جو کہ وردہ کا تھا جو اپنا سارا کام کر کے گاڑی میں ان بچوں اور بچیوں کے ساتھ بیٹھ کر جا چکی تھی زید وردہ کے پیچھے بھاگا لیکن وہ وہاں سے جا چکی تھی۔

پلین سکسیسفل۔۔۔۔۔یس MS ۔

مزدلفہ کے پوچھنے پر سب نے یک زبان ہو کر کہا اور سب اپنے اپنے ٹھکانوں کی طرف چل دیے جبکہ مزدلفہ کے حکم کے مطابق علی ہوش و حواس سے بیگانہ بیک سیٹ پر لیٹا ہوا تھا۔

WD I M G T FM W AA.

(وردہ میں علی کے ساتھ فارم ہاؤس جا رہی ہوں)۔

مزدلفہ نے وردہ کو مختصر لفظوں میں آگاہ کیا اور گاڑی فل اسپیڈ میں آگے بڑھا دی کیونکہ صبح ہونے سے پہلے اسے فارم ہاؤس پہنچنا تھا اور علی کو منظر سے غائب کرنا تھا کیونکہ وہ لوگ علی کو دیکھ چکے تھے وہ چاہتی تو انکو مار سکتی تھی لیکن یہ بھی مزدلفہ کے پلان کا حصہ تھا جو کہ کامیاب ٹھہرا لیکن اب اسے علی کو بھی محفوظ کرنا تھا کیونکہ وہ علی کے معاملے میں کوئی رسک نہیں لے سکتی تھی۔

مزدلفہ نے اپنے ذہن میں تمام سوچوں کو جھٹکا اور فل اسپیڈ میں گاڑی اپنی منزل کی طرف بڑھادی۔

مزدلفہ مسلسل چار گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد فارم ہاؤس پہنچی اور پھر گارڈ کی مدد سے علی کو روم میں لٹایا اور عبایا وغیرہ اتار کر وضو کرنے باتھ روم چلی گئی دو منٹ بعد وضو کر کے آئی اور فجر کی نماز کے ساتھ دو رکعت شکرانے کی پڑھی اور دعا کر کے قرآن اور اذکار پڑھے اور کیچن میں چلی گئی۔

چونکہ صبح کے سات بج رہے تھے تو وہ ناشتہ بنانے لگی ابھی وہ ناشتہ بنا ہی رہی تھی کہ کمرے سے علی کی آوازیں نے لگی۔

مزدلفہ سارے کام چھوڑ کر کمرے کی طرف بڑھی۔

کیا ہوا علی آپ ٹھیک ہیں؟

مزدلفہ نے علی کو سر پکڑ کر بیٹھا دیکھ پوچھا۔

میں کہاں ہوں اور آپ یہ ہمارا کمرہ تو نہیں کونسی جگہ ہے اور کون لایا مجھے یہاں؟ علی نے مزدلفہ کو دیکھتے ہوئے سوالوں کی بوچھاڑ کر دی۔

ریلیکس علی ہم فارم ہاؤس میں ہیں اور آپ مجھے یہ بتائیں پ کلب میں کیا کر رہے تھے۔

مزدلفہ نے علی کی بات کو اگنور کرتے مصنوعی گھورتے ہوئے پوچھا۔

اور آپ کو کیسے پتہ میں میں کلب میں تھا؟

مزدصکے پوچھنے پر علی نے جواب دینے بدلے سوال کیا۔

زید بھائی نے بتایا تھا اور وہ ہی چھوڑ کر گئے تھے آپ کو آپ بے ہوش تھے۔

علی کے کہنے مزدلفہ نے جھوٹ کہا(سوری علی میں نے آپ سے جھوٹ بولا لیکن میں ابھی آپ کو سچ بھی نہیں بتا سکتی مزدلفہ نے دل میں علی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا)۔

وہ میں کسی دوست سے ملنے گیا تھا۔

مزدلفہ کے ہو چھن ءپر علی نے اس سے نظریں چراتے ہوئے جھوٹ کہا۔

تو آپ بیہوش کیوں ہوئے کہیں آپ نے۔۔۔۔۔۔

نہیں نہیں میں نے کبھی اس چیز کو منہ نہیں لگایا لیکن مجھے کسی نے وہاں بیہوش کر دیا تھا کوئی نقاب تھا لیکن میں اسکو نہیں جانتا ہو سکتا ہے اس نے غلط فہمی میں کر دیا ہو چھوڑ وان باتوں کو ج ہم نے یونی جانا تھا نا۔۔

مزدلفہ کی ادھورے بات کا مطلب سمجھتے ہوئے علی نے فوراً گول مول مختصر سی صفائی دی اور بات بدل دی۔

ہاں جانا تو تھا لیکن ہم اب کچھ دن یہیں رہینگے۔

کیوں خیریت؟ مزدلفہ کے کہنے پر علی نے آئیبرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔

ہاں بس میرا دل کر رہا تھا ادھر آنے کا یہ بابا کا فارم ہاؤس تھا ہم ہر اتوار یہاں آتے تھے لیکن اس کے بارے میں کسی کو علم نہیں سوائے ہماری فیملی کہ اور اب صرف مجھے اور زید بھائی کو پتہ ہے اور آخری دفعہ ہم میرے نکاح سے پہلے آئے تھے اور بابا کے انتقال کے بعد میں نے کبھی اس فارم ہاؤس کا کسی سے ذکر کیا اور نا ہی یہاں کبھی آئی لیکن اب میرا دل کر رہا تھا تو میں آپکے ساتھ آگئی۔

اچھا چلو اب باتوں سے ہی پیٹ بھرنا ہے یا ناشتہ بھی ملیگا؟

علی نے مزدلفہ کو مسلسل بولتا دیکھ منہ بسورتے ہوئے کہا۔

بلکل ملیگا بلکہ میں بنا بھی چکی کو آپ فریش ہو جائیں پھر ناشتہ کرتے ہیں۔

ٹھیک ہے۔۔مزدلفہ کے کہنے پر علی کہا اور اسکے ماتھے پر بوسہ دیکر واشروم چلا گیا تو مزدلفہ بھی کیچن کی طرف چلی گئی۔

علی آپ کو ہارس رائیڈنگ آتی ہے؟

مزدلفہ اور علی ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے مزدلفہ علی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

جی بلکل آتی ہے تمہیں آتی ہے؟

علی نے مزدلفہ کی بات کا جواب دیتے ہوئے سوال کیا۔

ہاں بہت اچھی آتی ہے پھر کیوں نا ایک ریس ہو جائے۔

علی کے پوچھنے پر مزدلفہ نے پر جوش لہجے میں کہا۔

یہاں اصطبل ہے کیا؟مزدلفہ کے کہنے پر علی نے پوچھا۔

جی ہے آپ کو پتہ ہے میں مما بابا اور زید بھائی مل کر دیا لگاتے تھے ایک گھوڑے پر بھائی اور ماما ہوتے تھے اور دوسرے پر میں بابا اور ہر دفعہ میں اور بابا جیت جاتے تھے تو زید بھائی کو بہت چیڑاتی تھی تو ماما کو میری شکایت کرتے اور پھر جب مما مجھے ڈانٹنے لگتی تو بابا کے پاس بھاگ جاتی اور پھر بابا مما کو مجھے ڈانٹنے نہیں پھر زید بھائی بابا سے ناراض ہو جاتے پھر بابا زید بھائی کو منانے کے لئے کبھی انکے لئے روئے لاتے یا خود اپنے ہاتھوں سے لنچ یا ڈنر بناتے

اور پھر ساتھ میں میرا بھی فائدہ ہو جاتا اگر بھائی ٹوئے آتے تو بابا میرے بھی ساتھ لاتے اور آپ کو پتہ ہے مجھے اور زید بھائی کو رائیڈ نگ بھی زید بھائی نے سیکھائیں ہے۔

مزدلفہ علی کو پر جوش ہو کر بتا رہی تھی جبکہ علی اسکو غور سے سن رہا تھا شاید بہت سالوں بعد کوئی اپنا ملا تھا جس سے وہ سب کچھ شئیر کرنا چاہتی تھی۔

اچھا اب ناشتہ تو کرو باتوں کے چکر میں ناشتہ بھول گئی۔

مزٹکو مسلسل بولتا دیکھ علی نے اسے ناشتے کی طرف اشارہ کیا جو کہ ایسا کہ ایسا ہی رکھا تھا۔

نہیں بس اب میرا دل نہیں کر رہا میں نہیں کھا رہی۔

تھپڑ کھاو گی اب میرے ہاتھ سے شرافت سے چپ چاپ ناشتہ کرو پانچ منٹ کے اندر اندر فینیش کرو سارا ناشتہ ورنہ بہت پٹو گی۔

آپ مارو گے مجھے ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔

علی کے کہنے پر علی نے یقین سے کہا۔

اچھا بڑا یقین ہے مجھ پر لیکن اگر اس طرح کی حرکتیں کی تو میں ایک آدھ لگا بھی دونگا اس لئے شرافت سے ناشتہ کرو۔

اگر نہیں کروں تو؟ مزدلفہ نے علی کو رنگ کرتے ہوئے کہا۔

مزدلفہ پانچ منٹ میں فنش کرو ناشتہ۔

اچھا نامزاق کر رہی تھی آپ تو غصہ ہی ہو گے۔

علی کے تھوڑے غصے سے کہنے رمنہ بسورتے ہوئے کہا اور برے برے منہ بناتی ناشتہ کرنے لگ گئی۔

میری کیوٹی پائے۔۔۔۔ علی مزدلفہ کا گال کھینچتے ہوئے کہا۔

ہاں بس اب جانور بنانے کسر باقی رہ گئی تھی۔

علی کے گال کھینچتے مزدلفہ نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا۔

اچھا چلو ہارس رائیڈ نگ کرتے ہیں۔

علی نے مزدلفہ کو ہاتھ پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا جو کہ ناشتہ کر چکی تھی۔

ارے علی برتن تو دھونے دیں۔

بعد میں دھو لینا بھاگے نہیں جا رہے برتن۔

مزدلفہ کے کہنے پر علی نے کہا اور دونوں اصطبل کی طرف چلے گئے۔

علی یہ وائٹ گھوڑی میری اور یہ بلیک والا گھوڑا آپ کا۔

مزدلفہ نے علی کو اصطبل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

چلو ٹھیک ہے لیکن میری ایک شرط ہے۔

علی نے گھوڑے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

کیسی شرط؟ علی کے کہنے پر مزدلفہ نے پوچھا۔

کہ اگر میں جیتا تو آپ کو میری بات ماننی ہو گی اور اگر میں جیتا تو آپ جو چاہو مجھ سے کروالینا۔

مزدلفہ کے پوچھنے پر علی اسے بتایا۔

ٹھیک ہے منظور ہے۔مزدلفہ نے علی سے کہا اور پھر دونوں نے گھوڑے دوڑا دے۔

یاہووووں۔۔۔۔

اب میں جیتی ہو تو اب میں رات میں آپ سے جو پوچھو نگی آپکا بتانا ہو گا۔

ٹھیک ہے بھئی ہم اپنے وعدے سے نہیں پھرتے۔

اچھا چلیں ظہر کا وقت ہو رہا ہے پہلے لنچ بناو گی اتنے میں ظہر کا وقت ہو جائیگا پھر نماز پڑھو نگی۔

اچھا چلو ٹھیک ہے چلو۔

مزدلفہ کے کہنے پر علی نے کہا اور دونوں گھر کی طرف چل دیے۔

علی مجھے آپ سے کچھ پوچھنا تھا اور مجھے امید ہے آپ مجھے سب سچ سچ بتائیں گے۔

علی اور مزدلفہ ابھی ڈنر کر کے روم میں آئے تھے کہ مزدلفہ نے علی سے کہا۔

جی پوچھو اور میں کیوں آپ کو جھوٹ کہنے لگا اور کب سے۔

مزدلفہ کے اس طرح کہنے پر علی نے آئی رو اچکاتے ہوئے پوچھا۔

مجھے کیا پتہ یہ بات تو آپ خود سے پوچھیں کہ کب اور کیوں آپ نے مجھ سے جھوٹ بولا ہے۔

علی کے کہنے پر مزدلفہ نے مصنوعی گھورتے ہوئے کہا۔

اچھا چھوڑو یہ بتاؤ کیا پوچھ رہی تھی۔

مزدلفہ کے دوٹوک کہنے پر علی نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

میں یہ پوچھ رہی تھی کہ آپ کو کیسے پتہ چلا کہ میں ہی آپ کی گڑیا ہوں حلانکہ آپکی نظر میں تو میں مر چکی تھی۔

مزدلفہ نے علی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

میں نے جب تمہیں پہلے دن یونی میں دیکھا تھا مجھے تمہاری آنکھیں دیکھ کر مجھے اپنی گڑیا کی یاد آگئی تھی مجھے پتہ نہیں کیوں ایسا لگتا تھا کہ تم میری گڑیا ہی ہو لیکن میں خود جھٹک دیتا پھر جس دن سر نے ہمیں کلاس سے باہر نکالا تھا اس دن میں نے اور زید دونوں نے تمہاری باتیں سنی تھی تو مجھے میرا شک یقین میں بدلتا ہوا نظر آیا پھر میں نے زید سے کہہ کر تمہاری ساری انفرمیشن نکلوائی تو مجھے یقین ہو گیا تھا تم وہی ہو لیکن پھر بھی میں نے چاچو کے ایکسیڈینٹ والے دن کی ساری ڈیٹیل نکلوائی اور ہر چیز پر غور کیا تو مجھے یہ بات پتہ چلی کہ تم تو

گاڑی میں تھی ہی نہیں مجھے اور پکا یقین ہو گیا اور پھر اسکے اگلے دن ہی مجھے کوریئر کے ذریعہ ایک لفافہ ملا جس میں صاف لکھا تھا کہ تم ہی میری گڑیا ہو لیکن عجیب بات یہ تھی کہ اس پر نہ کوئی نام وغیرہ نہ تھا اور پھر اس لفافے کو دیکھ کر میرے یقین ہر مہر لگ گئی۔

مزدلفہ کے کہنے پر علی نے اسے سب سچ سچ بتا دیا۔

ہمم ٹھیک ہے اب اور سوال۔

مزدلفہ نے علی کو دیکھتے ہوئے مسکین سا منہ بنا کر کہا۔

جی آپ کا حکم سر آنکھوں پر حکم کیجئے غلام حاضر ہے۔

مزدلفہ کے کہنے پر علی نے سر کو خم دیتے ہوئے شرارتی لہجے میں کہا۔

آپ کل کلب میں کیا کر رہے تھے۔

مم۔۔۔دیکھیں علی اگر پ سچ بتائیں تو بتائیگا ورنہ مرضی ہے آپکی کیونکہ میں آپ ہر شہ نہیں کر رہی لیکن میں آپ کے صفائی دینے پر بلکل بھی مطمئین نہیں ہوئی تھی کیونکہ بچپن کی طرح آج بھی آپ مجھ سے جھوٹ بولتے ہوئے نظریں چراتے ہیں اور آج بھی میں آپ کے جھوٹ کو پہچانتی ہو اس لئے پلیز مجھ سے جھوٹ نہیں بولئیگا۔

علی ابھی کچھ بولتا کہ مزدلفہ نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

ٹھیک کہا میں آپ سے جھوٹ نہیں بولوں گا کیونکہ میں واقعی آپ سے جھوٹ نہیں بول سکتا اور نہ ہی میں بولنا چاہتا ہوں کیونکہ مجھے آپ سے جھوٹ بول کر بلکل بھی اچھا نہیں لگتا اس لئے سچ ہی کہونگا میں وہاں مشن پر گیا تھا کیونکہ میں آئی ایس آئی میں ہو آپ میری شریکِ حیات ہو اس لئے آپ کو بتا رہا ہوں مجھے امید

ہے آپ میری بات کا پردہ رکھو گی اور ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا کیونکہ کل میری چیف سے میٹینگ ہے جس میں یہ والا کیس میں کیسی اور کو بھی انوالو کرنے والے ہیں اور کیس کے مطعلق کچھ باتیں ڈسکس ہو گی اس لئے ہمیں کل صبح ہی یہاں سے نکلنا ہو گا۔

ہمم ٹھیک ہے اور مجھے خوشی ہوئی آپ نے مجھے سچ بتایا اور مجھے راز رکھنے آتے ہیں۔

علی کے کہنے پر مزدلفہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

کیا تم خوش نہیں ہو میری جاب اور اگر یہاں رکنا چاہتی ہو تو ہم پھر آجائیں گے لیکن ابھی جانا پڑیگا پلیز ناراض تو نہ ہو۔

علی نے مزدلفہ کو کوئی ریئکٹ نہ کرتے دیکھ پریشانی سے کہا۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے بلکہ مجھے خوشی ہوئی ہ کی جاب کا سن کر اور میں آپ سے بلکل بھی ناراض نہیں ہوں اور اب مجھے نیند آرہی ہیں سو جائیں پھر صبح جلدی نکلنا ہے۔

مزدلفہ نے علی سے کہا اور رات کے اذکار پڑھ کر سونے کے لئے لیٹ گئی تو علی بھی کچھ دیر میں سو گیا۔

مزدلفہ جو کہ آنکھ بند کر کے لیٹی ہوئی تھی علی کے سوتے ہی اٹھی علی کے آگے ہلایا چیک کیا لیکن وہ گہری نیند میں تھا مزدلفہ علی کے سونے کا یقین کرتی اپنا عبایا وغیرہ پہن کر دبے قدموں باہر نکلی اور اب اسکا رخ فارم ہاؤس کی پچھلی جانب تھا جہاں چوہان کا بیٹا قید تھا۔

آپ نے مجھے یہاں قید کیا ہوا ہے پورا ایک دن ہو گیا میرے گھر والے پریشان پورے ہونگے اور آخر آپ ہیں کون میں تو آپ کو نہیں جانتا پھر کیوں قید کیا ہے آپ کے مجھے آپ کے حجاب اور نقاب کو دیکھ کر تو نہیں لگتا کہ آپ اس طرح کی لڑکی ہیں تو پھر مجھے کرنے کا مقصد۔

مزدلفہ کے کمرے میں گھستے ہی شارق چوہان برس پڑا۔

دیکھیں پہلے پ ریلیکس ہو کر ہانی پیئے اور میری تحمل سے سنیں مجھے بہت کچھ آپ کو ایسا بتانا ہے جس سے آپ ناواقف ہے اور آپ کے گھر کے ایک فرد کی زندگی آپ کے ہی گھر والوں نے اس پر تنگ کر رکھی ہے میں آپ کو ثبوت کے ساتھ سب بتاونگی بھی اور دیکھاؤنگی بھی اس لئے بھائی آپ سے گزارش ہیکہ آپ میری بات تحمل سے سنیگے۔

شارق کے برسنے پر مزدلفہ نے اسے ریلیکس کرتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے آپ کہیں جو کہنا ہے میں سن رہا ہوں۔

مزدلفہ کے کہنے پر شارق نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا یہ ایک بہت ہی خوبصورت اور کشادہ روم تھا جہازی سائز کا بیڈ اسکے سامنے اسٹائیلش سی ڈریسنگ ٹیبل اور دائیں جانب بہت وارڈروب تھی جو کہ دیوار میں بنی ہوئی تھی اس اور بائیں جانب صوفے لگے ہوئے تھے اور اس تھوڑے فاصلے پر باتھروم کا دروازہ تھا شارق کے بیٹھتے ہی مزدلفہ بھی سامنے رکھے صوفے پر بیٹھ گئی۔

پہلے میں پ کو ساری کہانی خود بتاونگی اور پھر آپ کو ثبوت دیکھاؤنگی لیکن میں وہ ثبوت آپ کو دونگی نہیں اور پھر آپ آزاد ہیں۔

ٹھیک ہے۔۔۔مزدلفہ کے کہنے پر شارق سر اثبات میں ہلاتے ہوئے کہا۔

دیکھیں جو پ کے گھر میں ادیبہ ہے اسکے ساتھ بہت بڑا سلوک ہے پ کے گھر والوں کا اور پ جانتے ہیں اسکو آپ کے سامنے بھی نہیں آنے دیا جاتا کیونکہ آپ کے ماں باپ اور بہنوں کو ڈر ہیکہ وہ آپ کو سب کچھ نہ بتادے ہر قسم کی مار اور ہر قسم کا ٹوچر اسے کیا جاتا ہے مختصر بات یہ ہیکہ میں آپ کو آزاد کر دونگی لیکن ایک شرط پر۔

مزدلفہ نے شارق کو دیکھتے ہوئے کہا۔

کیا شرط ہے آپ کی اور میں نہ مانو تو۔

مزدلفہ کے کہنے پر شارق نے آئی رو اچکاتے ہوئے کہا۔

میری شرط یہ ہیکہ آپکا آج ہر حال میں ادیبہ سے نکاح کرنا ہوگا اور شرط تو آپ کو ہر حال میں ماننی ہی ہوگی کیونکہ اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو آپ کا باپ ہی آپ کی محبوبہ کی بولی لگا چکا ہے اور اگر آپ نے اسکی حفاظت نہ کی تو آپ کا باپ اسے درندوں کے حوالے کر دیگا۔

دماغ خراب ہو گیا ہے آپکا یہ کیسی بات کر رہیں ہیں آپ میں پ سے عزت سے پیش آرہا ہوں اس لئے کچھ بھی بولینگی اور میں چپ چاپ سنتا رہونگا زبان سنبھال کر بات کریں۔

مزدلفہ کی بات پر شارق نے بھڑکتے ہوئے کہا۔

ابھی جو آپ نے کہا نا کہ آپ مجھ سے عزت سے پیش آرہے ہی تو یہ آپکی تربیت کا اثر ہے جو کہ آپکی اس ماں نے کی ہے جسکا آپکے اصل ظالم ماں اور اصل ظالم باپ نے بے رحمی سے قتل کر ڈالا۔

خیر مجھے پتہ تھا آپ میری بات کا یقین نہیں کرینگے اس لئے میرے پاس ثبوت بھی ہیں یہ دیکھیں۔

مزدلفہ نے شارق کو غصے میں دیکھ شائستگی سے کہااور موبائل میں ایک ویڈیو آن کر کے شارق کو دیکھائی جبکہ شارق جیسے جیسے وہ وڈیو دیکھ رہا تھا اسکی دماغ کی رگیں غصے سے پھول رہی تھی۔

اگر اب بھی آپ میری شرط نہیں مانے گیں تو یاد رکھیں پھر مجے کوئی اور راستہ اختیار کرنا پڑیگا لیکن اس میں ادیبہ کے کردار پر سوال اٹھینگے لیکن اس کا سودا میں نہیں ہونے دونگی کیونکہ وہ بہت معصوم ہے۔

مزدلفہ نے شارق کو کچھ نہ بولتا دیکھ کہا۔

شکریہ گڑیا آپکا بہت بہت کی آپ نے صحیح وقت پر مجھے آگاہ کر دیا کیونکہ ادیبہ شروع سے ہی میری تھی میں شروع سے ہی اسے پسند کرتا ہوں لیکن میں صحیح وقت لے انتظار میں تھا اور شاید ابھی ہی صحیح وقت ہے میں آج ہی اسکو اپنا نکاح میں لونگا گڑیا میں آپ کا شکریہ نہیں ادا کر سکتا اور اب مجھے اجازت دو کہ میں اپنی عزت کو درندوں سے بچا سکوں۔

ٹھیک ہے بھائی آپ جائیں اور اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو اپنی بہن کو یاد کیجئیگا۔

مزدلفہ نے شارق سے کہا تو وہ سر اثبات میں ہلاتا چلا گیا تو مزدلفہ نے گارڈ کو اشارہ کیا جسکو سمجھتے ہوئے وہ بھی شارق کے پیچھے چلے گئے۔

مزدلفہ بھی ایک گہری سانس بھرتی واپس اپنے روم جانے کے لئے پلٹی اسکو یقین تھا کہ علی ابھی تک سو رہا ہو گا کیونکہ اس نے علی کی کافی میں نیند کی گولی چلادی تھی۔

مزدلفہ جس طرح دبے قدموں سے گئی تھی ویسے ہی واپس آئی اور عبایا وغیرہ اتار کر اپنے جگہ پر سونے کے لئے لیٹ گئی اور تھوڑی دیر میں ہی نیند کی وادی میں اتر گئی۔

آپکی میٹینگ کتنے بجے ہیں؟

علی اور مزدلفہ فارم ہاؤس سے نکل چکے تھے اور اب گاڑی میں بیٹھے مزدلفہ نے علی سے سوال کیا۔

دو بجے ہے ابھی میں گھر جاؤنگا ورنہ مما پریشان ہو جائینگی اور اگر تم چاہو تو گھر چل سکتی ہو مما سے بھی مل لینا بابا تو بزنس ٹور پر لندن گئے ہیں۔

علی نے مزدلفہ کو بتانے کے ساتھ ساتھ آفر بھی کی۔

نہیں آپ اپنے گھر اتر جانا مجھے وہاں سے کہیں جانا ہے شام کو گھر آ جائیگا اگر آئیں تو۔

ہمم یہ ٹھیک ہے پھوپھو بھی کافی وقت سے بلا رہی ہیں شام میں مما کو ساتھ لیکر آؤنگا۔

مزدلفہ کے کہنے پر علی نے ہنکارا بھرتے ہوئے کہا۔

چلو بھئی میرا گھر اور آپ کا سسرال آ گیا اور بہت جلد آپ اس گھر میں میری بیوی کی حیثیت سے آنے والی ہیں جسکا مجھے بے صبری سے انتظار ہے۔

علی نے اپنے گھر کے باہر گاڑی روکتے ہوئے کہا۔

اتنے بے صبرے نہ ہو اور فلحال گاڑی سے اتریں اگر مجھے یہاں کسی نے دیکھ لیا تو مسئلہ ہو جائیگا چلیں جائیں اسلام علیکم۔

وعلیکم سلام انسان اتنا بھی بے مروت نہیں ہوں چاہیئے۔

مزدلفہ کے کہنے پر علی نے منہ بناتے ہوئے کہااور گھر کے اندر چلا گیا جبکہ پیچھے مزدلفہ نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور اب اسکا رُخ اپنے آفس کی طرف تھا۔

مزدلفہ جیسے ہی اپنی پروقار چال چلتی ہوئی آفس میں داخل ہوئی تو تمام اسٹاف نے احتراماً کھڑے ہو کر سلام کیا جس کا اس نے سر کو ہلکی سی جنبشن دیکر جواب دیااور اپنے کیبین کی طرف بڑھ گئی۔

انکل کیا حال ہے آپ کے آپکی فیملی کے اور آفس کے اور میری غیر موجودگی میں کتنااور کیا کیا کام ہوا ہے اور کونسا کام ابھی ہو رہا ہے اور کس چیز میں کتنا پیسہ خرچ ہوا ہے اور کتنا پروفٹ ہوا ہے مجھے سب کی فائل چاہیئے پندرہ منٹ کے اندر اندر۔

مزدلفہ نے اپنے کیبین میں داخل ہوتے ہوئے مسٹر فیصل سے کہا جو کہ بہت قابلِ اعتبار تھے اور وہ اسکے بابا کے زمانے سے کام کر رہے تھے وہ کافی لویل تھے اور مزدلفہ کو اپنی بیٹی ہی مانتے تھے اور مزدلفہ بھی انکی بہت عزت کرتی تھی اور جب مزدلفہ نہیں ہوتی تو وہ ہی سارا آفس اسکے پیچھے سے سنبھالتے تھے۔

جی بیٹا میں بلکل ٹھیک ہوں اور فیملی بھی الحمدللہ ٹھیک ہے اور آفس بھی ٹھیک چل رہا ہے اور میں بھجواتا ہو آپکو ساری فائلز۔

فیصل صاحب نے مزدلفہ سے کہا اور باہر نکل گئے۔

پلیز ایک کپ بلیک کافی وتھ آؤٹ شوگر۔

مزدلفہ نے نے انٹر کام پر کافی کا آڈر دیا اور اپنا سیل فون اٹھا کر وردہ کو کال کرنے لگی۔

اسلام علیکم وردہ میری بات غور سے سن۔

وردہ کے فون اٹھاتے ہی مزدلفہ نے ڈائریکٹ اپنی بات کہی۔

وعلیکم سلام بول کیا کام ہے۔

میرے بات سن آج دو بجے میٹینگ ہے اس میٹینگ میں تو جائیگی میں نہیں آرہی اور تجھے بلکل چینج ہو کر جانا ہے دیھان رہے وہاں زید بھائی اور علی دونوں ہونگے کوئی بھی تجھے پہچان نہ سکے باقی میں چاچو سے بات کر لونگی وہ مجھے ایکسپوز نہیں کرینگے کیونکہ میں نہیں چاہتی ابھی میں فرنٹ پر آؤا بھی میں بیک پر رہ کر ہی اس کیس پر کام کرونگی۔

اچھا ٹھیک ہے میں دیھان رکھو نگی تو پریشان نہ ہو تجھے میں فرنٹ پر آنے بھی نہیں دو نگی کیونکہ پہلے ہی تیرے جان کے دشمن بہت ہیں اور اگر تو فرنٹ پر ہو گئی تو تیرے دشمنوں میں اور اضافہ ہو جائیگا اور میں تجھے یہ رسک نہیں لینے دو نگی ابھی تو بلکل بھی نہیں۔

شکریہ میری جان میری اتنی فکر کرنے کے لئے اور اب مجھے چاچو سے بات کرنی ہے اس لئے میں فون رکھ رہی ہو۔

چل ٹھیک ہے اللہ حافظ اور اسلام علیکم۔

مزدلفہ نے وردہ سے بات ختم کر کے فون رکھا اور چیف حیدر کا نمبر ڈائل کیا۔

اسلام علیکم چاچو کیا حال ہے؟

مزدلفہ نے حیدر صاحب کے کال اٹھاتے ہی سلام کرنے کے ساتھ انکا حال چال پوچھا۔

وعلیکم سلام میں بلکل ٹھیک اور میری گڑیا کیسی ہے اور کیسے یاد کر لیا اپنے چاچو کو آج اور آرہی ہو نہ میٹینگ میں۔

حیدر صاحب نے شکوہ کرنے کے ساتھ سوال کیا۔

نہیں چاچو میں نہیں آرہی اور آپ بس سب کو MS کی مختصر تفصیل بتائیں گے اور میں فرنٹ پر نہیں آؤ نگی کیونکہ میں نہیں چاہتی کہ علی یا زید بھائی کو میرے اس کام کے بارے

میں کوئی بھنک بھی پڑے اور اگر میں فرنٹ پر آگئی تو میرے دشمن اور بڑھ جائینگے اس لئے میں بیک پر کام کرونگی اپنے طریقے سے اور آپ مجھے اس کیس میں فری ہینڈ دینگے میں جو چاہو جیسا چاہوں کر سکتی ہوں آپ مجھے کسی چیز کے لئے نہیں روکینگے۔

ٹھیک ہے میر ابیٹا میں تمہاری بات کا مطلب خوب سمجھ رہا ہوں اس لئے تم جو چاہو کر سکتی ہو لیکن مجھ سے ایک وعدہ کرنا ہو گا کہ تم خود کو جان کر خطرے میں نہیں ڈالو گی میں اپنے بھائی جیسے دوست کے جگر کے ٹکرے کو کھونا نہیں چاہتا۔

ٹھیک ہے چاچو اب میں آپ سے بعد میں بات کرتی ہوا بھی میں آفس میں ہو اللہ حافظ اسلام علیکم۔

مزدلفہ نے فیصل صاحب کو اپنے کیبین میں آتا دیکھ اللہ حافظ کہہ کر فون رکھ دیا۔

وردہ وقت کے مطابق دو بجے حیدر انکل کے گھر پہنچ گئی تھی اور وہ سیکریٹ روم میں بیٹھے حیدر صاحب کے آنے کا انتظار کر رہے تھے میٹینگ روم میں وردہ کے علاوہ علی اور زید ہی تھے چونکہ وردہ نے حجاب کیا ہوا تھا اور ہاتھوں میں دستانے اور پیروں میں موزے پہنے

ہوئے تھے اس لئے علی اور زید نے ایک نظر کے بعد اسے نہیں دیکھا تھا اور وردہ جان کر کے ہی ایسی ڈریسنگ کر کے آئی تھی جس سے وہ دونوں اسکو پہچان نہ سکے۔

اسلام علیکم ایوری ون۔

حیدر صاحب نے کمرے سیکریٹ روم میں آتے ہی سلام کیا۔

وعلیکم سلام سر۔

حیدر صاحب کے سلام کرنے پر ان تینوں نے احتراماً کھڑے ہوتے سلام کا جواب دیا۔

جیسا کہ آپ سب کو پتہ ہے یہاں آج اس میٹینگ کا مقصد ہے چوہان کا کیس جو کہ ایک بہت خطرناک مجرم ہے جسکو 20 سال سے کوئی پکڑ نہ پایا اور جس نے اسکے خلاف جانے کوشش کی تو اسکو چوہان کے قبر میں اتار دیا یہ کیس میں نے اپنے قابل فخر میجر عرشیان علی اور زید قاسم شیخ کو دیا ہے لیکن آج میں ان دونوں کی ٹیم میں دو وجود کا اضافہ کرنے والا ہوں ایک ہے مس WD یہ جو آپ کے سامنے ہیں انہوں نے آج تک لیے ہر کیس پر اپنی جان کی بازی لگا کر اصل مجرم کو اسکے انجام تک پہنچایا ہے انکی پوسٹ مخفی ہے جو کہ وقت آنے پر آپ لوگوں کو پتہ چل جائیگی اور دوسرا وجود ہے مس MS وہ یہاں موجود نہیں ہے لیکن یہ کیس دراصل وہی سولو کرینگی اور جو وہ کہینگی آپ سب کو وہی

کرنا ہے اس کیس میں انکو فری ہینڈ حاصل ہے اور انکے نام کے سواء میں آپکو کچھ نہیں بتاؤنگا وہ ایک پراسرار شخصیت ہے جو کہ وقت آنے پر آپکے سامنے آئیگی اور مجھے امید ہے آپ لوگ بھی اپنی تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر انکی شناخت ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کرینگے لیکن وہ فرنٹ پر نہیں آئینگی اور نہ ہی آپ لوگوں سے ملاقات ہو گی وہ بس فون پر ہی آپ سب کو برفنگ دینگی امید ہے کسی کے پاس کوئی سوال نہیں ہو گا اور اگر ہے تو ابھی پوچھ لیں۔

نو سر۔۔

حیدر صاحب نے ان کو مزدلفہ اور وردہ کے بارے میں سب کچھ سمجھاتے ہوئے کہا جس پر انہوں نے ایک زبان ہو کر کہا اور میٹنگ برخواست ہوئی۔

مزدلفہ جو کہ آفس میں سر کھپا کر شام پانچ بجے گھر آئی تھی کیونکہ علی نے اسے میسج پر بتادیا تھا کہ وہ پھوپھو کے گھر کے لئے نکل رہے ہیں تو وہ بھی اپنا سارا کام سمیٹ کر جلدی سے گھر پہنچی۔

اسلام علیکم۔

مزدلفہ نے اپنی عادت کے مطابق گھر میں داخل ہوتے ہی سلام کیااور سامنے دیکھاتواسکی امید کے مطابق پھوپھواور تائی امی آپس میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی مزدلفہ انکو کو نظر انداز کر کے آگے بڑھی اب اسکورخ اپنے مماباباکے کمرے کی طرف تھاکیونکہ وہ جب بھی پریشان ہوتی تھی انکے کمرے میں جاکر نماز قرآن پڑھ کر وہی سو جاتی تھی اور ایسا کرنے سے وہ خود کو فریش فیل کرتی تھی۔

ابھی وہ اپنے مماباباکے کمرے کے دروازے پر ہی پہنچی تھی کہ اندر کا منظر دیکھ کر اسکی آنکھوں میں شرارے پھوٹنے لگے جہاں نتاشہ اس کے ماں باپ کے کمرے میں حق سے کھڑے ہو کر ان کی چیزوں کو چھو رہی تھی اور ساتھ ساتھ علی کو کچھ بتا رہی تھی جبکہ علی بیزار سامنہ بنائے اسکی بکواس سن رہا تھا۔

مزدلفہ دھاڑ سے دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی اور علی کو اگنور کرتے ہوئے نتاشہ کو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے لاؤنج میں لا کر پھوپھو کے قدموں میں پھینکا۔

کیا کر رہی تھی یہ وہاں کس کی اجازت سے گئی تھی بتائیں مجھے جواب دیں جب میں نے منع کیا ہے کہ دور رہیں مجھ سے اور میرے ماں باپ کے چیزوں سے تو کیوں نہیں سنتی میری

بات دے تو دیا ہے پورا گھر سب کچھ جہاں ناجائز حق سے دندناتے پھرتے ہیں اب اور کیا چاہیئے۔

مزدلفہ نتاشہ کو پھوپھو کے قدموں میں پھنک کر دھاڑی جبکہ علی اور تائی امی مزدلفہ کا یہ جنونی روپ دیکھ کر حیران اور پریشان تھے حالانکہ مزدلفہ نے نقاب نہیں ہٹایا تھا لیکن وہ پھر بھی پہچان گئے تھے کہ یہ مزدلفہ ہے۔

تمہاری یہ ہمت تم دو ٹکے کی لڑکی مجھ پر ہاتھ اٹھاؤ گی۔

چٹاخ۔۔۔۔۔

نتاشہ سب کے سامنے اپنی بے عزتی محسوس کرتی مزدلفہ کو ملعظات بکتے ہوئے تھپڑ مارنے آگے بڑھی ہی تھی کہ مزدلفہ کھینچ کر ایک تھپڑ اسکے گال پر مارا جسکی تاب نالاتے ہوئے وہ زمین بوس ہوئی۔

اپنی اوقات میں زبان سنبھال کر مجھ سے بات کرنا ورنہ گدی سے زبان کھینچ لونگی۔۔۔۔۔

مزدلفہ نتاشہ کا جبڑہ دبوچ کر غرائی۔

ہٹ پرے تجھے تو میں چھوڑونگی نہیں کیا حال کر دیا میری بیٹی کا منحوس ماری میں تیرا حشر نشر کر دونگی۔

نتاشہ کی حالت دیکھ کر پھوپھو ہوش میں آتی مزدلفہ پر جھپٹی اس سے پہلے کواسکو کوئی نقصان پہنچاتی مزدلفہ نے انکے ہاتھ جھٹک دیے۔

ان ہاتھوں کواور اپنی زبانوں کواپنے کنڑول میں رکھیں ورنہ کہیں ایسانہ ہو کہ بھول جاؤ کہ آپ مجھ سے بڑی ہیں اور اپنی اس بیٹی کو سمجھادیجئے گا کہ آئیندہ یہ یااس گھر کا کوئی بھی فرد مجھے اس پورشن کے ارد گرد بھی نظر آیا تو یادرکھئیگا پھر جو میں کرونگی نہ اس کا مجھے بھی اندازہ نہیں ہے اللہ حافظ چلتی ہوں۔

مزدلفہ نے انکو وارن کیااور اپنی ماما کے پورشن کے طرف چلی گئی جبکہ پیچھے علی کے لبوں پر اپنی شیرنی کو دیکھ کر تبسم بکھرا۔

کیا ہوا کیوں رو رہی ہو میری شہزادی تو اتنی بہادر ہے پھر آج یہ آنسو کیوں؟

علی جو کہ سب سے نظریں بچا کر مزدلفہ سے ملنے اس کے ماں باپ کے کمرے میں آیا تھا مزدلفہ کو جائے نماز پر بیٹھے روتے دیکھ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہنے لگا۔

نہیں کچھ نہیں بس مما بابا کی یاد آگئی تھی۔

چلو کوئی بات نہیں اٹھو یہاں سے اور اپر آکر بیٹھو۔

علی نے کہتے ساتھ ہی مزدلفہ کو جائے نماز سے اٹھا کر بیڈ پر بیٹھایا۔

مزدلفہ کبھی بھی آپ خود کو اکیلا نہیں سمجھنا کیونکہ آپ ہمیشہ ہر حال میں مجھے اپنے ساتھ پاؤ گی میں مانتا ہوں کہ میں چاچو اور چچی کی جگہ نہیں لے سکتا اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ انکو بھول جاؤ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جان سے عزیز رشتوں کو بھولا نہیں جاتا وہ ہر پل ہر لمحہ آپکے دل اور ذہن میں سوار ہوتے ہیں جہاں تک کہ اکثر خابوں میں بھی وہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں میں یہ بھی نہیں کہونگا کہ رو نہیں کیونکہ بغض دفعہ رونے سے دل ہلکہ ہو جاتا ہے میں جانتا ہو تم نے اکیلے بہت کچھ سہا ہے لیکن اب تم اکیلی نہیں ہو مما اور مما زید وردہ بھابھی اور سب سے بڑھ کر میں ہر قدم ہر لمحہ ہر پل آپ کے ساتھ ہوں اور سب سے بڑھ اللہ آپ کے ساتھ ہیں اس لئے کبھی تصور میں بھی خود کو اکیلا سمجھو تو مجھے یاد کر لینا میں جانتا ہوں یہ باتیں کہنے میں بہت آسان ہیں لیکن عمل کرنے میں اتنی ہی مشکل لیکن یہی اللہ کا قانون ہے ہمیں اسکی رضا میں راضی ہونا پڑتا ہے کیونکہ اس کے سواء ہمارے پاس کوئی آپشن نہیں ہوتا۔

شاید اللہ کو آپ سے بہت زیادہ محبت ہے اس لئے شاید اللہ نے آپ سے ہر رشتہ چھین لیا اور جو رشتے آپ کو عطا کیے انکی سچائی سے بھی آپکو آگاہ کر دیا کیونکہ اللہ نہیں چاہتے تھے کہ

آپ دنیاوی محبتوں میں اللہ تعالیٰ کو بھول جاؤاس لئے اللہ نے آپ کو سب سے توڑ کر خود سے قریب کر لیااور آپ تو پڑھی لکھی ہواس طرح کرنے سے کیا ہو گا کیونکہ انسان کے بس میں دعا کرنے کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔

اللہ نے آپ کو بہت سے امتحانوں اور آزمائشوں میں ڈالا ہے تو اللہ نے ہی اُس آزمائش میں آپ کو سر خرو بھی کیا ہے ہر طریقے سے آپ کا ساتھ دیا ہے اور دیکھو اللہ نے آپ کے دل میں اپنی محبت کو پکا کر کے واپس آپکو آپ کے مخلص رشتے لوٹا دیے۔

علی نے مزدلفہ کے قدموں میں بیٹھتے ہوئے اسے سمجھایا۔

علی آپ صحیح کہہ رہے ہیں آپ کو پتہ ہے ایک دفعہ میں نے بابا سے پوچھا تھا کہ بابا میرا نام کس نے رکھا ہے؟

تو بابا نے کہا آج میری بیٹی کے دماغ میں یہ سوال کیسے آیا۔

میں نے ضد کر کے کہا بابا بس آگیا آپ بتائیں نا۔

میرے ضد کرنے پر بابا نے کہا میری جان میں نے رکھا ہے آپ کا نام اور آپ کو پتہ ہے آپ کا نام ایک پہاڑ کا نام ہے اور آپ کو پتہ ہے پہاڑ کتنا مضبوط ہوتا ہے کتنے ہی آندھی

طوفان آجائے وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلتا اور آپ کو پتہ میں نے آپکا نام پہاڑ کا نام کیوں رکھا ہے۔

کیوں باباجان؟

باباجان کے کہنے پر میں نے باباجان سے پوچھا۔

بابا کی جان بابا نے آپ کا نام مزدلفہ اس لئے رکھا ہے کیونکہ میں اپنی بیٹی کو ایک پہاڑ کی طرح ہی مضبوط بنانا چاہتا ہوں اتنا مضبوط کہ کوئی آندھی کوئی طوفان میری بیٹی کو توڑنا تو دور کی بات ہلا بھی نہ سکے۔

اور آپکو پتہ ہے علی میں جب بھی کمزور پڑتی ہوں میرے بابا کی یہ بات مجھے پھر سے پہاڑ کہ طرح مضبوط کر دیتی ہے اور پھر جب میں اللہ تعالیٰ کو اپنے ساتھ محسوس کرتی ہوں تو پتہ مجھے لگتا ہے میں دنیا کی خوش نصیب لڑکی ہو جس سے میرا رب راضی ہے اور اس نے مجھے اپنی آزمائشوں کے لئے چن لیا اور اب آپ باہر چلیں ورنہ سب کو شک ہو جائیگا۔

ٹھیک ہے چلو ساتھ باہر چلتے ہیں۔

علی بات سنیں۔۔۔جی بولیں۔۔۔مزدلفہ کے پکارنے پر علی نے کہا۔

علی میں چاہتی ہوں آپ اب شادی کر لیں۔

ہمم صحیح کہہ رہی ہو آپ میں بھی یہی سوچ رہا ہو مما کو کہیں اب مجھ سے انتظار نہیں ہو رہا اس لئے اپنی بہو کو اسکے اصل گھر کا راستہ دیکھائیں۔

مزدلفہ کے کہنے پر علی نے شوخ لہجے میں کہا۔

علی آپ میری بات کو سیریئس لیں میں اپنی نہیں آپکی اور نتاشہ آپی کی شادی کی بات کر رہی ہوں۔

مزدلفہ میرا اتنا ضبط نا آزماؤ کہ اپنا ضبط ہی کھو دوں مجھے اس چیز کے لئے مت فورس کرو جو میرے بس میں ہی نہیں میری ایک ہی بیوی ہے اور تا قیامت رہیگی اور وہ ہے مزدلفہ عرشیان شیخ باقی نہ مجھے اپنی زندگی میں کسی کی ضرورت کے اور نا ہی جگہ اس لئے اس معاملے میں دوبارہ بات نہیں ہو گی۔

مزدلفہ کے کہنے پر علی نے اسپاٹ لہجے میں کہا۔

علی پلیز میری بات سمجھنے کی کوشش کریں نتاشہ آپی آپکے نام پر بیٹھی ہے اور یہ رشتہ تایا ابو نے جوڑا ہے آپ اس رشتے کو توڑینگے نہیں پلیز میری بات سمجھیں میں چاہتی ہوں آپ تایا ابو کی زبان کا مان رکھ کر نتاشہ آپی سے شادی کر لیں پلیز۔

آخر چاہتی کیا ہو تم ہاں بولو نتاشہ تو صرف میرے نام سے منصوب کی گئی ہے لیکن تم۔ تم پر تو میرے نام کی مہر لگی ہے اسکا کیا ہاں اور رہی بات یہ رشتہ جوڑنے کی تو شاید تمہیں میرے اور تمہارے والدین نے اپنی خوشی سے ہی میرے نام کیا تھا اور شاید تمہیں یاد ہو تو تمہارے بھائی نے تمہارا ولی ہونے کے ناطے تمہیں میرے سنگ رخصت کیا تھا اور اب تم میری بیوی ہو منکوحہ نہیں اور کیا تم برداشت کر لو نگی سوتن؟

مزدلفہ کی بات پر علی نے مزدلفہ کو جھنجھوڑتے ہوئے غرّا کر پوچھا۔

ہاں کر لو گی میں برداشت آپ جانتے ہیں منگنی کے بعد سے اب تک نا جانے کتنے ہی خواب دیکھ چکی ہو گی آپی آپ کے ساتھ کے انکے خواب ٹوٹ جائینگے وہ ٹوٹ جائینگی اور میں نہیں چاہتی میں کسی کی تکلیف کا ذریعہ بنو آپ کو پتہ ہے بابا جان بہت محبت کرتے تھے نتاشہ آپی سے وہ ہمیشہ کہتے تھے کہ مزدلفہ نتاشہ آپکی بڑی بہن ہے اور اس لئے میں نہیں چاہتی کہ میری وجہ سے ان کے ساتھ کوئی زیادتی ہو تا کہ روزِ محشر میں اپنے کے بابا کے سامنے سر خرو ہو سکوں۔

تو تم چاچو کے سامنے سر خرو ہونے کے لئے خود کو تباہ کر لو گی مجھے چھوڑ دو گی کیونکہ میں جانتا ہوں نتاشہ کبھی بھی سوتن برداشت نہیں کریگی تو کیا کل کو تم مجھے بھی چھوڑ دو گی کیا

پھر تمہیں برباد اجڑا ہوا دیکھ کر چاچو چچی خوش رہینگے بولو ہاں مزدلفہ ایسے مجھے قسطوں میں توڑنے سے بہتر ہے مجھے مار دو ایک مرتبہ ہی کیونکہ تمہاری ان باتوں سے جو مجھے تمہارے ارادے نظر آرہے ہیں نہ ان سے مجھے اپنے جسم سے روح نکلتی محسوس ہو رہی ہے اور جس دن تم نے اپنے ارادوں پر عمل کیا اس دن ہی تمہارا عرشیان مٹی تلے لمبی نیند سو جائیگا

۔

نہیں علی ایسی باتیں نہ کریں میں کہیں نہیں جارہی میں کچھ بھی نہیں کہہ رہی پلیز ایسے نہیں کریں آپ کے علاوہ ہے ہی کون میرا اس دنیا میں پلیز ایسی باتیں نہیں کریں بہت مشکل سے سنبھالا ہے خود کو اب نہیں سنبھال پاؤنگی مجھے بھی کسی اپنے کے کندھے کی کسی اپنے کی مخلص محبت کی ضرورت ہے آپ کو کچھ ہو گیا تو زندہ میں بھی نہیں رہ پاؤنگی۔

شششش چپ کچھ نہیں کہہ رہا اور نا ہی آئندہ آپ اس بارے میں بات کروگی۔

مزدلفہ کے روتے ہوئے کہنے پر علی اسکو خود سے لگاتے ہوئے چپ کروانے لگا۔

اور آپ کبھی بھی مرنے کی باتیں نہیں کرینگے۔

اچھا بابا اب نہیں کہتا کچھ بھی اور آپ بھی اب مجھ سے دور جانے کی بات نہیں کرونگی چاہے کچھ بھی ہو جائے کیسے بھی حالات ہو وعدہ کرو مجھ سے کبھی بھی کسی کے لئے بھی

خود کو قربان نہیں کرو گی کسی کی بھی خاطر اپنی خوشیوں سے دستبردار نہیں ہو گی وعدہ کرو اپنے عرشیان سے کہ کبھی بھی مزدلفہ عرشیان کے بیچ میں اور کا اضافہ کرنے کا نہیں کہو گی

۔

ٹھیک ہے نہیں کہتی کچھ بھی وعدہ رہا آپ سے لیکن اب آپ کے رشتے کے کیا ہو گا۔؟

علی کے کہنے پر مزدلفہ نے وعدہ کرتے ہوئے پوچھا۔

وہ ہو گا جو منظورِ خدا ہو گا اور اللہ تعالٰی نے ہمارے اور نتاشہ کے نصیب میں کچھ بہتر ہی لکھا ہو گا اس لئے پ بلکل بھی ٹینشن نہیں لو گی اور اب چلو بہر چلتے ہیں۔

علی نے مزدلفہ کے ماتھے پر پیار کرتے ہوئے کہا اور دونوں باہر کی طرف چل دیے۔

بھابھی اب میں چاہتی ہو نتاشہ اور علی کی اب شادی ہو جائے منگنی کو بھی کافی وقت ہو گیا ہے اس لئے میں اب اپنے فرض سے سبکدوش ہونا چاہتی ہو میں ارسلان بھائی سے اس بارے میں بات کرنا چاہتی تھی لیکن وہ ابھی باہر سے آئے ہی نہیں۔

علی کے جانے بعد پھوپھو نے آمنہ بیگم سے کہا۔

آپا ابھی تو علی کی یونیورسٹی بھی رہتی ہے اور پھر بھی اگر آپ چاہتی ہیں تو میں ارسلان صاحب اور علی سے بات کرونگی لیکن میں ایسے ہی آپکو کوئی جواب نہیں دے سکتی فلحال مجھے نہیں لگتا علی ابھی شادی کے لئے راضی ہوگا کیونکہ جب بھی میں اس سے شادی کے بارے میں بات کرتی ہو تو وہ ٹال جاتا ہے لیکن پھر بھی آپ کے کہنے پر میں اس سے دوبارہ بات کرتی ہوں۔

آمنہ بیگم پھوپھو کی بات پر پہلے تو گڑبڑا گئی لیکن پھر خود کو کمپوز کرتے ہوئے جواب دیا۔

ہمم ذرا جلدی بات کرنا اب میں جلد ہی اپنی بیٹی کو رخصت کرنا چاہتی ہوں تاکہ میں بھی پر سکون ہو جاؤ پھر وقار ہی رہیگا پھر اسکی بھی کوئی اچھی سی لڑکی دیکھ کر شادی کر دونگی جلد ہی۔

چلیں ٹھیک ہے آپا میں بھی اب چلتی ہو کافی وقت ہو گیا ہے اللہ حافظ۔

آمنہ بیگم نے علی کو آتے دیکھ اٹھتے ہوئے کہا اور پھر دونوں سب سے مل کر گھر کی طرف چل دیے۔

شارق مزدلفہ کی قید سے نکلتے ہی اپنے گھر پہنچا تھا گھر تھوڑا دور ہی شاق نے گاڑی رکوائی اور خود گاڑی سے نکل کر پیدل چل کر گھر کی سائیڈ آیا وہاں گھر میں داخل ہونے کا ایک خفیہ راستہ تھا جو کہ چند قابل اعتبار لوگوں کو ہی معلوم تھا وہاں پر گارڈ نہیں ہوتے تھے شارق وہاں سے اپنے کمرے میں آیا اب اسکو ادیبہ کو ڈھونڈنا تھا (مزدلفہ کے مطابق ادیبہ پر ظلم کیا جاتا ہے تو وہ اسکا کمرہ کوئی اسٹور روم ہی ہوگا) شارق خود سے بڑبڑاتے ہوئے اسٹور روم کی طرف بڑھا اور آہستہ سے دروازہ کھولا۔

شکر ہے لاک نہیں ہے۔۔۔۔شارق نے خود سے کہا اور اندر انٹر ہوا اور مزدلفہ کے کہے کے مطابق ٹھنڈی زمین پر پتلہ سی پھٹی پرانی چادر سے اپنے وجود کو چھپائے بے چینی سے کیٹی ہوئی شاید اسکو سردی لگ رہی تھی کیونکہ وہ چادر اس نازک وجود کے لئے ناکافی تھی شارق چلتا ہوا اسکے پاس آیا اور اپنی جیب سے ماسک نکال کر پہن اور کلوروفارم والا رومال نکل کر ادیبہ کی ناک پر رکھا اور جب یقین ہو گیا کہ ادیبہ نیندوں میں ہی بے ہوش ہو چکی ہے تو اسکو اٹھا کر چھپتے چھپاتے اسی خفیہ راستے سے نکل کر اپنی گاڑی کے پاس آیا جہاں مزدلفہ کے گارڈ ابھی بھی وہیں کھڑے تھے شارق کے آتے ہی ایک گارڈ نے بیک ڈور

کھولا تو شارق نے ادیبہ کو بیک سیٹ پر لٹایا اور دروازہ بند کر کے آگے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور گارڈ کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا گاڑی بھگا کر لے گیا۔

ادیبہ ہوش میں آتے ہی پہلے تو چھت کو گھورتی رہی پھر ادھر ادھر دیکھنے پر معلوم ہوا کہ وہ کہیں اور ہے۔

میں کہاں ہو یہ کونسی جگہ ہے کون لایا مجھے یہاں میں تو اپنے روم میں سو رہی تھی یا اللہ جی میں یہاں کیسے۔

ادیبہ مسلسل خود سے بڑبڑا رہی تھی چہرے پر خود سے بھری سردی میں بھی پسینے کی بوندیں چمک رہی تھی خوف سے آواز تک نکلنے سے انکاری تھی وہ چیخنے چاہتی تھی لیکن چیخ نہیں پا رہی تھی جبکہ آنسوؤں سے چہرہ تر تھا یہ سوچ ہی جان لیوا تھی کہ اسے بیچ دی گیا ہے ج ہی تو اس نے اپنے سودہ کیے جانے کی بات پتہ لگی تھی لیکن اب کیا ہو گا کیا ہو گا اب اسکے ساتھ یہ سب سوچ سوچ کر اسکی روح فنا ہو رہی تھی اپنی بے بسی پر رونا آ رہا تھا اور ساتھ ساتھ خود پر غصہ بھی کہ اتنی پکی نیند تو اسکی کبھی نہیں تھی کہ اسے کچھ معلوم ہی نہ ہو کمرے میں ادھر ادھر دیکھ کر چھپنے کی کوئی جگہ تلاش کرنے لگی اور پھر کچھ نہ ملا تو جلدی

سے کمرہ لاک کر کے ایک کونے میں خود چھپانے کی کوشش کرتی اپنے حصار بنا کر چہرہ گھٹنوں میں چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

ٹک ٹک ٹک۔۔۔۔

ابھی وہ رونے میں ہی مصروف تھی کہ کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی جبکہ دستک کی آواز پر ادیبہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ اپنی سسکیوں کا گلہ گھونٹنے لگی۔

ٹک ٹک ٹک۔۔۔۔

دوبارہ دستک ہوئی لیکن ابھی بھی ادیبہ نے غلطی سے بھی اپنی آواز نہیں نکلنے دی اور اب مسلسل لاک کھولنے کی آوازیں آ رہی تھی ادیبہ نے خوف سے اپنی آنکھیں میچ لیں اور قرآنی آیتوں کا ورد کرنے لگی ابھی کچھ دیر ہی ہوئی تھی کہ دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور بھاری بوٹوں کی آواز اسے اپنے قریب آتی محسوس ہوئی اور یہ وہ لمحہ کس میں زندگی میں پہلی بار دل میں اس نے اللہ سے اپنے مرنے کی دعا مانگی تھی۔

ادیبہ آنکھیں کھولو میں ہو شارق ادیبہ۔

شارق نے اسکے قریب بیٹھتے ہوئے اسے پکارا تو ادیبہ نے پٹ سے آنکھیں کھول کر شارق کو دیکھ جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

آآپ یہاں میں ککیسے۔

شششششش۔پریشان نہیں ہو میں لایا ہوں تمہیں اور بیوی ہو تم میری جہاں مرضی لیکر جاؤ اور اٹھو یہاں سے بیڈ پر بیٹھو آؤ۔

ادیبہ کے اٹک اٹک کر بولنے پر شارق نے اسے چپ کروایا اور اسے بیڈ پر بٹھا کر پانی پلایا۔

اب مجھے بتاؤ تم اسٹور روم میں کیوں سو رہی تھی اور تم نے کیوں نہیں بتایا کہ تم میرے نکاح میں ہو تم جانتی تھی بچپن میں چوٹ لگنے کی وجہ سے میں سب بھول گیا تھا پھر بھی تم نے کبھی مجھے کچھ بھی نہیں بتایا کیوں یہ تو کچھ دن پہلے میرا ایکسیڈینٹ ہوا تھا امریکہ میں جسکی وجہ سے میرے بچپن کی یاداشت واپس آگئی تو مجھے سب یاد آگیا کہ تم میرے نکاح میں ہو ورنہ کی ہوتا ہاں۔

شارق ادیبہ سے سوالوں کی بوچھاڑ کرتے ہوئے آخر میں غصے سے کہا۔

تو کیا کرتی میں ہاں اور آپ کونسا میری بات سچ مان لیتے اور پھر اسکے بعد میرا کیا حال ہوتا اس سے میں اچھے سے واقف تھی مجھے ہر لمحے وارننگ دی جاتی ہے مارا جاتا ہے سارے گھر کام مجھ سے کرواتے ہیں دن میں ایک دفعہ کھانا نصیب ہوتی وہ بھی صرف اور صرف ایک سوکھی روٹی جس کو پانی میں ڈبو کر اسکو نرم کر کے میں پنے حلق سے اتارتی ہوں کیا کرتے

پ یقین میرا کہ آپکے میں باپ آپکی بہن روز مجھے کتنا مارتے پیٹتے ہیں میری عزتِ نفس کو کچلتے ہیں اور کتنے ہی آپکی بہن کے دوستوں سے گھٹیا الفاظوں سے میری ذات کی توہین کی جاتی اور کیا بتاتی آپکو کہ کل ہی آپکی عزت کا آپکے باپ نے سودا کی ہے اور آج آپکی عزت کو بڑے دھوم دھام سے بیچا جاتا کیا کرتے یقین میری باتوں کا بولیں ابھی سے خاموش ہو گئے ابھی تو بہت کچھ باقی ہے یہ راحال کا بھی صرف کچھ حصہ ہے لیکن ابھی تو ماضی پورا باقی ہے آپکے ماں باپ کے گھٹیا کرتوتوں سے۔

شارق کے کہنے پر ادیبہ جیسے پھٹ پڑے تھی اور اب اپنے ہاتھوں میں اپنا چہرہ چھپائے ہچکیوں سے رو دی جبکہ شارق ساکت سا اسکو دیکھ رہا تھا ادیبہ کے رونے کی آواز پر ہوش میں آیا۔

ادیبہ تم جو بھی جانتی ہو پلیز مجھے بتاؤ۔

کیا آپ یقین کر لینگے میری بات کا؟

شارق کے کہنے پر ادیبہ نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔

ہاں بس اب مجھے سب کچھ جاننا ہے مجھے سب کچھ بتاؤ جو جو تم جانتی ہو شارق نے ادیبہ کو دیکھتے ہوئے عاجز لہجے میں کہا۔

میں تو سب کچھ جانتی سب چیز سے واقفیت رکھتی ہوں تب کی باتیں بھی جانتی ہوں کب میں پیدا بھی نہیں ہوئی تھی۔

جب تم سب جانتی ہو تو پلیز مجھے بھی سب بتاؤ مجھے بھی جاننا ہیکہ میرے ماں باپ کتنی سفاک اور بے رحم ہے آخر انکی سفاکیت کی حد کیا ہے۔

ٹھیک ہے اگر آپ میں سچ سننے کا حوصلہ ہے تو سنیں باقی آپکی مرضی ہے اسے سچ مانے یا نہیں لیکن اس کہانی میں بہت سے ایسے کردار ہیں جن پر کیے گئے ظلم سن کر آپکا دل خون کے آنسو روئے گا اس لئے حوصلہ رکھیں۔

میرے بابا یامین اور قاسم انکل اسکول کے زمانے سے ہی بہت اچھے دوست تھے انہوں نے کالج یونیورسٹی سب ایک ساتھ پڑھا تھا جس یونیورسٹی میں بابا اور قاسم انکل پڑھتے تھے اسی یونی میں آپکے بابا مما قاسم انکل کی وائف جو کہ انکی خالہ کی بیٹی تھی اور میری مما اور قاسم انکل کی بہن یہ پانچوں بھی اسی یونیورسٹی میں پڑھتے تھے میری مما اور مناہل خالہ یعنی قاسم انکل کی وائف بیسٹ فرینڈز تھی ایک دوسرے بغیر نک گزارا نہیں تھا گھر بھی برابر برابر ہی تھے دونوں ہر جگہ ایک ساتھ ہی پائی جاتی تھی مناہل آنٹی کی منگنی قاسم انکل

ضد پر ان سے ہو گئی تھی کیونکہ قاسم انکل مناہل آنٹی کو پسند کرتے تھے اور پھر قاسم انکل بہت لاڈلے بھی تھے اپنے بڑے ارسلان انکل اور اپنے بابا کے اور سب گھر والوں کو بھی مناہل خالہ پسند تھی اس لئے سب کی رضامندی سے انکا رشتہ قاسم انکل سے ہو گیا مناہل خالہ کے والدین تھوڑے سخت تھے اس لئے پہلے تو انہوں نے انکو یونیورسٹی جانے کی اجازت نہیں دی لیکن پھر جب قاسم انکل نے انہیں سمجھایا کہ وہ مناہل خالہ کا ایڈمیشن اپنی یونیورسٹی میں کروائیں گے تو وہ مان گئے اس وقت بابا قاسم انکل اور آپکے بابا یونیورسٹی کے تھرڈ ائیر میں تھے جبکہ میری مما مناہل خالہ آپکی مما اور قاسم انکل کی بہن کا ایڈمیشن ساتھ ہی ہوا تھا اور چاروں ایک ہی کلاس میں تھی میری مما اور مناہل خالہ برقعہ پہنتی تھی اور ساتھ میں نقاب اور حجاب بھی استعمال کرتی تھی جبکہ آپکی مما اور قاسم انکل کی صرف دوپٹہ یوز کرتی تھی وہ بھی گلے میں یونیورسٹی کے پہلے سال میں ہی آپکی مما اور قاسم انکل کی بہن کی بہت اچھی دوستی ہو گئی تھی ابھی انکا دوسرا پہلا سال ہی تھا کہ میرے بابا کا رشتہ مما کے لئے آیا اور بابا کی ہی پسند سے آیا تھا اور پھر نانا نانی کی مرضی سے مما کا رشتہ بابا سے ہو گیا جبکہ قاسم انکل کی بہن اور آپکی مما کو ان دونوں سے حسد ہونے لگی کیونکہ آپکی مما میرے بابا کو قاسم انکل کی بہن انکو پسند کرتی تھی لیکن دونوں ہی نہیں پسند نہیں کرتے

تھے میمونہ آنٹی قاسم انکل کی سگی بہن نہیں تھی وہ انکی کزن تھی انکے والدین کے انتقال بچپن میں ہی ہو گیا تھا اس لئے قاسم انکل کے بابا نے ہی انکو اپنی بیٹی بنا کر پالا تھا قاسم انکل انکو اپنی بہن ہی مانتے تھے لیکن وہ انکو اپنا بھائی نہیں مانتی تھی اور پھر ایک دن جب قاسم انکل کے والدین اور مناہل خالہ کے والدین حج کرنے گئے تھے وآپس آرے ہوئے پلین کریش میں چاروں کا انتقال ہو گیا اور مناہل خالہ اکیلی ہو گئیں تو ارسلان انکل نے سادگی سے قاسم انکل اور مناہل خالہ کی شادی کروادی ارسلان انکل کی بھی منگنی انکے والد کے دوست کی بیٹی سے ہوئی تھی اس لئے انکی بھی شادی ساتھ ہی ہوئی قاسم انکل کی شادی ہوتے ہی بابا نے بھی کہا کہ مجھے بھی شادی کرنی ہے قاسم اور میں نے ہر کام ساتھ کیا ہے تو شادی میں بھی میں زیادہ دیر نہیں کرونگا اس لئے بابا کی ضد پر دادا دادی نے نانا نانی سے بات کی تو وہ بھی مان گئی اور قاسم انکل کی شادی کے اگلے مہینے ہی ماما اور بابا کی شادی ہو گئی اور آپکے جو بابا تھے وہ آپکی ماما کو پسند کرتے تھے لیکن وہ بابا کو پسند کرتی تھی آپکے بابا شروع سے ہی الٹے سیدھے کاموں میں ملوث تھے یونیورسٹی سے فارغ ہوتے ہی قاسم انکل نے اپنا بزنس شروع کیا کیونکہ انکا کہنا تھا کہ میں اپنے دن ہر کچھ کرنا چاہتا ہوں اس لئے انہوں نے اپنا بابا کا سارا بزنس ارسلان انکل کے حوالے کر دیا اور میرے بابا کو شروع

سے آرمی میں جنت کا شوق تھا اور پھر ماما کی رضامندی سے وہ آرمی میں چلے گئے اور یونیورسٹی سے فارغ ہوتے ہی بابا دو سال کی ٹریننگ پر چلے گئے اور ان دو سالوں میں اللہ تعالیٰ نے قاسم انکل اور مناہل خالہ کو ایک بیٹے سے نوازا جس کا نام انہوں نے زیدر کھا اور ارسلان انکل کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹے سے نوازا جا کا نم انہوں نے عرشیان رکھا ان دو سالوں میں آپکی ماما کی شادی آپکے بابا سے ہو گئی تھی اور میمونہ پھوپھو کی شادی ارسلان انکل کے دوست سے ہو گئی تھی میرے بابا دو سال بعد میری بھائی کی پیدائش پر آئے تھے اور پھر دو مہینے بعد ہی میمونہ پھوپھو کے گھر ایک بیٹے پیدائش ہوئی جسکا نام انہوں نے وقار رکھا آپکی پیدائش ہوئی آپکے دادا بہت پریشان تھے کیونکہ آپکے بابا غلط کاموں کے دلدل میں دھنستے ہی جا رہے تھے جسکی وجہ سے وہ بیمار رہنے لگے میرا بھائی بیمار تھا اس لئے دادا اور دادی انکو ڈاکٹر کے لیکر جا رہے تھے آرے ہوئے انکی گاڑی کا ایکسیڈینٹ ہوا جسمیں میرے بھائی سمیت دادا اور دادی بھی انتقال کر گئے بابا کو مما کو سنبھالنا بہت مشکل ہو گیا اور بابا کو اپنے ایک مشن پر جانا تھا اس لئے بابا مما کو نانا نانی کے پاس چھوڑ کر مشن پر چلے گئے۔

بابا کے مشن پر جانے کے ایک سال بعد میمونہ آنٹی کو اللہ نے ایک بیٹی سے نوازہ جس کا نام انہوں نے نتاشہ رکھا اور دو دن بعد آپکی بین مائرہ کی پیدائش ہوئی اور اسکے دو مہینے بعد میں پیدا ہوئی اس وقت آپ زید بھائی اور علی بھائی تقریباً تین سال کے تھے میری پیدائش کے چھے مہینے بعد قاسم انکل کو اللہ ایک بیٹی سے نوازہ جو کہ بیمار تھی اس لئے تین دن بعد ہی اسکا انتقال ہو گیا تھا بابا کو مشن پر سے دو سال بعد آئے جب میں ایک سال کی تھی یہں پر آتے ہی بابا کو ایک اور مشن دیا گیا وہ تھا آپکے بابا اور انکے گروہ کا اور اسی دوران میمونہ آنٹی کو انکے شوہر طلاق دے دی کیونکہ شروع سے ہی انکے کافی جھگڑے رہے تھے نتاشہ کے بابا نے بہت کوشش کی وہ میمونہ آنٹی کو طلاق دیں لیکن جب نہوں نے کھلے عام کہا کہ میں قاسم کو پسند کرتی ہو مجھے طلاق چاہیئے پھر بھی انہوں نے بہت کوشش کی لیکن میمونہ آنٹی نے انہیں مجبور کر دیا اس لئے وہ میمونہ آنٹی کو طلاق دیکر باہر شفٹ ہو گئے۔ میمونہ آنٹی جب طلاق لیکر گھر آئی تو انہوں نے رو رو کر سارا قصور اپنے شوہر کا بتایا جبکہ انکے شوہر نے کسی بھی قسم کی کوئی بھی شکایت نہیں کی تھی ارسلان انکل یا قاسم چاچو سے اس لئے انہوں نے اسی بات کا دائرہ اٹھایا اور سارا الزام اپنے شوہر کے سر ڈال دیا اور قاسم چاچو والوں کے ساتھ رہنے لگی قاسم چاچو نے انکو ہمیشہ اپنی بہن مانا تھا لیکن انہوں نے

مناہل چچی کا جین حرام کیا ہوا تھا لیکن مناہل خالہ نے کبھی بھی قاسم چاچو سے اس بات ذکر نہیں کیا لیکن خود بہت زیادہ پریشان رہنے لگی کیونکہ میمونہ آنٹی نے دونوں کے درمیان بہت مرتبہ غلط فہمی پیدا کی لیکن دونوں کو ایک دوسرے پر اتنا یقین تھا کہ دونوں نے کسی تیسرے کو اپنے بیچ آنے نہیں دیا اسی دوران اللہ نے قاسم انکل اور مناہل خالہ کو ایک پیاری سی بیٹی سے نوازہ اس وقت میں دو سال کی تھی وہ بچی بہت پیاری تھی اور سب سے چھوٹی تھی۔

قاسم انکل اور مناہل آنٹی کی اس میں جان بستی تھی عرشیان بھائی اور زید بھائی کی بہت لڑائی ہوتی تھی کیونکہ اللہ نے ارسلان انکل کو دوبارہ اولاد سے نہیں نوازہ لیکن وہ دونوں اللہ کی رضا میں راضی تھے علی بھائی کے ساتھ ساتھ وہ دونوں زید بھائی کو بھی پیار کرتے تھے لیکن مزدلفہ کی تو بات ہی الگ تھی مزدلفہ کے منہ سے نکلا لفظ حرف آخر ہوا کرتا تھا اور اسی وجہ سے مناہل آنٹی بہت پریشان رہتی تھی کہ آپ سب لوگ اسے بگاڑ رہے ہیں لیکن کوئی انکی بات سنتا ہی نہیں تھا اور میمونہ آنٹی کو مزدلفہ سے نفرت ہونے لگی انکو برداشت نہیں تھا مزدلفہ کو سب کا پیار ملنا۔

مزدلفہ پانچ سال کی ہوئی تو ارسلان انکل کی خواہش پر اور سب کے راضی ہونے پر عرشیان بھائی کا نکاح مزدلفہ سے کروادیا کیونکہ ارسلان انکل نے اپنا سارا بزنس امریکہ شفٹ کرلیا تھا اور نکاح کے بعد وہ اپنے بیٹے اور بیوی کو لیکر پاکستان سے چلے گئے اور ان پانچ سالوں میں میرے نانا نانی اور آپکی دادی کا انتقال ہو گیا تھا اور میرے بابا جو انک ملا تھا پچھلے پانچ سال سے کم کر رہے تھے اور بہت خوفیہ طریقے اور اس میں بہت سارے ثبوت آپکے بابا کے خلاف تھے جب یہ بات آپکے بابا کو پتہ چلی تو انہوں نے کئی مرتبہ انہیں معاونت کی کوشش کی لیکن بابا نے کبھی میری مما کو کبھی بھی کچھ بھی نہیں بتایا اور پھر جب میرے بابا کو پتہ چلا کہ انکے اوپر حملے آپکے بابا کروا رہے ہیں تو انہوں وہ سارے ثبوت قاسم انکل کے پاس رکھوادیے کہ اگر انکو کچھ ہو جائے تو انکا یہ مشن وہ پورا کرینگے کیونکہ قاسم انکل بابا کے پر مشن سے واقف ہوتے تھے کوئی بھی بات بابا قاسم چاچو سے نہیں چھپاتے تھے۔

میرے بابا وہ ثبوت چاچو کے حوالے کر کے آہی رہے تھے کہ آپکے بابا نے میرے بابا کو کڈنیپ کروالیا اور پھر جب میرے بابا نے لاکھ ٹارچر اپنے کے بعد بھی انہوں نے کچھ نہیں بتایا تو انکو عزیت ناک موت دی انکے جسم میں ڈرل مشین سے سوراخ کر دیے انکے

داخن انکی نگلیوں سے جدا کر دیے تھے اور لاش ہمارے گھر کے آگے پھکوادی اسکے وقت میں سات سال کی تھی وہ وقت میں نہیں بھول سکتی میرے بابا کی حالت اتنی بڑی تھی کہ میں انکو دیکھ کر خوف سے بے ہوش ہو گئی اور پھر کافی دن تک مجھے ہوش نہیں آیا مما عدّت میں تھی لیکن میری مما نے میرے لئے خود کو سنبھال لیا تھا۔

مما کی عدت پوری ہوتے ہی آپکے دادا نے مما کا نکاح آپکے بابا سے کروادیا آپکی مما نے بہت شور مچایا لیکن آپکے بابا نے انکو سمجھایا کہ اگر ایسا نہ ہوا تو کہیں ایسا نہ ہو وہ انکے خلاف سارے ثبوت ایجنسی والوں کو دے دیں کیونکہ انکو وہ ثبوت چاہیئے تھے اور انکے مطابق وہ ثبوت مما کے پاس تھے لیکن انکو نہیں پتہ تھا کہ مما کو تو کچھ پتہ ہی نہیں ہے کیونکہ اس ثبوت میں آپکی مما اور میمونہ پھوپھو کے خلاف بھی ثبوت تھے کیونکہ پر غلط کام وہ تینوں برابر کے شریک تھے اس لئے ان سب کی جان سولی پر لٹکی ہوئی تھی۔

مما کی شادی کو ابھی کچھ ہی دن ہوئے تھے کہ آپکے بابا اور آپکی مما آپس میں باتیں کر رہے تھے میرے بابا کے مطعلق تو مما نے ساری سن لی اور آپکے بابا نے دیکھ لیا تو اور آپکے بابا کو پتہ چل گیا تھا کہ مما کو انکے بارے میں کچھ بھی نہیں پتہ اس لئے جب مما کو ساری سچائی پتہ چلی تو آپکی مما نے میری مما کو سیڑھیوں سے دھکّہ دے دی اور پھر جب دنیا کو

دیکھانے کے لئے انکو ہسپتال لیکر گئے لیکن جب تک وہ زندگی کی بازی ہار چکی تھی اور یہ سب میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا پھر مما کے انتقال کے بعد آپکے دادا نے میرا اور آپک نکاح کروادیا زبردستی کیونکہ آپکے بابا اور ممارا ضی نہیں تھے لیکن انکی ضد کے آگے ہارمان گئے اس کے بعد آپکے بابا نے آپکو باہر ملک بھیج دیا کیونکہ انکو ڈر تھا کہ کوئی انکی دشمنی میں آپکو استعمال نا کرلے اور مجھے کچرے کے ڈھیر کی طرح ایک اسٹور میں چھینک دیا گیا مجھے پورے پورے دن بھوکا رکھا جاتا پہنے کو پھٹے پرانے کپڑے دیے جاتے سردی میں میرے پاس پہنے کو سوئیٹر تک نہیں ہوتا اور نہ ہی اوڑھنے کو چادر۔

خیر پھر کچھ دن بعد جب قاسم انکل نے وہ ثبوت کھول کر دیکھے تو انکو بھی سب دیکھ کر شاہ ہو گئے لیکن انہوں نے ظاہر نہیں کیا کہ انکو سب پتہ ہے اور پھر انہوں نے اپنی ساری جائیداد اپنے بچوں کے نام کردی اور نہوں نے ارادہ کیا کہ وہ ساری بات ثبوتوں کے ساتھ ارسلان انکل کو بتا کر ایجنسی کے حوالے کردینگے لیکن ابھی وہ اپنے کہے پر عمل کرتے کہ ایک کار ایکسیڈینٹ میں ان چاروں ک انتقال ہو گیا لیکن مجھے پورا یقین ہے انکا وہ ایکسیڈینٹ کروایا گیا ہے اور انکے پیچھے بھی ان تینوں کا ہی ہاتھ ہے۔

ادیبہ نے روتے ہوئے ساری کہانی شارق کے گوش و گزار کر دی جبکہ شارق تو ساکت سا اسکو دیکھ جا رہا تھا جس نے اتنا کچھ سہا تھا اور اب زار و قطار رو رہی تھی آج پھر اسکے سارے زخم تاشہ ہو گئے تھے۔

تمہیں یہ سب کیسے پتہ؟

شارق نے ادیبہ کو روتے دیکھ پوچھا جبکہ اسکو اپنی آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔

مما کو ڈائیری لکھنے کا شوق تھا میں نے انکی ڈائیری پڑھی تھی اور باقی سب میں نے اپنی آنکھوں سے بھی دیکھا ہے مجھے پتہ تھا پ یقین نہیں کرینگے لیکن آپکے کہنے پر میں نے آپکو سب کچھ بتا دیا اب آپکی مرضی ہے آپ یقین کرتے ہیں یا نہیں۔

تم یہاں آرام کرو میں آتا ہوں۔

شارق نے ادیبہ کی بات کو اگنور کرتے ہوئے کہا اور خود وہاں سے چلا گیا۔

علی آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں زید بھائی کے پاس جا کر بیٹھے سب دیکھ رہے ہے کیا سمجھیں گے پلیز اٹھ جائیں یہاں سے۔

مزدلفہ نے علی سے کہا جو کہ کلاس میں داخل ہوتے ہی مزدلفہ کے برابر آکر بیٹھ گیا تھا۔

تو میری بیوی ہو کون ہے جو مجھے روک سکتا ہے تمہارے پاس بیٹھنے سے۔

ٹھیک ہے نہ اٹھیں اور واقع آپکو کوئی نہیں روک سکتا لیکن میں یہاں سے اٹھ سکتی ہو

مزدلفہ نے علی سے کہا اور اٹھنے لگی۔

بیٹھی رہو چپ چاپ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

علی نے مزدلفہ کا ہاتھ کھینچ کر جھٹکے سے دوبارہ سیٹ پر بیٹھاتے ہوئے کہا۔

علی انسان بن جائیں سب دیکھ رہے ہیں کچھ تو خیال کریں کیوں لوگوں کو باتیں کرنے کا موقع دے رہے ہیں۔

کرنے دو باتیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا جب اللہ تعالیٰ نے ہی قرآن میں فرمادیا کہ دنیا کا تو کام ہی باتیں کرنا ہے تم انکو اگنور کرو اور جو حکم میں تمہیں دیتا ہو اس پر عمل کرو اس لئے خاموشی سے بیٹھی رہو۔

علی نے مزدلفہ کو گھورتے ہوئے کہا۔

واہ بھئی واہ اپنے مقصد کے احکام یاد ہیں بس۔

علی کی بات پر مزدلفہ نے آئیبرو اچکاتے ہوئے کہا۔

نہیں الحمدللہ بہت کچھ پتہ ہے۔

مزدلفہ کی بات پر علی نے فرضی کالر جھاڑتے ہوئے کہا۔

اچھا تو پھر میں کچھ پوچھو تو جواب دینگے۔

علی کے کہنے پر مزدلفہ نے داد دینے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ دیکھو سر آ گئے۔ مزدلفہ کے سوال پر علی نے گڑبڑاتے ہوئے سامنے سر کو دیکھ کر مزدلفہ سے کہا۔

ہاں بہت اچھا طریقہ ہے بات بدلنے کا لیکن کوئی بات نہیں بعد میں ضرور پوچھونگی۔

مزدلفہ نے علی کی چال سمجھتے ہوئے گھورتے ہوئے کہا۔

اچھا دیکھو اب تو آپ اٹھ بھی نہیں سکتی سر آ گئے میں نے باتوں میں لگا کر آپ کو آپکی بات ہی بھلا دی۔

علی نے اپنے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے مزدلفہ کے کان میں سرگوشی کی۔

کیا باتیں ہو رہی ہیں اور وہ بھی میری کلاس میں آپ لوگوں کو مینرز نہیں ہے کلاس میں بیٹھنے کے نرسری کلاس کے بچے ہیں جو سب کچھ آپ لوگوں کو سمجھانا پڑیگا۔

مزدلفہ ابھی کچھ کہتی کہ سر ذیشان کی آواز دونوں کہ کانوں میں پڑی تو دونوں انکی طرف متوجہ ہوئے جو کہ غصے سے انکو ہی گھور رہے تھے۔

سر وہ میں انہیں منا رہا تھا۔

سر کی بات پر علی نے دانت کی نمائش کرتے ہوئے کہا جبکہ مزدلفہ نے اسکے پیٹ میں کہنی مار کر خاموش رہنے کا کہا۔

تو آپ اپنی بہن کو کلاس سے باہر جا کر منائیں۔

سر ذیشان جو علی کی پہلی حرکت ہی نہیں بھولے تھے علی کو بتیسی کی نمائش کرتے دیکھ غصے میں بولے جبکہ انکی بات پر زید وردہ اور مزدلفہ تینوں کے قہقہے کلاس میں گونجے اور علی نے انکی بات سن کر برا سا منہ بنایا۔

کلاس سے باہر جائے آپ چاروں اور جب تک کلاس میں بیٹھنے کے مینرز نہ سیکھ لیں میری کلاس میں داخل ہونے کی ضرورت نہیں۔

ان تینوں کے قہقہہ لگانے پر سر ذیشان نے دانت پیستے ہوئے کہا تو وہ چاروں شرافت سے اپنا سامان اٹھاتے کلاس سے باہر نکل گئے۔

ہاہاہاہاہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔

اتنی ہنسی کیوں آ رہی ہے تم تینوں کو۔

علی نے ان تینوں کو پھر سے قہقہہ لگاتے دیکھ غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔

علی تو گڑیا کا بھائی کب بنا مجھے تو پتہ ہی نہیں چلا۔

زید نے علی کو دیکھتے ہوئے جلتے ہر تیل چھڑکا۔

ہاہاہاہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔

زید کے کہنے پر ایک بار پھر تینوں نے قہقہہ لگایا۔

زید مجھے پیشن گوئی ہوئی ہے آج تو میرے ہاتھوں قضا ہو گا میرے بھائی اور اگر تجھے اپنی زندگی پیاری ہے تو اپنی بتیسی اور اپنی زبان اپنے منہ کے اندر ہی رکھ ورنہ تیری بتیسی توڑنے میں مجھے ایک لمحہ نہیں لگے گا۔

علی نے زید کو ہنستے دیکھ دانت پیستے ہوئے کہا۔

علی آپ میرے سامنے میرے بھائی کو دھمکی دے رہے ہیں جائیں میں بات نہیں کرتی آپ سے۔

مزدلفہ نے علی کو مصنوعی غصے سے گھورتے ہوئے کہا اور کینٹین کی طرف چلی گئی۔

بیغیرت انسان تیری وجہ سے میری بیوی ناراض ہو گئی تجھ سے تو میں اکیلے میں نپٹو نگا۔

علی نے زید کو غصے سے گھورتے ہوئے کہا اور مزدلفہ کے پیچھے چل دیا۔

ہم یہاں کیا کر رہے ہیں ہم بھی چلتے ہیں۔

علی کو جاتا دیکھ وردہ نے کہا اور پھر وہ دونوں بھی کینٹین کی طرف چل دیے۔

چھوٹو چار سینڈوچ اور چار کافی لے آؤ۔

علی نے مزدلفہ کے سامنے والی چیئر پر بیٹھتے ہوئے کینٹین میں کام کرتے ہوئے بچے سے کہا تو وہ سر اثبات میں ہلاتا چلا گیا۔

یار مزاق کر رہا تھا اگر وہ آپکا بھائی ہے تو میرا بھی دوست ہے۔

علی نے اپنے سامنے بیٹھی مزدلفہ سے کہا جو کہ اسے اگنور کیے کوئی کتاب پڑھ رہی تھی علی کے کہنے پر بھی مزدلفہ نے کوئی جواب نہ دیا۔

دیکھ رہا ہے تیری وجہ سے میری بیوی ناراض ہو گئی ہے۔

علی نے زید کو گھورتے ہوئے کہا جو اسکے برابر والی چیئر گھسیٹ کر بیٹھ رہا تھا جبکہ وردہ مزدلفہ کے برابر والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

یہ تو نے چار کیوں منگوائے۔

زید نے علی بات کو اگنور کرتے ہوئے سینڈوچ اور کافی کے کپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

میں نے چاراس لئے منگوائے کیونکہ مجھے معلوم تھاتم نے بھی یہی مرنا ہےاس لئے میں نے پہلے ہی منگوالیا تھا۔

دیکھ رہی ہو گڑیا میرے بغیر تمہارے شوہر کے پانی بھی حلق سے نہیں اترتا۔

علی کے کہنے پر زید نے اپنی بتیسی کی نمائش کرتے ہوئے مزدلفہ سے کہا۔

ٹرن ٹرن ٹرن۔۔۔۔

ابھی وہ لوگ باتیں ہی کر رہے تھے کہ علی کا موبائل بجا۔

مما کی کال ہے۔۔۔۔ علی نے موبائل دیکھتے ہوئے کہااور کال اٹھا کر فون اسپیکر پر کر دیا۔

اسلام علیکم مما کیا حال ہے کیسے یاد کیا۔

وعلیکم سلام میں ٹھیک اور میں نے اس لئے یاد کیا کہ میرے بچوں کو گھر لیکر آنا لنچ ساتھ کرینگے میں اچھا سا لنچ ریڈیو کروا رہی ہوں اپنی بیٹی کی پسند کا اس لئے لنچ آج میری بیٹی میرے ساتھ کریگی اور مجھے آپ لوگوں سے کچھ بات بھی کتنی ہے اس لئے یونی سے ڈائیریکٹ گھر آنا سب۔

علی کے پوچھنے پر آمنہ بیگم نے کال کرنے کی وجہ بتائی۔

ٹھیک ہے میری سویٹ مما ہم آجائینگے بس آپکی بہو نکھرے نہ کرے۔

علی نے مزدلفہ کو دیکھتے ہوئے کہا جو کہ ابھی بھی کتاب پڑھ رہی تھی اور علی کو فل اگنور کیا ہوا تھا۔

میری بیٹی میری بات انکار کر دے ہو ہی نہیں سکتا لیکن اگر تم نے میری بیٹی کو تنگ کیا یاد رکھنا بہت بری طرح پیش آؤ نگی میں۔

آمنہ بیگم نے علی کو وارن کرتے ہوئے کہا۔

یار مما عزت کا فالودہ کر دیا آپ نے فون اسپیکر پر تھا آپکی بہو پہلے ہی مجھ سے نہیں ڈرتی اور اب تو بلکل بھی نہیں ڈریگی لیکن مستقبل میں مجھے لگتا ہے مجھے آپکی بہو سے ڈرنا پڑیگا کیونکہ آثار تو کچھ ایسے ہی نظر آرہے ہیں۔

ہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔

علی کے مسکین سا منہ بنا کر کہنے پر وردہ اور زید نے قہقہہ لگایا جبکہ آمنہ بیگم علی کو شروع ہوتا دیکھ کال کاٹ چکی تھی۔

مزدلفہ یہ سینڈوچ کھاؤ۔

علی نے مزدلفہ کے آگے سینڈوچ رکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا جو کہ صرف کافی پی رہی تھی۔

میں اس ٹائم کچھ نہیں کھاتی میں صرف کافی پیو نگی۔

مزدلفہ نے علی کو سنجیدہ دیکھتے ہوئے وضاحت دیتے ہوئے کہا۔

آئی ڈونٹ کیئر کہ پہلے آپ کیا کرتی تھی فلحال ابھی آپ یہ فنش کرو۔

علی۔۔۔۔۔مزدلفہ اگر یہ اگلے پانچ منٹ میں فنش نہیں ہوا تو پٹو گی مجھ سے۔

مزدلفہ ابھی کچھ بولتی کہ علی نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

گڑیا علی سہی کہہ رہا ہے کھالو کچھ نہیں ہوتا آپ تو صبح بریک فاسٹ بھی نہیں کرتی طبیعت بگڑ جائیگی اس دن بھی ممانی نے کہا تھا کہ آپ کو پراپر ڈائیٹ کی ضرورت ہے لیکن آپ پھر بھی لاپرواہی کر رہی ہو بھائی کی جان ہو نہ کھالو۔

مزدلفہ کو خود کی طرف التجائیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے زید نے اسے رسانیت سے سمجھایا ۔

ٹھیک ہے لیکن میں آدھا کھاؤ نگی۔

مزدلفہ نے نیم رضامندی دیتے ہوئے علی سے کہا جو کہ سنجیدہ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

میں بھی دیکھتا ہوں تم یہ پورا کیسے فنش نہیں کرتی۔

علی نے کافی کا سپ لیتے ہوئے کہا جبکہ وردہ خاموشی سے انکی بحث سن رہی تھی۔

ٹھیک ہے میں کرتی ہو فنش۔

مزدلفہ نے علی سے کہا اور سینڈوچ اٹھا کر کھانے لگی۔

ابھی مزدلفہ نے سینڈوچ اپنے منہ کے قریب ہی کیا تھا کہ وردہ نے ہاتھ مار کر مزدلفہ کے ہاتھ سے سینڈوچ گرا دیا۔

یہ کیا کیا آپ نے وردہ۔۔۔

زید کو وردہ یہ حرکت ناگوار گزری تو اس نے وردہ سے زرا غصے سے کہا۔

کیوں اپنی جان کی دشمن بنی ہوئی ہے ہاں تو ڈائن ہے ڈائن مزدلفہ ایسی ڈائن جو خود اپنی ہی خوشیاں نگل لیتی ہے تو انسان بھی کہ نہیں آخر کب تک خود کو عزیت دیتی رہے گی بتا ہاں ایک دفعہ ہی خود کو کیوں نہیں ختم کر لیتی بول۔

وردہ نے زید بات اگنور کرتے ہوئے مزدلفہ سے بلند آواز میں کہا کینٹین میں کم ہی لوگ تھے کیونکہ لیکچر کا ٹائم تھا اس لئے سب اپنی اپنی کلاس میں تھے۔

یہ کیا بکواس کر رہی ہو آپ وردہ۔

علی نے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے وردہ سے کہا جبکہ مزدلفہ آنکھیں بند کیے آنے والے لمحوں کے لئے خود کو تیار کر رہی تھی۔

پوچھے اپنی بیوی سے کیا کہہ رہی ہو میں جانتے بھی ہیں اس سینڈوچ سے کیا ہونے والا تھا آپ لوگوں کو پتہ بھی یہ کھانا کیوں نہیں کھاتی۔

وردہ نے علی اور زید کی طرف دیکھتے ہوئے ان سے پوچھا۔

کیا مطلب ہے آپکی بات کا کھل کر بتاؤ پہیلیاں کیوں بجھا رہی ہو۔

وردہ کے بات سن کر علی نے غصے سے کہا۔

آپ کی بیگم کو گلے میں ٹونسز ہیں اور اتنے خطرناک ہے کہ وہ باہر کا تو کیا گھر بھی کھانا نہیں کھا پاتی ڈاکٹر نے آپریشن کا بتایا ہوا ہے کب سے لیکن میڈم نے ابھی تک نہیں کروایا اور مجھے بھی منع کیا ہوا تھا کہ آپ یا کسی کو بھی اس بارے میں نہیں بتاؤ ڈاکٹر نے کہا ہیکہ اگر آپریشن نہیں ہوا تو ٹونسز گلے کا کینسر بن جائینگے اس لئے جلد از جلد آپریشن کروانا پڑیگا لیکن میڈم مانتی ہی نہیں ہیں سمجھا سمجھا کر تھک گئی ہوں اور اب آپ کے کہنے پر یہ سینڈوچ کھا رہی تھی اس کے بعد آپ کو پتہ ہے خون کی الٹیاں ہوتی اسے جسے یہ سیریئس نہیں لیتی صرف جوس ہر گزارا کرتی ہے اور دن میں صرف ایک ٹائم کھانا کھاتی ہے کیونکہ

کھانا کھانے میں اسے تکلیف ہوتی ہے ٹریٹمنٹ چل رہا ہے لیکن جب بھی باہر کا کچھ کھاتی ہے اسے خون کی الٹیاں ہوتی ہیں اس لئے میڈم سارا سارا دن بھوکی رہتی ہیں تبھی تو یہ حال ہے میڈم کا۔

وردہ بولی تو بولتی چلی گئی جبکہ علی اور زید تو ابھی تک شاک میں تھے کہ اتنی بڑی بات ہو گئی اور مزدلفہ نے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا۔

زید تم دونوں کو مما کے پاس لے جاؤ میں جا رہا ہوں۔

علی نے ایک نظر مزدلفہ کے جھکے ہوئے سر پر ڈال کر زید سے کہا اور گاڑی کی چابی اٹھاتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

چلو چلیں وردہ۔۔۔۔

علی کے جانے کے بعد زید نے بھی مزدلفہ کو اگنور کرتے ہوئے وردہ سے کہا اور آگے چل دیا جبکہ پیچھے وردہ نے اپنا اور مزدلفہ کا سامان اٹھایا اور مزدلفہ کو گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ زید کے پیچھے کار تک لے جانے لگی۔

کیا ہوا ہے علی باقی سب کہاں ہے؟

علی کو تیزی سے اپنے روم کی طرف جاتا دیکھ آمنہ بیگم نے پوچھا۔

وہ زید کے ساتھ آرہی ہیں مجھے کام تھا اس لئے میں جلدی آگیا۔

علی نے آمنہ بیگم کی بات کا جواب دیا اور سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے میں گم ہو گیا۔

علی نے کمرے میں آتے ہی سامان صوفے پر پھینکا اور باتھروم چلا گیا پانچ منٹ بعد فریش ہو کر باہر آیا اور فون اٹھا کر کسی کو کال ملا کر فون کان سے لگایا۔

اسلام علیکم دانیال کیا حال ہے۔

دوسری طرف کال ریسیو ہوتے ہی علی نے سلام کے ساتھ ساتھ اسکا حال پوچھا۔

وعلیکم سلام میں الحمدللہ بلکل ٹھیک اور آج کیسے ہم غریب کو یاد کر لیا۔

دانیال نے سلام کا جواب دیتے ہوئے طنزیہ کہا۔

دانیال مجھے تجھ سے ملنا ہے یوں سمجھ لے تجھ سے اپائنٹمنٹ لے رہا ہوں تیری ڈیوٹی کب ہوتی ہے ہسپتال میں۔

علی نے دانیال کی بات کو اگنور کرتے ہوئے اپنے مطلب کی بات کی۔

میں ابھی ہسپتال ہی جا رہا ہوں کہ میری نائٹ ڈیوٹی تھی اس لئے اب جا رہا ہوں اور رات دس بجے تک میں وہی ہوں۔

علی کے پوچھنے پر دانیال نے تفصیل سے بتایا۔

ٹھیک ہے میں تھوڑی دیر میں آؤنگا تیرے پاس ہسپتال۔

دانیال کے بتانے پر علی نے اسے آگاہ کیا۔

خیریت تو ہے کوئی مسلئہ ہے کیا۔

دانیال نے علی کے لہجے میں پریشانی محسوس کر کے کہا۔

ہاں سب خیریت ہے بس میری وائف کے گلے میں کچھ پرابلم ہو رہی ہے تو سوچا تجھے دیکھا دو تو کب کام آئیگا۔

چل ٹھیک ہے پھر تو لے آبھابھی کو۔

ہم چل ٹھیک ہے اللہ حافظ۔

علی نے نیچے سے آتی آوازیں سن کر فون بند کر دیا اور نیچے چلا گیا کیونکہ زید والے آگئے تھے۔

اسلام علیکم تائی جان۔

اسلام علیکم آنٹی۔

آسلام علیکم تائی جان۔

زید مزدلفہ اور وردہ تینوں نے لاؤنج میں داخل ہوتے ہی باری باری سلام کیا۔

وعلیکم سلام میرے بچوں جاؤ ہاتھ منہ دھولو میں کھانا لگواتی ہو۔

قسم سے تائی جان بھوک بھی بہت لگ رہی ہے۔

تبھی کہہ رہی ہو جاؤ ہاتھ منہ دھولو اتنے میں کھانا لگواد واور رانی تم علی کو بلا کر لاؤ۔

آمنہ بیگم کے زید کی بات کا جواب دیتے ہوئے رانی سے کہا۔

تھوڑی دیر میں وہ تینوں بھی فریش ہو کر ڈائننگ ٹیبل کی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئے۔

لو علی بھی آگیا اب کھانا شروع کرو۔

آمنہ بیگم نے علی کو آتے دیکھ کہا۔

کھانا سب نے چپ چاپ کھایا اور کھانا کھا کر لاؤنج میں لگے صوفوں پر بیٹھ گئے۔

رانی چائے بنا کر لے آؤ۔

آمنہ بیگم نے ڈائننگ کے برتن سمیٹتہ رانی سے کہا تو وہ سر ہلاتی چلی گئی۔

چائے پی کر چلنا میرے ساتھ۔

علی نے مزدلفہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

کہاں جانا ہے؟

ڈاکٹر کے پاس۔۔۔۔۔

مزدلفہ کے پوچھنے پر علی نے سچ بتایا اتنے میں رانی چاہئے لے آئی اور سب کو چائے دی۔

مجھے نہیں جانا کسی بھی ڈاکٹر کے پاس۔

مزدلفہ میرے غصے کو ہوا مت دو ورنہ اچھا نہیں ہو گا تمہارے لئے۔

مزدلفہ کے انکار کرنے پر علی بلند آواز میں وارن کرتے ہوئے کہا۔

علی یہ کس لہجے میں بات کر رہے ہو تم میری بیٹی سے۔

مما آج آپ بیچ میں نہیں آئیگی کر توت دیکھیں ہیں آپ نے اپنی بیٹی کے۔

ایسا بھی کی کر دیا ہے میری بیٹی جو تم اس سے اتنی بد تمیزی کر رہے ہو۔

علی کے بلند آواز سے کہنے پر آمنہ بیگم نے بھی تیز لہجے میں کہا۔

تائی جان کچھ نہیں ہوا ہے بس علی تھوڑا غصہ ہیں ٹھیک ہو جائینگے۔

ٹھیک مائے فٹ۔۔۔۔

مزدلفہ کے کہنے پر علی نے ہاتھ میں پکڑا کپ زمین پر مارتے ہوئے کہا جو کہ کرچیوں میں تقسیم ہو گیا۔

علی بیہیو یور سیلف۔

آمنہ بیگم نے علی کو اس طرح دیکھ کر دھاڑتے ہوئے کہا۔

پتہ بھی ہے آپکو آپکی یہ لاڈلی بیٹی موت کے منہ میں ہے اور کتنی پر سکون ہے دیکھیں اسے ٹونسز ہیں اس کے گلے میں کچھ کھایا نہیں جاتا سارے سارے دن بھوکی رہتی ہے حالت دیکھی اسکی ڈاکٹر نے آپریشن بتایا ہے لیکن اسکو تو اپنی جان مزاق لگتی ہے نہ میڈم کو یہ سب ایڈونچر لگتا ہے صاف انکار کر دیا ہے پریشن کروانے سے اور تو اور مجھے یا کسی کو بتانے سے بھی منع کر دیا تھا یہ تو آج میں آپکی بیٹی کو زبردستی سینڈوچ کھلا رہا تھا اور یہ میڈم کھانے بھی لگی وہ تو بروقت وردہ بھابھی نے اسکے ہاتھ سے سینڈوچ گرا دیا ورنہ یہ میڈم کھا لیتی اور اسکے بعد اس کے منہ سے خون کی الٹیاں ہوتی ہے اور پتہ نہیں کب سے یہ اس تکلیف میں ملوّث ہے اور اس نے کسی کو بتانا بھی گوارہ نہیں کیا۔

علی جب بولنے پر آیا تو سب کچھ ہی آمنہ بیگم کے گوش و گزار کر دیا۔

مزدلفہ کیا سچ بول رہا ہے علی۔

آمنہ بیگم نے سپاٹ لہجے میں علی سے پوچھا۔

جی یہ سچ ہے۔۔۔آمنہ بیگم کے سپاٹ انداز میں پوچھنے پر مزدلفہ نے سچ کہا۔

علی ابھی لیکر جاؤ مزدلفہ کو اور اگر ڈاکٹر آپریشن کا کہیں تو جلد از جلد آپریشن کی ڈیڈ لے لینا

۔

نہیں تائی جان میں جب تک آپریشن نہیں کرواؤنگی جب تک علی نتاشہ آپی سے شادی نہیں کر لیتے۔

مزدلفہ نے جیسے سب پر بم پھوڑا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ بات کرنے کی تمہیں میں نے کل بھی سمجھایا تھا نہ کہ یہ بات دوبارہ نہیں ہوگی پھر تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہ بات کرنے کی۔

علی مزدلفہ کا جبڑا پکڑتے ہوئے دھاڑا۔

علی پاگل ہو گئے ہو کیا کر رہے ہو۔

آمنہ بیگم علی کو اتنے غصے میں دیکھ کر گھبراتی ہوئی مزدلفہ کو علی سے الگ کرنے لگی۔

نہیں چھوڑیں آپ مجھے آج میں اسکو اپنا اصلی روپ دیکھاؤنگا یہ مرنا چاہتی ہے نہ تو ٹھیک ہے مما میں تیار ہو شادی کے لئے آپ جلد از جلد شادی کی ڈیٹ فکس کریں اور جب تک یہ میرے ساتھ رہیگی میرے فارم ہاؤس پر اور اگر اسکے بعد اس نے کوئی ٹوٹاں کی تو خدا کی قسم اپنے ہاتھوں سے اسکی گلا دباؤنگا اور تم تو چلو میرے ساتھ۔

علی نے آمنہ بیگم سے کہااور مزدلفہ کو گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ لے گیا جبکہ پیچھے آمنہ بیگم سر اپنے ہاتھوں میں گرا کر رہ گئی۔

علی بھابھی کو جلد از جلد آپریشن کروانا پڑیگا اور آپریشن میں بھی ستر فیصد امکان ہیکہ آندھی گونگی یا بہری ہو سکتی ہیں اور اگر آپریشن نا کروایا گیا تو بہت جلد یہ ٹونسز کینسر کی شکل اختیار کر لینگے۔

دانیال نے مزدلفہ کا چیک اپ کر کے علی سے کہا جو کہ مزدلفہ کو دانیال کے پاس ہسپتال لایا تھا۔

ٹھیک ہے پھر آپریشن کی کوئی ڈیٹ بتادے اب ڈائیریکٹ آپریشن ہی کروالینگے۔

ٹھیک ہے پھر آج ہفتہ ہے اگلے ہفتے کو صبح دس بجے لے آنا بھابھی کو۔

ٹھیک ہے چل اب میں چلتا ہوں آج بابا نے بھی آنا ہے اس لئے پھر بعد میں ملتے ہیں اللہ حافظ۔

علی نے دانیال سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا جبکہ تمام باتوں کے درمیان مزدلفہ خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہی تھی۔

علی میں ابھی بھی اپنی بات پر قائم ہوا گر آپکو میرا آپریشن کروانا ہے تو پہلے آپکو نتاشہ آپی سے نکاح کرنا ہو گا ورنہ میں نہیں کرواؤ نگی آپریشن۔

مزدلفہ نے ڈرائیونگ کرتے علی کو اپنی بات یاد دلائی۔

یونو واٹ مزدلفہ تم میری محبت کے قابل ہی نہیں ہو لیکن کوئی بات نہیں اب واقعی میں نتاشہ سے شادی کرونگا اور پھر تمہیں بتاونگا کہ سوتن کس چیز کا نام ہے پھر تم میری توجہ میری محبت اور مجھ سے بات کرنے کو ترسو گی میں دکھاؤنگا تمہیں کہ بیوفائی کیا چیز ہوتی ہے میں بتاؤنگا کہ جان سے عزیز چیز تکلیف میں ہوتی ہے تو کیسا محسوس ہوتا ہے لیکن بے فکر رہو مر کر بھی تمہیں اپنی قید سے رہائی نہیں دونگا اب تم ترسو گی میرے لئے اور جب تمہیں ضرورت ہو گی اور میں میسر نہیں ہونگا تو تمہیں معلوم ہو گا تنہائی کیا ہوتی لیکن سوری میں تو بھول ہی گیا تنہائی سے تو تم اچھی طرح سے واقف ہو تم ہر بات میں میری محبت کو آزماتی ہو نا کوئی بات نہیں اب میں تم سے ایسا کوئی تعلق ہی نہیں رکھونگا کہ تم مجھے آزما سکو اب تم میرا وہ روپ دیکھو کہ جو تمہاری روح تک کو کانپنے پر مجبور کر دیگا اور اب اترو گھر آ گیا۔

علی نے فارم ہاؤس کی پارکنگ گاڑی روکتے ہوئے کہااور آج اسکی طرف کادروازہ بھی نہیں کھولاجو کہ مزدلفہ نے شدّت سے نوٹ کیالیکن بناکوئی جواب دیےاتر کر گھر میں گم ہوگئی جب کہ علی گاڑی بھگاتاہواوہاں سے چلاگیا۔

اسلام علیکم ڈیڈ کیسے ہیں آپ کیسا گزراآپکاسفر اور میٹینگ وغیرہ کیسی رہی؟

علی نے گھر میں داخل ہوتے ہی خود کو کمپوز کیااور لاؤنج کے صوفے پر بیٹھے ارسلان صاحب کو سلام کرنے ساتھ سوالوں کی بوچھاڑ بھی کردی۔

وعلیکم سلام برخوردار میں بلکل ٹھیک الحمدللہ اور میٹینگ وغیرہ بھی اچھی رہی اب بتاؤ پ کے کیاحال ہےاور کہاں سے آرہے ہو۔

ارسلان صاحب نے علی کے تمام سوالوں کاجواب دیتے ہوئے پوچھا۔

میں بلکل ٹھیک بس وہ دانیال کے پاس گیا تھاکچھ کام تھااس سے۔

اچھاچلو ٹھیک ہے مجھے تم سے ایک بات کرنی تھی۔

ارسلان صاحب نے تمہید باندھتے ہوئے کہا۔

یارڈیڈ آپکو کب سے بات کرنے کے لئے میری اجازت کی ضرورت پڑنے لگی۔

ارسلان صاحب کی بات پر علی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

یار بات ہی کچھ ایسی ہے اصل میں تمہاری پھوپھو چاہتی ہیکہ اب تمہاری اور نتاشہ کی شادی ہو جانی چاہیئے اور اب تو تمہارا ابھی یونی کا آخری سال ہے مجھے تو نہیں لگتا تمہیں کوئی اعتراض ہونا چاہیئے کیونکہ تمہاری منگنی کو بھی کافی وقت ہو گیا ہے اس لئے برخوردار آپ کیا کہتے ہیں۔

ارسلان صاحب نے ساری بات بتاتے ہوئے علی سے پوچھا۔

مجھے بھی آپ لوگوں سے اس معاملے بات کرنی تھی میں بھی یہی چاہتا ہوا اس جمعے کو رکھ لیں نکاح اور سادگی سے ہو گی بلکل شادی نکاح میں چند افراد ہی ہونگے ولیمہ بھلے بڑا کر لینگے۔

ارسلان صاحب کے کہنے پر علی نے اپنا ارادہ بتایا۔

چلو ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی لیکن جمعہ کچھ زیادہ جلدی نہیں ہو جائیگا تیاریاں کیسے ہو نگی۔

آپ پریشان نہ ہو میں کر لونگی ساری تیاری بس اب اسی جمعے کو نکاح ہو گا۔

علی کے بولنے سے پہلے ہی آمنہ بیگم نے دوٹوک کہہ کر علی کی مشکل آسان کی۔

چلو جیسے آپ سب کو ٹھیک لگے کیونکہ زیادہ کام تو عورتوں کے ہی ہوتے ہیں اس لئے آج انوائیٹ کر لیتے ہے تمہاری پھوپھو کو ڈنر پر پھر سارے معاملات طہ کر لینگے اور اب میں اپنے کمرے میں جارہا ہوں تھوڑا آرام کرونگا۔

ارسلان صاحب نے اپنی رضامندی دیتے ہوئے کہا اور اپنے کمرے میں چلے گئے۔

کیا ہوا علی کیا کہا دانیال نے؟

ارسلان صاحب کے جانے کے بعد آمنہ بیگم نے علی سے پوچھا۔

مما دانیال کا کہنا ہیکہ جلد از جلد آپریشن کروانا پڑیگا ورنہ ٹونسز کینسر کی شکل اختیار کر لینگے اور اگلے ہفتے کی ڈیڈ دی ہے آپریشن کی لیکن ساتھ یہ بھی کہا ہیکہ سٹر پر سنٹ امکان ہیکہ گونگی بہری یا آندھی ہو جائے گی لیکن وہ مان ہی نہیں رہی کہہ رہی جب تک میں نتاشہ سے شادی نہیں کر لیتا تب تک آپریشن نہیں کروایگی۔

آمنہ بیگم کے پوچھنے پر علی نے پریشانی سے سب کچھ انکو بتادیا۔

پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے میری بچی کو اور علی تم اسے پیار سے ڈیل کرنا غصہ نہیں کرنا اس پر میں جاؤنگی کل اس سے ملنے پوچھونگی کہ وہ ایسا کیوں کر رہی ہے ہو سکتا ہے بتادے۔

مما آپ جانتی ہیں وہ کبھی بھی اتنی ضد نہیں کرتی لیکن اس دفعہ پتہ نہیں کیوں اتنی زیادہ ضد کر رہی ہیکہ میری بھی بات نہیں مان رہی حالانکہ وہ جانتی ہیکہ اگر میری شادی نتاشہ سے ہو گئی تو سب سے زیادہ مشکل۔اسی کو ہو گی پتہ نہیں کیوں وہ سمجھ ہی نہیں رہی۔

چلو ٹھیک ہو جائیگی پریشان نہ ہو اللہ سے دعا کرو انشاءاللہ سب بہتر ہو گا اور اب جاؤ اسکے پاس وہ اکیلی ہو گی۔

آمنہ بیگم نے علی کو سمجھاتے ہوئے کہا تو سر اثبات میں ہلاتے وہاں سے چلا گیا۔

رات سے صبح ہو گئی ادیبہ کو شارق کا انتظار کرتے ہوئے لیکن وہ ابھی تک وآپس نہیں آیا تھا لیکن اب ادیبہ کو بھوک ستانے لگی اور فجر کا بھی وقت تھا تو وہ اٹھ کر فریش ہوئی اور نماز پڑھ کر اب اسکا ارادہ کچن میں جانے کا تھا کہ کچن میں جا کر کچھ کھا سکے ۔

کیچن میں جا کر ادیبہ نے فریج کھولا تو اس میں کھانے پینے کی ہر چیز موجود تھی۔

ادیبہ نے فریج میں سے انڈا بریڈ دودھ اور ناشتہ بنانے لگی ابھی وہ ناشتہ بنا ہی رہی تھی کہ دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر ادیبہ کچن سے نکل کر میں گیٹ کی طرف گئی تو دیکھا شارق دروازہ لاک کر رہا تھا اور اسکا حلیہ کافی بکھرا ہوا تھا۔

کیا ہوا پ ٹھیک ہے ناشتہ بناؤ آپ کے لئے۔

ادیبہ نے شارق کی حالت دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ہمم بنالو ناشتہ مجھے بھی بھوک لگ رہی ہے میں فریش ہو کر آتا ہوں۔

ادیبہ پر شارق نے کہا اور اندر روم کی طرف بڑھ گیا۔

آپ کیا کھائینگے ناشتے میں؟

ابھی شارق دو قدم ہی چلا تھا کہ ادیبہ نے جلدی سے پوچھا۔

کچھ بھی بنالو۔۔۔۔

ادیبہ کے پوچھنے پر شارق نے اسے جواب دیا اور کمرے میں چلا گیا تو ادیبہ میں واپس کچن میں آتی بریڈ واپس رکھ کر آٹا چھان کر آٹا گوندھنے لگی اب اسکا ارادہ پراٹھے بنانے کا تھا۔

ادیبہ نے ناشتہ ڈائننگ پر لگایا اتنے میں شارق بھی آگیا اور پھر دونوں چپ چاپ ناشتہ کرنے لگے۔

کیاآج آپ مجھے وَاپس چھوڑ آئینگےاور اگرایساہواتوآپ کے بابامجھے بیچ دینگےاور اگرآج میں انکوگھر میں نہیں ملی تووہ ہنگامہ ہو جائیگا۔

ادیبہ نے پریشانی سے شارق کو کہا۔

تمہیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تم شارق چوہان کی بیوی ہو تمہیں ایک بچ بھی نے نہیں دونگا تم پریشان نہ ہو باقی سب میں خود سنبھال لونگا۔

ادیبہ کے کہنے پر شارق نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

کیاآپ نے میری باتوں پر یقین کرلیایاپھر آپ مجھ سے ہمدردی کررہے ہیں۔

ایسی کوئی بت نہیں ہے ادیبہ تم میری بیوی ہو میں یہ نہیں کہتا کہ تم جھوٹ بول رہی ہو لیکن اتنی بڑی حقیقت پر یقین کرنامیرے لئے بہت مشکل ہے اس لئے میں خود ہر چیز کی گہرائی تک جاناچاہتاہوتاکہ تمہاری بولی ہوئی ہر بات کھل کر ثبوت کے ساتھ مجھ پر واضح ہو جائےاور میں خود بھی مطمئین ہو جاؤاورابھی مجھے کام ہے میں لنچ آجاؤنگاپریشان نہ ہوں یہاں تم بلکل سیف ہواور کچن میں سارا سامان رکھاہے لنچ ریڈی کرلینا۔

شارق نے ادیبہ سے کہااوراسکے سر پر بوسہ دیتاہوئے کہااور باہر چل دیا۔

بیٹا علی بیٹے کے دوست اور انکی وائف آئی ہیں۔

بوا نے مزدلفہ کے کمرے میں آتے ہوئے کہا جو کہ نماز پڑھ کر جائے نماز اٹھا رہی تھی۔

آپ ان کو میرے روم میں بھیج دیں اور ریحانہ باجی سے کہہ کر ریفریشمنٹ کا انتظام کریں

۔

مزدلفہ نے بوا سے کہا تو وہ سر اثبات میں ہلاتی چلی گئی جبکہ بوا کے جانے کے بعد مزدلفہ خود کو انکے سوالوں کے جواب دینے کے لئے تیار کرنے لگی۔

ٹک ٹک ٹک۔۔۔

آجائیں۔۔۔۔دروازے پر دستک ہونے پر مزدلفہ نے آنے والے وجود کو کمرے میں داخل ہونے کی اجازت دی۔

اسلام علیکم۔

اسلام علیکم۔

اجازت ملتے ہی وردہ اور زید نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے سلام کیا۔

وعلیکم سلام بیٹھے بھائی کھڑے کیوں ہیں۔

مزدلفہ نے زید سے نظریں چراتے ہوئے کہا جو کہ گہری نظروں اسکا جائزہ لے رہا تھا جیسے اسکے اندر کا حال جاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

ادھر آؤ گڑیا اپنے بھائی کے پاس۔

زید نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے مزدلفہ کو اپنے پاس بلایا تو مزدلفہ اپنے آنسو اپنے اندر اتارتی زید کے پاس جا کر بیٹھ گئی جبکہ وردہ خاموشی سے صوفے پر بیٹھی دونوں بہن بھائی کو دیکھ رہی تھی۔

کیا بات ہے میرا بچہ کیوں پریشان ہے اور کیوں روئی بھائی کی جان۔

زید نے مزدلفہ کے سر پر پیار کرتے ہوئے پوچھا۔

بھائی کیا آپ کو بھی لگتا ہے میں غلط ہوں۔

مزدلفہ نے آنسوؤں سے بھری آنکھوں سے زید کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

میں نے یہ کب کہا کہ میرا بچہ غلط ہے اور جو ہو چکا ہے اسکو چھوڑو یہ بتاؤ بھائی کی جان نے اتنا بڑا فیصلہ کیا ہے تو اسکی پیچھے کوئی نہ کوئی تو وجہ ہے تو بھائی کی جان اپنے بھائی کو بتاؤ ایسی کیا وجہ ہے جو میری شہزادی نے اتنا بڑا فیصلہ لیا ہے۔

زید نے مزدلفہ سے پیار سے پوچھا۔

بھائی میں نے آپ سب سے یہ بات اس لئے چھپائی کیونکہ میں نہیں چاہتی تھی آپ سب میری وجہ سے پریشان ہو اور آپ کو پتہ ہے ڈاکٹر نے کہا کہ اگر آپریشن ہوا تو ستر فیصد امکان ہیکہ یا میں اندھی گونگی یا بہری ہو جاؤ یا ہو سکتا ہے تینوں ہی ہو جاؤ آپریشن سکسیسفل ہونے کے صرف تیس پرسنٹ چانسس ہیں اور میں نہیں چاہتی کہ اگر آپریشن کے بعد مجھے اگر اللہ نے مجھے اس آزمائش میں ڈالا تو علی میری وجہ سے اپنی زندگی خراب کریں بھائی آپ بتائیں کہ میں خود غرض ہو جاؤ اپنی وجہ سے علی کی زندگی برباد کردوں بھائی محبت کا دوسرا نام ہی قربانی ہے تو کیوں نہ میں اپنے شوہر کے لئے قربانی دو اگر میں خود غرض ہو گئی تو یہ تو محبت نہیں ہوئی محبت وہ ہے جس میں آپ قربانی دو اپنے محبوب کے لئے چاہئے وہ ماں باپ ہو بہن بھائی ہو یا شوہر کوئی بھی ہو حقیقی محبت تو وہ ہے بھائی جو آپ کو اللہ سے جوڑ دے اور دیکھیں اللہ میرے زریعے علی کو آزما رہے ہیں مجھے تکلیف دیکر علی کو خود کے قریب کر رہے ہیں اگر میں زندگی اور موت کی کشمکش میں ہو تو علی میری زندگی اللہ سے مانگے گے میرے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ علی کو بھی آزما رہے ہیں بھائی میں چاہتی ہو کہ اگر میں علی قابل نہ بھی رہو تو علی کو کسی کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے میرے لئے تو یہی کافی ہیکہ علی کا نام مرتے دم تک میرے ساتھ رہے میرے لئے یہ آبِ

حیات سے کم نہیں بھائی میری خواہش ہیکہ میں علی کے نام کے ساتھ ہی لحد میں اتاری جاؤ علی کے نام کے ساتھ ہی میں اپنی پوری زندگی گزار دونگی مجھے شروع سے ہی ڈاکٹر نے بتادیا تھا اس لئے میں آپریشن کے لئے راضی نہیں تھی کیونکہ میں نہیں چاہتی تھی کہ جتنی میری زندگی ہے میں معذور ہو کر گزاروں لیکن علی کے کہنے پر میں راضی ہو گئی جب علی میرے لئے اتنا کر رہے کہ وہ مجھے آپریشن کے بعد بھی تمام خامیوں کے ساتھ قبول کر رہے تو کیا میرا حق نہیں ہے کہ میں انکو انکی خوشیاں لوٹاؤ انکو خود کی زندگی برباد نہ کرنے دو میں نہیں چاہتی علی میری وجہ سے خود کی زندگی برباد کریں ہو سکتا ہے آپریشن کے بعد میں علی کے قابل نہ رہو لیکن مجھے یقین ہے علی مجھے کبھی نہیں چھوڑیں گے اور یہ بات ہی میرے زندہ رہنے کے لئے کافی ہے میں علی کو خود کو برباد کرنے نہیں دونگی تبھی میں اتنی ضد کر رہی ہوں ورنہ میں نے آج تک کبھی ضد نہیں کی لیکن اب کی بار میں اپنی ضد سے پیچھے نہیں ہٹو گی چاہے کچھ بھی ہو جائے کیونکہ یہاں معاملا میرا نہیں علی کا ہے اور میں اس معاملے میں کسی کی بھی نہیں سنو گی علی کی بھی نہیں ۔

زید کے پوچھنے مزدلفہ ہچکیوں سے روتی اپنے دل کا سارا حال اسکے سامنے بیان کر گئی جبکہ وردہ اور زید تو ساکت نظروں سے اسکو دیکھ رہے تھے جو عمر میں تو سب سے چھوٹی تھی لیکن سوچ اور سمجھداری میں وہ سب کو مات دے جاتی تھی۔

کچھ نہیں ہو گا تمہیں کچھ نہیں ہونے دونگا میں اپنے رب سے تمہاری زندگی مانگونگا اور مجے یقین ہے میرا رب مجھے مایوس نہیں کریگا کچھ نہیں ہو گا تمہیں کچھ بھی نہیں تم جو بولو گی میں مانو گا لیکن کبھی بھی مجھ سے جدا ہونے کی بات نہیں کرنا آپ چاہتی ہو نہ کہ میں نتاشہ سے شادی کرلوں میں کرونگا میں سب بات مانو گا لیکن آئیندہ ایسی بات نہیں کہو گی۔

علی جو کہ دروازے کے باہر کھڑا مزدلفہ کی ساری بات سن چکا تھا کمرے میں داخل ہوتا مزدلفہ کو خود میں بھینچتا اس سے زیادہ خود کو تسلی دینے لگا جبکہ آنسوؤں سے دونوں کا چہرہ تر تھا۔

نہیں کرو نگی نہ ایسی بات کبھی بھی وعدہ کرو مجھ سے میری حیات ہو تم تمہیں کھونے کا حوصلہ نہیں ہے مجھ میں اور میں جانتا ہو میرا رب انسان کو اسکی استطاعت سے زیادہ نہیں آزماتا۔

علی مزدلفہ کو خود سے الگ کرتا اس سے آس بھری نظروں سے دیکھتا ہوا کہنے لگا۔

نہیں کہو نگی بس آپ مجھ پر غصہ نہیں ہونگے اور نہ مجھ سے ناراض ہونگے چند دن پہلے ہی تو اللہ نے مجھے رشتوں کی نعمت سے نوازہ ہے جس پر میں اسکا جتنا شکر ادا کروں اتنا کم ہے لیکن میں نہیں چاہتی کہ کوئی بھی رشتہ مجھ سے روٹھ جائے آپکی ناراضگی آپکا غصہ مجھے دیمک کی طرح کھاتا ہے میں سب کچھ برداشت کرلو نگی لیکن آپکی ناراضگی آپکا مجھ سے بات نہ کرنا مجھ سے برداشت نہیں ہوتا بس ناعاض نہ ہوا کریں۔

میں کبھی بھی اپنی زندگی سے ناراض نہیں ہو سکتا تھوڑا غصہ تھا آپکی باتوں پر لیکن میں بھی اپنی چھوٹی سی شہزادی سے بات کیے بغیر نہیں رہ سکتا اور اب بس چپ ایک آنسو نہیں بہاؤ گی۔

علی نے مزدلفہ کو بیڈ پر بٹھاتے ہوئے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

یہ لو علی پانی پلاؤ مزدلفہ کو۔

زید نے مزدلفہ کو ہچکیاں لیتا دیکھ علی کو پانی دیتے ہوئے کہا تو علی نے مزدلفہ کو پانی پلایا۔

ٹک ٹک ٹک------

آجائیں۔۔۔دروازہ نوک ہونے پر وردہ نے آنے والے وجود کو کمرے میں آنے کی اجازت دی۔

بیبی جی یہ کہاں رکھو؟

اجازت ملنے پر ملازمہ نے ہاتھ میں پکڑی ٹرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وردہ سے پوچھا۔

یہاں ٹیبل پر رکھ دو۔

وردہ کے کہنے پر ملازمہ سر اثبات میں ہلاتی ہاتھ میں پکڑی ٹرے ٹیبل پر رکھتی واپس چلی گئی۔

چلو بھائی کی جان کچھ کھالو تھوڑا بہت۔

زید نے مزدلفہ کے سامنے ٹرے رکھتے ہوئے کہا۔

نہیں میں نے ابھی مزدلفہ کے لئے فریش جوس منگوایا ہے تم لوگ کھاؤ۔

زید کے کہنے پر علی نے انکار کرتے ہوئے کہا۔

ابھی وہ باتیں ہی کر رہے تھے کہ ملازمہ مزدلفہ کا جوس دیکر واپس چلی گئی۔

میں نے مما بابا کو ہاں کر دی شادی کے لئے شام میں پھوپھو کو بلایا ہے بابا نے زید اور وردہ بھابھی شام میں ڈنر ساتھ کرینگے گھر پر۔

علی نے زید کو آگاہ کیا جو کہ چائے پی رہا تھا۔

چل ٹھیک اب میں چلتا ہو کافی ٹائم ہو گیا ہے مما کا بھی دو تین مرتبہ فون آگیا ہے اور پھر وردہ کو بھی گھر ڈراپ کرنا ہے۔

زید نے علی کو تفصیل سے بتایا اور وردہ کو لیتا چلا گیا۔

چلو اب آپ بھی تھوڑا آرام کرو پتہ نہیں کب سے رو رہی ہو تھوڑی دیر آرام کرو میں بھی تھوڑا دیر سوؤنگا۔

علی نے مزدلفہ کو اٹھاتے ہوئے کہا اور مزدلفہ کو سلا کر خود بھی سونے کے لئے لیٹ گیا اور تھوڑی ہی دیر میں نیند کی وادی میں اتر گیا۔

کہاں گئی ہے یہ گالی جلدی ڈھونڈو گھر میں ہی ہو گی اگر وہ نا ملی تو میں تم لوگوں کے ٹکڑے کر کے کتّوں کو کھلاؤنگا۔

چوہان اپنے نوکروں پر دھاڑ رہا تھا جو کہ صبح سے ادیبہ کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گئے تھے لیکن وہ یہاں ہوتی تو ملتی اور کچھ ہی دیر میں مسٹر ڈیریسن سے چوہان کی میٹنگ تھی جس میں چوہان نے ادیبہ کو مسٹر ڈیریسن کے حوالے کرنا تھا۔

چوہان کے دھاڑنے پر سارے نوکر سر پر سے سنگ کی طرح غائب ہوئے۔

آج تک گھر سے نہیں نکلی اب کہاں جاسکتی ہے مجھے تو سمجھ ہی نہیں آرہا اور نہ ہی اسکو پتہ تھا کہ ہم نے اسکا سودا کر دیا ہے اب کیا ہو گا چوہان۔

مسز چوہان نے مسٹر چوہان کو پریشانی سے کہا۔

کیا ہو گا جو اسکے پاس میرے خلاف ثبوت ہیں وہ استعمال کریگا اور میرے ساتھ ساتھ تم بھی تباہ ہو جاؤ گی اور آج دو دن ہو گئے ہیں ابھی تک شارق کا کچھ پتہ نہیں ہے پتہ نہیں کس کے پاس ہے کس حال میں ہے نہ کوئی تاوان کے لئے فون آیا ہے مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ ہو کیا رہا ہے۔

مسز چوہان کے کہنے پر مسٹر چوہان نے انہیں آئینہ دیکھاتے ہوئے پریشانی سے شارق کا ذکر کیا۔

کیا ہوا بابا آپ اتنا پریشان کیوں ہو رہے ہیں سب خیریت تو ہے۔

شارق جو کہ فلیٹ سے ڈائریکٹ اپنے گھر آیا تھا اور اپنے ماں باپ ساری باتیں سن کر آنکھیں نم ہو گئی تھی لیکن خود کو کمپوز کرتا اندر داخل ہوتے ہوئے اپنے باپ سے پوچھنے لگا

۔

میرا بیٹا ماں کی جان کہاں تھے تم کس نے پکڑا تھا میرے بیٹے کو کہیں چوٹ تو نہیں آئی میرے شہزادے کو کس کی ہمّت ہوئی میری جان کو کڈنیپ کرنے کی۔

مسز چوہان شارق کا چہرا چومتے ہوئے بے قراری سے کہنے لگی۔

مما میں ٹھیک ہوں آپ پریشان نہ ہو اور مجھے کسی نے کڈنیپ نہیں کیا تھا میرے کچھ دوستوں نے مستی میں مجھے کڈنیپ کر لیا تھا اور اپنے ساتھ لے گئے تھے اور اب دو دن بعد ہم کافی گھوم پھر کر واپس آئے ہیں اور میرے دوست واپس چلے گئے مجھے پتہ نہیں تھا انہوں نے آکر مجھے سرپرائز دیا تھا۔

یہ بھی کوئی مزاق ہوتا ہے ہمارا کیا حال تھا دو دن سے آئیندہ ایسا نہیں کرنا ماں کی جان۔

مسز چوہان نے شارق کو دیکھتے خفگی سے کہا۔

اچھا چلیں چھوڑیں ان باتوں کو یہ بتائیں باقی سب کہاں ہیں؟

مسز چوہان کے کہنے پر شارق نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

مائرہ یونیورسٹی گئی ہوئی ہے اب ذرا اب اپنے باپ سے تو ملو یا پھر ماں سے ہی ملتے رہو گے۔

شارق کے پوچھنے پر مسٹر چوہان نے اپنی بانہیں پھیلاتے ہوئے کہا تو شارق کو نا چاہتے ہوئے بھی انکے گلے لگنا پڑا۔

کیسے ہیں آپ ڈیڈ؟

میں بلکل ٹھیک میرے شیر اور تم سناؤ اب واپس کب جاؤ گے؟

ڈیڈ مجھے ابھی آئے ہوئے ٹائم ہی کتنا ہوا ہے مجھے لگتا ہے آپکو مجھ سے محبت نہیں ہے اور نہ ہی پکو میری یاد آتی ہے اس لئے پ مجھے پاکستان نہیں آنے دیتے اور اب تو میں بلکل واپس نہیں جاؤنگا بھلے آپ لوگوں کو میری یاد نہیں آتی لیکن میں اب اپنے اصل سے دور نہیں رہ سکتا اس لئے اب میں کسی قیمت پر واپس نہیں جاؤنگا۔

مسٹر چوہان کے پوچھنے پر شارق نے مصنوعی دکھ سے مسٹر چوہان کو دوٹوک کہا جبکہ نگاہیں انکے چہرے پر ہی گڑھی ہوئی تھی جیسے کچھ جاننا چاہ رہا ہو جبکہ شارق کی بات پر مسٹر چوہان نے کے چہرے پر کئی رنگ آکر گئے جسکو شارق نے باخوبی نوٹ کیا۔

اچھا مما اب میں تھوڑی دیر آرام کرونگا ساری رات سو نہیں پایا لنچ پر ملتے ہیں۔

ہاں ٹھیک ہے مجھے بھی ایک میٹنگ میں جانا ہے تم آرام کو پھر لنچ پر ملاقات ہو گی۔

شارق کے کہنے پر مسٹر چوہان نے کہا تو شارق سر اثبات میں ہلاتا اپنے کمرے کی طرف چل دیا اور مسٹر چوہان مسٹر ڈیریسن سے میٹینگ کے لئے چل دیے۔

کیا ہوا چوہان کہاں ہے میری امانت؟

مسٹر ڈیریسن نے مسٹر چوہان سے کہا جو کہ پریشانی سے ماتھا مسل رہے تھے۔

وہ ڈیریسن مجھے کچھ وقت چاہیئے تاکہ میں تمہاری امانت کو تیار کرو۔

مسٹر ڈیریسن کے پوچھنے پر مسٹر چوہان کے بونگا سا جواب دیا۔

اسکو کیسے اور کس طرح تیار کرنا ہے وہ میرا کام ہے اس لئے مجھے میری امانت دو اور بات ختم تمہارا اس سے کچھ بھی لینا دینا نہیں اس لئے مجھے ابھی کی ابھی میری امانت دو۔

مسٹر چوہان کے کہنے پر مسٹر ڈیریسن نے درست لہجے میں کہا۔

اصل میں تمہاری امانت پتہ نہیں کہاں بھاگ گئی اس کو ڈھونڈنے کے لئے وقت چاہیئے اور مجھے امید ہے تم میری بات سمجھو گے۔

مسٹر ڈیریسن کے درشت لہجے میں کہنے پر مسٹر چوہان نے شائستہ لہجے میں کہا۔

میں تمہیں دو دن کا وقت دیتا ہوں چوہان ورنہ مجھ سے کسی اچھے کی امید نہیں رکھنا اگر وہ لڑکی نہیں ملی تو اس سے بھی خوبصورت اور نو عمر لڑکی چاہیئے ورنہ میں تمہاری بیٹی کو اٹھا کر لے جاؤنگا چلے ہوں یاد رکھنا۔

مسٹر چوہان کے کہنے پر مسٹر ڈیریسن نے غرّاتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا جبکہ پیچھے چوہان اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔

میں نے تمہیں پچھلے دس سال سے صرف ایک کام دیا ہیکہ مجھے وہ سارے ثبوت ڈھونڈ کر دو جو قاسم کے پاس تھے لیکن آج تک تم وہ نہیں کر سکی اور اگر اب دو دن میں تم نے وہ ثبوت نہیں ڈھونڈے تو میں تمہاری بیٹی کو ڈیریسن کے حوالے کر دونگا۔

مسٹر چوہان مسز چوہان میمونہ بیگم نتاشہ مائرہ اور انکا بیٹا وقار اس وقت بیسمنٹ میں کانفرنس روم میں بیٹھے مسٹر ڈیریسن کی دھمکی کے مطعلق بات کر رہے تھے تو مسٹر چوہان اپنا سارا غصّہ میمونہ بیگم پر نکالنے لگے۔

زیادہ مجھ پر غصہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں دس سال سے ڈھونڈ رہی ہوں لیکن پتہ نہیں وہ ثبوت قاسم نے کہاں رکھے ہیں آج تک نہیں مل رہے خود تو مر گیا لیکن ہمارے

جانیں سولی پر لٹکا گیا اور میری بیٹی کا تو نام بھی مت لینا اگر میری بیٹی کے ساتھ تم نے کچھ کیا تو میں تمہاری بیٹی ہو نہیں چھوڑونگی اس لئے مجھے کمزور سمجھنے کی غلطی ہر گز مت کرنا۔

مسٹر چوہان کے غصے سے کہنے پر میمونہ بیگم نے ان سے زیادہ غصے سے کہا۔

پ لوگ پلیز لڑنا چھوڑیں میرے پاس ایک پلان ہے جس سے سب کی پروبلم سولو ہو جائیگی۔

نتاشہ نے ان دونوں کو لڑتا دیکھ کہا۔

بتاؤ ایسا بھی کیا پلان ہے تمہارے پاس۔

نتاشہ کے کہنے پر مائرہ نے پوچھا۔

دیکھیں ہم ادیبہ کو تلاش کرینگے لیکن اگر وہ نا ملی تو مسٹر ڈیریسن کی ڈیمانڈ ہیکہ خوبصورت اور کم عمر لڑکی ہے تو کیوں نہ ہم قاسم انکل کی بیٹی مزدلفہ کو انکے آگے پیش کردیں وہ کم عمر بھی ہے اور خوبصورت بھی انتہا کی ہے۔

پلان تو تمہارا صحیح ہے لیکن پھر پراپرٹی کا کیا ہو گا کیونکہ ابھی مزدلفہ پوری بیس سال کی بھی نہیں ہوئی اور پیپرز پر علی اور مزدلفہ دونوں کے سائن چاہیئے ہونگے جسکے لئے نتاشہ کی شادی جلد از جلد علی سے کروانی ہو گی لیکن ان سب کے لئے ہمیں وقت درکار ہو گا۔

نتاشہ کی بات پر وقار نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

ہاں وقار ٹھیک کہہ رہا ہے۔

وقار کی بات پر مسز چوہان نے بھی اسکے تائید کی۔

تو پھر ایسا کریں بابا مسٹر ڈیریسن کو راضی کریں کہ وہ ہمیں مزدلفہ کے بیس سال کے ہونے تک مہلت دیں اسکے بدلے ہم نہیں تین لڑکیاں دینگے۔

لیکن تین لڑکیاں کونسی دینگے میڈم ہم۔

مائرہ کے کہنے پر وقار نے آئیبرو اچکاتے ہوئے کہا۔

ایک مزدلفہ اور دوسری ادیبہ اور تیسری وردہ مزدلفہ کی دوست تینوں ہی اپنی مثال آپ ہیں اور اگر ہمیں مزدلفہ کی سالگرہ تک مہلت مل جاتی ہے تب تک نتاشہ کی شادی علی سے ہو جائیگی اور نتاشہ علی سے پیپر زپر سائن کروالیگی اور یہ کیسے کرنا ہے یہ نتاشہ خوب جانتی ہے اور دوسری طرف ہم ادیبہ کو بھی ڈھونڈے گے اور وہ بھی مل جائیگی آخر کہاں جائیگی اسکا کوئی نہیں ہے اس دنیا میں اور ہماری پہنچ بہت ہے ہم اسے پاتال سے بھی ڈھونڈ نکالینگے اور تیسرا مزدلفہ کی دوست وردہ وہ بھی بہت خوبصورت اور کم عمر ہے مزدلفہ سے

بڑی ہے لیکن زیادہ بڑی نہیں ہے اس لئے ان تینوں کو پیش کر دینگے اور مجھے یقین ہے مسٹر ڈیریسن اس ڈیل پر نہ صرف مانے گا بلکے خوش ہو جائینگے۔

وقار کے کہنے پر مائرہ نے اپنا پلان سمجھاتے ہوئے کہا۔

ہاں یہ ٹھیک ہے میں کرتا ہو بات ڈیریسن سے اس سے سب کی پریشانی دور ہو جائیگی لیکن میمونہ تم اب جلد از جلد وہ ثبوت تلاش کرو کیونکہ اگر وہ ثبوت کسی کے ہاتھ لگ گئے تو ہم سب تباہ و برباد ہو جائینگے اور نتاشہ کی شادی جلد از جلد علی سے کرواؤ تاکہ وہ علی سے پیپرز پر سائن کروالے اور پھر مزدلفہ سے سائن کروانا تو بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔

مسٹر چوہان نے میمونہ بیگم کو ہدایت دی۔

علی اٹھ جائیں مغرب کی اذان ہو گئی ہے اٹھ کر مسجد جائیں مجھے بھی نماز پڑھنی ہے۔

مزدلفہ نے علی کو اٹھاتے ہوئے کہا جو کہ اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

یار میں عیشاء کے ساتھ قضاء پڑھ لونگا ابھی سونے دو۔

ٹھیک ہے سوتے رہیں اب مجھ سے بات مت کیجیئگا نہیں جارہے نہ نماز پڑھنے میں جارہی ہوں نماز پڑھنے اور اگر آپ میرے وضو کر کے آنے تک نہیں اٹھے تو پکا میں ناراض ہو جاؤ نگی۔

علی کے نہ اٹھنے پر مزدلفہ نے علی کو دھمکاتے ہوئے کہا اور باتھروم چلی گئی۔

ابے یار یہ دھمکی مت دیا کرو تمہیں پتہ ہے میں تم سے بات کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔

مزدلفہ کی بات پر علی نے اٹھتے ہوئے برے برے منہ بناتے ہوئے کہا۔

ہاں میں تو دعا کرتی ہو کہ اللہ جنت میں مجھے آپکا ساتھ عطا کرے لیکن آپکے کرتوت دیکھ کر تو مجھے کچھ اور ہی لگ رہا ہے۔

علی کی بات پر مزدلفہ نے باتھروم سے باہر آتے ہوئے کہا۔

اچھا نہ بس بیگم طنزوں کے تیر کم چلائیں جارہا ہو نماز پڑھنے۔

مزدلفہ کے طنزیہ کہنے پر علینہ بسورتے ہوئے کہا اور وضو کر کے نماز پڑھنے چلا گیا۔

بتائیں کونسے کپڑے پہنے گے قمیض شلوار یا پینٹ شرٹ جو پہنیگے میں وہی پریس کر دونگی۔

مزدلفہ نے علی کو روم میں داخل ہوتے دیکھ کہا جو کہ ابھی نماز پڑھ کر آیا تھا۔

میرا تو دل نہیں کر رہا نتاشہ کی شکل بھی دیکھنے کو جب سے اس نے زید کے نکاح میں بکواس کی تھی تب سے ہی میرا دل کرتا ہے کہ نتاشہ میرے سامنے ہو اور میں اپنے ہاتھوں سے اسکا گلا دبا دوں۔

بس کر دیں علی اس طرح نہیں بولیں آپکی ہونے والی وائف ہے اور آپ نے بھی کوئی کم کسر نہیں چھوڑی تھی۔

علی کے کہنے پر مزدلفہ نے اسے ڈپٹتے ہوئے کہا۔

ہاں یہ سب میری بیگم کی مہربانی ہے مجھے تو یہ سوچ سوچ کر ٹینشن ہو رہی ہیکہ میں اسکو برداشت کیسے کرونگا۔

جیسے مجھے کرتے ہیں۔

علی کے منہ بسورتے ہوئے کہنے پر مزدلفہ نے وارڈروب سے پینٹ شرٹ نکالتے ہوئے فٹ سے جواب دیا۔

خبردار جو آج کے بعد خود کو کسی سے کمپیئر کیا بہت برا پیش آؤنگا اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک ہی پیس بنایا ہے جس پر صرف عرشیان شیخ کا حق ہے۔ علی نے مزدلفہ پر اپنا حق جتاتے ہوئے کہا۔

اچھا ٹھیک ہے یہ لیں جا کر چینج کریں۔

مزدلفہ نے استری ہوئے کپڑے علی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

اچھا جا رہا ہوں۔

علی نے مزدلفہ سے کپڑے میرے ہوئے کہا اور باتھروم میں چلا گیا۔

یار گھڑی پہناؤ۔

مزدلفہ جیکٹ پہناؤ یار۔

مزدلفہ شوز کہاں ہے۔

علی آپ بچوں سے بھی زیادہ تنگ کر رہے ہیں سب چیزیں دے رہی ہو صبر تو کریں۔

علی کے بار بار کہنے پر مزدلفہ نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

بیگم میرا دل نہیں کر رہا جانے کا کہیں ایسا نہ ہو نتاشہ کو دیکھ کر میں کوئی غلط بات کہہ دوں۔

بس رہنے دیں جانتی ہوں میں نہ جانے کے بہانے ہیں آپ کے اور اپنی زبان کو قابو میں

رکھئیگا اور اب جائیں اللہ حافظ۔

مزدلفہ نے علی کو جیکٹ پہناتے ہوئے کہا۔

یار بیگم آپ اکیلی رہ لو گی رات ہو رہی ہے اور مجھے دیر ہو گئی تو ویسے کہتے ہیں یہاں جنّات ہیں۔

مزدلفہ کے ہری جھنڈی دیکھانے پر علی نے اسے ڈراتے ہوئے کہا۔

علی یہ بونگے بہانے مت بنائیں مجھے کوئی جن بھوت نہیں کھا رہا آپ جائیں اللہ حافظ۔

علی کی بات پر مزدلفہ نے علی کو دروازے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

اچھا نا جا رہا ہو اپنا خیال رکھنا میں فون کرتے رہو نگا اللہ حافظ۔

علی نے مزدلفہ کے سر پر پیار کرتے ہوئے اسے ہدایت دی اور وہاں سے چلا گیا۔

اچھا جی تو یہ پلان ہے انکا اب دیکھو میں کیسے انکی بینڈ بجاتی ہوں۔

مزدلفہ جو کہ علی کے جانے کے بعد اپنا لیپ ٹاپ کھول کر بیٹھی تھی کانفرنس روم میں لگائے گئے کیمرے سے ان سب کے ناپاک ارادوں کو سن کر استہزایہ ہنستی خود سے کہنے لگی۔

چل بھئی اب صحیح وقت آ گیا تم لوگوں کی بربادی کا۔

مزدلفہ نے خود سے کہااور وہ ویڈیو اپنے لیپ ٹاپ میں سیو کر کے اسکو تین چار کاپی کی اور ایک ویڈیو شارق کو بھیجی اور ایک حیدر صاحب کو اور باقی ساری الگ الگ جگہ خود کے پاس سیو کی تاکہ وقت آنے پر اسکا صحیح استعمال کر سکے۔

سارا کام کر کے مزدلفہ نے لیپ ٹاپ بند کیا اور عبایا وغیرہ پہن کر موبائل اور گاڑی کی چابی اٹھا کر بنا کسی کو بتائے نکل گئی۔

شارق کے جانے بعد ادیبہ نے سارے برتن دھوئے اور سارے گھر کی اچھے سے صفائی کی اتنے میں ظہر کی اذان ہو گئی نماز پڑھ کر ادیبہ نے کچھ دیر قرآن پاک کی تلاوت کی اور سونے کے لئے لیٹ گئی پھر دوبارہ اسکی آنکھ عصر کی اذان پر کھلی عصر کی نماز پڑھ کر ادیبہ نے اذکار پڑھے اور پھر کھانا بنانے کے غرض سے کیچن میں آئی کیچن میں تمام چیزیں موجود تھی تو ادیبہ نے جلدی سے شارق کا پسندیدہ کھانا بریانی اچار گوشت اور کھیر بنائی اتنے میں مغرب کی اذان ہو گئی مغرب کی نماز پڑھ کر سورہ الواقعہ پڑھی اور پھر کیچن میں رکھے برتن دھونے لگی ابھی وہ برتن دھو کر کیچن صاف ہی کر رہی تھی کہ دروازہ بجا۔

ٹک ٹک ٹک۔۔۔

کون؟دروازہ بجنے کی آواز پر ادیبہ نے آنے والے وجود سے پوچھا۔

ادیبہ کے پوچھنے پر کسی نے کوئی جواب نہیں دیا تو ادیبہ نے شارق سمجھ کر دروازہ کھول دیا۔

آپ کون؟

دروازے پر شارق کی جگہ کسی لڑکی کو دیکھ کر ادیبہ نے پوچھا۔

آپکی کزن آپکی خالہ کی بیٹی اندر آنے نہیں دینگی آپی آپ۔

ادیبہ کے پوچھنے پر مزدلفہ نے شائستگی سے پوچھا۔

سوری بٹ آپکو پہچان نہیں اور نہ ہی میری کوئی خالہ ہے۔

مزدلفہ کے کہنے پر ادیبہ نے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے پوچھا۔

اچھا تو آپ اتنی جلدی اپنی آنو خالہ کو بھول گئی۔

تم کیسے جانتی ہو آنو خالہ کو کیا تعلق ہے تمہارا میری خالہ سے۔

مزدلفہ کے کہنے پر ادیبہ نے تیز لہجے میں کہا۔

اپنی آنو خالہ کی گڑیا کو اندر نہیں بلائینگی اپیا۔

نہیں نہیں مزی کیسے ہو سکتی ہے۔

آؤ اندر آؤ۔۔۔۔

ادیبہ نے خود سے کہااور مزدلفہ کواندر آنے کی اجازت دی تومزدلفہ اندر داخل ہوئی۔

م۔۔۔م۔۔۔زی میری گڑیاآنو خالہ اور قاسم چاچو کی بیٹی۔

مزدلفہ کے نقاب اتارنے پرادیبہ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

ہم آپکے قاسم چاچواور آنو خالہ کی شہزادی مزدلفہ قاسم۔

لیکن وہ تو۔۔۔

ہاں مجھے اور میرے بھائی کو دنیا کی نظر میں ماردیا گیاہے۔

مطلب زید بھائی بھی زندہ ہیں۔

مزدلفہ کے کہنے پرادیبہ نے خوشی سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

جی بلکل بلکہ انکا نکاح بھی ہوگیاہے۔

یااللہ تیرالاکھ لاکھ شکر ہے تونے اتنے سالوں بعد مجھے اپنے مخلص رشتوں سے ملایا کیسی ہے میری شہزادی۔

ادیبہ نے اللہ کا شکرادا کرکے مزدلفہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔

میں الحمدللہ بلکل ٹھیک میری اپیا کیسی ہیں۔

میں بھی الحمدللہ بلکل ٹھیک اور تمہیں پتہ ہے میری شادی ہوگئی ہے۔

مزدلفہ کے پوچھنے پر ادیبہ نے خوش ہوتے ہوئے بتایا۔

ہاں پتہ ہے نکاح تو بچپن میں ہی ہو گیا تھا اور پھر کل رات آپکے ہسبینڈ جی آپکو کڈنیپ کر کے لے آئے۔

تمہیں کیسے پتہ یہ سب؟

یہ بات چھوڑیں ایک مزے کی بات بتاؤ آپکو۔

مزدلفہ نے ادیبہ کی بات اگنور کرتے ہوئے کہا۔

بتاؤ گڑیا کیا بات ہے۔

آپکو پتہ ہے آپکے شوہر کو ایک دن پہلے میں نے کڈنیپ کیا تھا۔

ہہاں لیکن کیوں۔

مزدلفہ کے بتانے پر ادیبہ نے پوچھا۔

جب آپکے ہسبینڈ امریکہ سے آئے تھے میں نے راستے میں ہی انکو کڈنیپ کروالیا تھا کیونکہ میں انکو آپکی لائف کا بتانا چاہتی تھی کہ آپ پر کیسے ظلم ہو رہے ہیں اور آپکے سسر نے آپکا سودا کر دیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ آپکو انکے حوالے کرتے میں نے شارق بھائی کو آگاہ کر دیا تاکہ وہ آپکو اس زندان سے آزاد کروائے۔

لیکن تمہیں کیسے پتہ کہ میں ان حالات میں زندگی گزار رہی ہوں۔

مزدلفہ کے بتانے پر ادیبہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

مجھے اپنے سے جڑے ہر رشتے کی خبر ہے اور میں کسی کام سے ہی آپکے پاس آئی ہوں۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا کھل کر بتاؤ کیا کہ رہی ہو آپ گڑیا اور کیسے جانتی ہو آپ سب۔

آپی میں وقت آنے پر سب بتاؤنگی بس ابھی آپ مجھے یہ بتائیں کہ کسی ثبوت کے بارے

میں آپ جانتی ہیں جو کہ میرے بابا کے پاس تھے۔

مزدلفہ نے ادیبہ کی بات اگنور کرتے ہوئے اپنے کام کی بات کی۔

ہاں میرے بابا نے جتنے بھی ثبوت جمع کیے تھے وہ سارے ہی قاسم انکل کے پاس تھے اور

اب پتا نہیں وہ کہاں ہے اگر وہ ثبوت کسی ایجنسی والوں کو مل گئے تو سب کو سزا ہو گی جتنے

بھی لوگ غلط کاموں میں مسٹر چوہان کے ساتھ ملوث ہیں۔

اچھا آپ کو کچھ اندازہ ہو گا کہ وہ ثبوت کہاں ہو سکتے ہیں۔

نہیں مجھے نہیں پتہ وہ ثبوت قاسم انکل کے پاس تھے اور پھر انکا انتقال ہو گیا اسکے بعد مجھے

کچھ نہیں پتہ اور نا مجھے یہ پتہ کے انکا انتقال کیسے ہوا۔

مزدلفہ کے پوچھنے پر ادیبہ نے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے اب میں چلتی ہو علی کے ساتھ آؤ نگی۔

مزدلفہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

نہیں ابھی نہیں شارق آجائیں اسکے بعد کھانا کھا کر جانا میری شہزادی کتنے وقت بعد آئی ہے۔

نہیں اپیا ابھی نہیں ابھی کسی کو بھی نہیں پتہ کہ میں اور زید بھائی زندہ ہے اور اور پلیز آپ بھی کسی کو نہیں بتائیگا یہ بات خفیہ ہے اور میں خود یہ بات ایکسپوز کرو نگی لیکن وقت آنے پر۔

ٹھیک ہے لیکن میری گڑیا مجھ سے ملنے آتی رہا کرو۔

جی بلکل ضرور آؤ نگی لیکن اب میں چلتی ہوں شارق بھائی کسی بھی وقت آجائینگے اور میں نہیں چاہتی کہ انکو پتہ چلے کہ میں زندہ ہو ورنہ بہت کچھ برباد ہو جائیگا۔

خیریت تو ہے بڑی ایسی پراسرار باتیں کر رہی ہو۔

جی سب خیریت ہے اللہ حافظ میں چلتی ہوں۔

مزدلفہ نے ادیبہ سے کہا اور اس سے گلے ملتی چلی گئی۔

اسلام علیکم۔۔۔

وعلیکم سلام کیسے ہو علی بیٹا۔

علی نے لاؤنج میں انٹر ہوتے ہی سلام کیا جسکا جواب دیتے ہوئے پھوپھو نے علی کا حال دریافت کیا۔

میں الحمدللہ بلکل فٹ آپ لوگ سنائے کیسے آنا ہوا۔

علی نے وقار سے ملتے ہوئے انجان بن کر پوچھا جس پر آمنہ بیگم بس علی کو گھور کر رہ گئی۔

برخوردار یہاں تمہاری شادی کی بات ہو رہی ہے۔

علی کے پوچھنے پر ارسلان صاحب نے اسے باور کرواتے ہوئے کہا۔

شادی کی نہیں بربادی کی۔

کیا کہا تم نے علی۔

علی کے خود سے سرگوشی کرنے پر برابر میں بیٹھے وقار نے پوچھا۔

نہیں کچھ نہیں یاد آگیا تھا کہ بابا نے مجھے بتایا تھا لیکن میں بھول گیا تھا۔

وقار کے پوچھنے پر علی نے گڑبڑاتے ہوئے کہا۔

ہاں تو پھر بدھ کو نکاح جمعرات کو مایوں مہندی اور جمعہ کو برات طے پائی ہے اپنی۔

نتاشہ نے علی کو آگاہ کرتے ہوئے کہا جبکہ نتاشہ کو دیکھ کر علی کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

ممایار جب سب طے ہو گیا ہے تو جلدی سے ڈنر لگوائیں بھوک لگ رہی ہے۔

ہاں میں ابھی لگواتی ہوں۔

علی کے کہنے پر آمنہ بیگم نے اسے گھورتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کیچن کی طرف چلی گئی تاکہ سب اہتمام ایک نظر خود دیکھ سکیں۔

یار ممایہ سب جلدی نمٹائیں اور میرا اور اپنی بہو کا کھانا پیک کر دیجئیگا میں وہی جا کر مزے لفہ کے ساتھ کھاؤنگا اس لئے آپ پیک کروا دینا اور میں تھوڑی دیر میں چلا جاؤنگا وہ گھر میں اکیلی ہے اور موسم دیکھیں کیسا ہو رہا ہے وہ ڈر نہ جائے۔

علی نے آمنہ بیگم سے کہا جو کہ انکے پیچھے ہی کچن میں آ گیا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے میں بھی پریشان ہو رہی تھی کہ میری بیٹی اکیلی ہو گی اس لئے تم جلدی چلے جانا۔

ممامیں کام سے جا رہا ہوں مجھے دیر ہو جائیگی آنے میں۔

ڈنر کے بعد علی نے آمنہ بیگم سے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

مزدلفہ ادیبہ کے گھر سے نکلتی اپنی گاڑی میں آئی اب جلد از جلد گھر پہنچنا چاہتی تھی کیونکہ موسم بہت خراب ہو رہا تھا کسی بھی وقت بارش ہونے والی تھی آسمان پر بجلی کڑک رہی تھی جسکے خوف سے مزدلفہ کے ہاتھ کانپ رہے تھے اور وہ دل ہی دل دعا کر رہی تھی کہ علی جلدی گھر آجائے۔

مزدلفہ کو اس موسم سے بہت زیادہ خوف آتا تھا بچپن سے ہی وہ ایسے موسم سے ڈرتی تھی اور اسکے ماں باپ کے انتقال کے بعد تو اور زیادہ خوف اسکے دل میں بیٹھ گیا تھا جو کہ مزدلفہ بہت کوشش کے بعد بھی اپنا خوف دل سے نہ نکال سکی تھی گھر میں تو بوا اسکے پاس آجاتی تھی اور اسکو سلا دیتی تھی لیکن اب مزدلفہ علی کو بھیجنے پر پچھتاوا ہو رہا تھا۔

مزدلفہ دل میں قرآن پاک کی تلاوت کرتی گھر پہنچی گاڑی پورچ میں کھڑی کرتے ہی اندر اپنے کمرے میں آئی۔

مزدلفہ نے کمرے میں آکر ساری کھڑکیوں کے آگے پردے لگائے اور وضو کر کے عیشاء کی نماز اور سورۃ الملک اور سورۃ السجدہ پڑھی لیکن پھر بھی اسکا خوف کم نہیں ہوا۔

مزدلفہ کے ہاتھ پاؤں خوف سے ٹھنڈے پڑ رہے تھے جسم لرز رہا تھا مزدلفہ لرزتی ہوئی ٹانگوں سے چلتی ہوئی بیڈ تک گئی اور خود کو کفٹر میں چھپا کر بلند آواز میں تلاوت کرنے لگی۔

ابھی اسے لیٹے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی مزدلفہ اپنے ڈر پر قابو پاتی ڈریسنگ پر سے اپنا موبائل اٹھانے کے لئے چلتی ہوئی ڈریسنگ کی طرف جانے لگی ابھی وہ بیڈ کراس کر کے سامنے لگی ڈریسنگ کی طرف بڑھی تھی کہ ایک دم بادل کے آپس میں ٹکرانے کی آواز آئی تو خوف سے مزدلفہ روتے ہوئے وہی بیٹھ گئی اور کانوں پر ہاتھ رکھتی چیخ چیخ کر سب کو بلانے لگی جس کی وجہ سے مزدلفہ کو گلے میں بے حد تکلیف محسوس ہوئی لیکن وہ اپنی تکلیف کو نظر انداز کرتی ایک ایک کر کے سب کو پکارنے لگی۔

علی کی آواز سن کر مزدلفہ کی تھوڑی ہمّت بندھی جبکہ چیخ چیخ کر سر پھٹنے کے قریب تھا اور گلے سے الفاظ نکلنے سے انکاری تھے۔

مزدلفہ نے بھیگی آنکھوں سے علی کو دیکھا اور کچھ بولنے کی کوشش کرنے لگی لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی لفظ بول پاتی منہ سے خون نکلنے لگا اور پھر تکلیف کو نہ سہتے ہوئے مزدلفہ علی کے بازوؤں میں جھول گئی۔

علی اپنے بابا کی گھورتی نظریں نظر انداز کرتا پورچ میں کھڑی اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اسکی ماما بابا کو خود ہی سنبھال لینگی۔

علی پورچ میں گاڑی کھڑی کر کے جیسے ہی گھر میں داخل ہوا اسے نسوانی چیخیں سنائی دی اور لمحے کے ہزارویں حصے میں علی پہچان چکا تھا یہ آواز کسی اور کی نہیں بلکہ مزدلفہ کی ہے۔

علی بھاگتا ہوا اپنے کمرے میں گیا جہاں مزدلفہ کانوں پر ہاتھ رکھتی سب کو پکار رہی تھی۔

مزدلفہ کیا ہوا مزدلفہ ادھر دیکھو میں ہوں مزدلفہ ادھر دیکھو کیا ہوا ہے کچھ تو کہو مزدلفہ میری جان نکل رہی ہے کیا ہوا ہے میری شہزادی کو۔

علی بھاگتا ہوا مزدلفہ کے پاس آیا اور اسکا رخ اپنی طرف کرتے پریشانی سے پوچھنے لگا جبکہ مزدلفہ کی یہ حالت دیکھ کر علی کی جان پر بن آئی تھی۔

علی کے پوچھنے پر مزدلفہ کوئی جواب دیتی اس سے پہلے ہی مزدلفہ کے منہ سے خون کی الٹی ہوئی اور وہ علی کے بازوؤں میں جھول گئی۔

مزدلفہ کیا ہو مزدلفہ آنکھیں کھولو کچھ نہیں ہو گا تمہیں مزدلفہ یار ایسا مزاق نہیں کرو مزدلفہ میں مر جاؤنگا یار نہیں کرو مزدلفہ آنکھیں کھولو یار کیوں پریشان کر رہی ہو مزدلفہ۔

علی مزدلفہ کی حالت دیکھتا دیوانہ وار اس سے کہنے لگا علی کے خود کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑھ گئے تھے اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کیا کرے۔

ابھی علی دوبارہ مزدلفہ کو پکارتا کہ اسکا موبائل بجنے لگا۔

علی نے کانپتے ہاتھوں سے ہاتھوں سے موبائل نکالااور کال پس کر کے کان سے لگائی۔

اسلام علیکم علی کیسا ہے گڑیا کیسی ہے یار بات کرنی تھی گڑیا سے اور ہم ڈنر پر نہیں آئے یار ناراض مت ہونا لیکن میں ان لوگوں سے جتنا ہو سکے دور رہنے کی کوشش کرتا ہوں۔

علی۔۔۔ علی۔۔۔

زید جو کہ علی کے فون اٹھاتے ہی شروع ہو چکا تھا علی کو نہ سنتا دیکھ اسے پکارنے لگا جو کہ ساکت نظروں سے مزدلفہ کو دیکھ رہا تھا جس کا سر اسکی گود میں تھا اور ابھی بھی اسکے منہ سے خون نکل کر کارپیٹ میں جذب ہو رہا تھا اور کچھ کمرے میں پھیل گیا تھا۔

میری زندگی مجھے پھر چھوڑ کر جا رہی ہے لیکن اب میں بھی ساتھ جاؤنگا ہاں ہاں ہم دونوں ساتھ ہاں میں میری مزدلفہ کو اکیلا نہیں چھوڑونگا ہم اللہ کے پاس جائینگے میں آپکی شکایت لگاؤنگا آپ مجھے بہت تنگ کرتی ہو دیکھو ابھی بھی میری گود میں سر رکھے سو رہی ہو۔

علی کیا ہوہے کیا بول رہا ہے دماغ خراب ہو گیا ہے تیرا۔

علی کی الٹی سیدھی باتوں پر زید نے دھاڑتے ہوئے کہا اور اپنی گاڑی کی چابی اٹھا کر پورچ کی طرف بھاگا۔

ہم دونوں جنت میں ساتھ رہینگے یہاں تو ظالم دنیا نے ہمیں الگ کر دیا لیکن اب ہم اللہ کے پاس رہینگے سکون سے وہاں کوئی نہیں ہو گا کوئی نہیں ہنا ہاں ہاں میں اب آپ کو اکیلا نہیں چھوڑ ونگا۔

علی علی بات سن کیا ہوا ہے کیسی باتیں کر رہا ہے۔

زید ایک ہاتھ سے ڈرائیونگ کرتا دوسرے ہاتھ سے فون کان سے لگائے روڈ پر گاڑی بھاگا رہا تھا اور پھر پانچ منٹ کی ڈرائیو کرتے وہ بنا گاڑی پارک کیے اندر کی طرف بھاگا۔

زید جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا اسکے قدموں تلے زمین نکل گئی جہاں مزدلفہ علی کی گود میں سر رکھے بیہوش تھی اور اسکے منہ سے مسلسل خون نکل رہا تھا جبکہ علی مسلسل اس سے باتیں کر رہا تھا۔

علی کیا ہوا ہے گڑیا علی ہوش میں آ علی۔

زید بھاگتا ہوا انکے پاس آیا اور علی کو جھنجھوڑتے ہوئے دھاڑا۔

ہم اللہ کے کے پاس جا رہے ہیں۔

علی بس ایک ہی بات کہے جا رہا تھا۔

زید نے علی کو چھوڑ کر مزدلفہ کو اٹھایا اور باہر کی طرف بڑھا۔

اوئے کہاں لیکر جارہاہے میری گڑیا زید زید رک تو نہیں لیکر جاسکتا اسے ہمیں ساتھ جانا ہے تو اسے مجھ سے چھین نہیں سکتا۔

علی بھی زید کے پیچھے پورچ کی طرف بھاگا۔

زید نے پچھلی سیٹ پر مزدلفہ کو لٹا کر پیسنجر سیٹ کا دروازہ کھول کر علی کو دھکہ دیکر بٹھایا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آکر خود ڈرائیو کرنے لگا۔

زید کے خود کے ہاتھ کانپ رہے تھے اور دل خوف سے بیٹھ رہا تھا اب کسی اپنے کو کھونے کی ہمّت نہیں تھی اس میں لیکن ابھی اسے خود کو سنبھالنا تھا جبکہ علی ساکت نظروں سے بس پیچھے چادر میں لپٹی مزدلفہ کو دیکھ رہا تھا جس کا چہرہ بھی چادر سے ڈھکا ہوا تھا۔

زید نے آدھے گھنٹے کا راستہ پندرہ منٹ میں تہہ کر کے ہسپتال پہنچا اور جلدی سے مزدلفہ کو اٹھاتا اندر بھاگا جبکہ زید کو بھاگتے دیکھ علی بھی گاڑی سے اتر کر اسکے پیچھے بھاگا۔

زید تو یہاں اور یہ کون ہے؟

دانیال جو کہ اپنی ڈیوٹی ٹائم کے بعد گھر جارہا تھا زید کو سامنے سے کسی کو اٹھاتے ہوئے آتے دیکھ اس سے پوچھنے لگا۔

یہ علی کی وائف اور میری بہن ہے دانیال جلدی کر یہ کب سے بے ہوش ہے اور اس کے منہ سے بلڈ نکل رہا ہے۔

دانیال کے پوچھنے پر زید نے دانیال کو بتایا اتنے میں وارڈ بوائے اسٹریچر لے آئے تو زید نے مزدلفہ کو اسٹریچر پر لٹایا اور وارڈ بوائے اسٹریچر کو آئی سی یو کی طرف لے جانے لگے۔

کہاں لیکر جا رہے ہو کہیں نہیں جائیگی یہ میرے بغیر اجازت نہیں چھیننے دونگا میں کسی کو بھی دور رہو سب ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا ہٹو کہیں نہیں جائیگی مزدلفہ۔

علی وارڈ بوائے کو اسٹریچر لے جاتے دیکھ دھاڑتے ہوئے کہا اور وارڈ بوائے کو دھکے دینے لگا۔

علی دیکھ مزدلفہ ٹھیک ہو جائیگی اسے کچھ نہیں ہوگا میں ہو نہ کوئی اسے تجھ سے نہیں چھین رہا دیکھ اسکا بلڈ ضائع ہو رہا ہے اسکو لے جانے دے ورنہ اسکی جان کو خطرہ ہو جائیگا وہ تیری تھی ہے اور تیری ہی رہیگی میرے بھائی۔

علی کے ضد کرنے پر زید نے اسے نرمی سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

نہیں تم سب ملے ہوئے ہو تم چھین لوگے مجھ سے میں نہیں جانے دونگا کہیں مزدلفہ کہیں بھی جانے نہیں دونگا۔

علی نے مزدلفہ کو خود میں بھینچتے ہوئے کہا۔

علی چھوڑ علی سنبھال خود کو میرے بھائی اسکی زندگی خطرے میں ہے یار۔

دانیال نے علی کو سمجھانے کے ساتھ قابو کیا اور زید نے علی سے مزدلفہ کو الگ کر کے اسٹریچر پر لٹایا اور وارڈ بوائے کو اشارہ کیا تو وہ مزدلفہ کو لے گئے۔

نہیں لیکر جاؤ میں سب کو مار دونگا چھوڑو اسے چھوڑو ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔

علی زید اور دانیال کی پکڑ میں مچلتے ہوئے دھاڑا جو کہ علی کو قابو کرنے میں ہلکان ہو رہے تھے لیکن وہ اپنے ہوش و حواس میں ہی نہیں تھا۔

میں کسی کو نہیں چھوڑونگا مجھے جانے دو وہ مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی نہیں جانے دونگا میں نہیں جانے دونگا کہیں نہیں جانے دونگا۔

علی ان دونوں کی پکڑ میں مچلتے مچلتے ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گیا جبکہ پورا ہسپتال ترحم نگاہوں سے اس دیوانے کو دیکھ رہے تھے اور مزدلفہ پر رشک کر رہے تھے۔

علی علی کیا ہو گیا علی بات سن میرے بھائی ایسے نہیں کر علی۔

زید علی کے گال تھپتھپاتے گلوگیر لہجے میں کہنے لگا جبکہ ضبط کے باوجود اسکے چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

اسٹریچر لاؤ۔

دانیال علی کے بے ہوش وجود کو سنبھالتے ہوئے دھاڑا تو جلدی سے دو وارڈ بوائے اسٹریچر لے آئے تو دانیال نے زید کی مدد سے علی کو اسٹریچر پر لٹایا تو وارڈ بوائے اسے آئی سی یو کی طرف لے گئے۔

زید یار سنبھال خود کو اور انکل آنٹی کو کال کر کے انہیں بلا۔

دانیال نے زید کو سمجھایا اور آئی سی یو کی طرف بڑھ گیا جبکہ زید فون نکال کر ارسلان صاحب کو کال کرنے لگا۔

شارق اپنے روم میں آتے ہی سو گیا تھا اور اب اسکی آنکھ رات کے نو بجے کھلی تھی۔

شٹ میں اتنی دیر سو گیا ادیبہ اکیلی ہو گی۔

شارق نے ٹائم دیکھتے ہوئے اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا اور چادر پھینکتا وارڈ روب سے اپنے کپڑے لیتا واشروم میں چلا گیا پانچ منٹ بعد فریش ہو کر باہر آیا اور تیار ہو کر اپنی گاڑی کی چابی اور موبائل اٹھاتا باہر پورچ کی طرف جانے لگا۔

ارے مما کی جان اٹھ گیا میں ابھی تمہیں ہی اٹھانے والی تھی آجاؤ میں ڈنر لگواتی ہو پھر ساتھ ڈنر کرینگے۔

مسز چوہان نے شارق کو لاؤنج میں آتے دیکھ کہا۔

نہیں مما میں باہر جارہا ہوں اور ڈنر بھی باہر کرونگا اور میرا انتظار مت کیجئیگا مجھے کافی دیر ہو جائیگی آنے میں۔

شارق نے مسز چوہان کو انکار کرتے ہوئے کہا اور انکی بنا کوئی دوسری بات سنے آگے بڑھ گیا۔

ادیبہ کہاں ہو؟

شارق نے گھر میں داخل ہوتے ہی ادیبہ کو آواز دی جو کہ شاید عیشاء کی نماز پڑھ رہی تھی۔

ادیبہ ادیبہ کہاں ہو ادیبہ۔

شارق نے ادیبہ کو جواب دیتے نا پا کر پریشانی سے اسے آوازیں دیتا ڈھونڈے لگا۔

اُف یار تم نے تو ڈرا دیا تھا۔

شارق نے بیڈ روم میں ادیبہ کو نماز پڑھتے دیکھ کہا جو کہ سلام پھیر رہی تھی۔

اچھا ہے ڈر گئے آپ آپ کو میرا ہوش نہیں ہے میں کب سے اکیلی ہوں موسم دیکھا ہے ابھی بارش رکی ہے اور کتنی بجلی کڑک رہی تھی مجھے اتنا ڈر لگ رہا تھا لیکن آپ تو پتہ نہیں کہاں گم تھے اور کھانا بھی میں نے مغرب کے بعد بنا لیا تھا سارا ٹھنڈا ہو گیا ہے آپکو زرا ہوش نہیں ہے میرا تو کیوں لائے مجھے یہاں کم از کم وہاں مجھے ڈر تو نہیں لگتا تھا نہ۔

ادیبہ شارق کو دیکھتے ہی غصے سے کہتے ہوئے آخر میں روتے ہوئے جذباتی ہو گئی۔

یار سوری میں سو گیا تھا مجھے نہیں پتہ لگا پتہ نہیں کیسے میں اتنی دیر سو گیا شاید کل رات جاگنے کی وجہ سے آئیندہ ایسا نہیں ہو گا پلیز رونا بند کرو۔

ادیبہ کی بات پر شارق نے کان پکڑتے ہوئے نرم لہجے میں کہا کیونکہ اسے اندازہ تھا اپنی غلطی کا۔

آپ ہاتھ نیچے کریں شارق میں کبھی بھی آپ پر پابندی نہیں لگاؤ نگی میری طرف سے آپکو پوری آزادی ہے لیکن میں بہت ڈر گئی تھی بچپن میں کبھی ایسا موسم ہوتا تو بابا مجھے اپنے پاس سلاتے تھے اور پھر بابا کے بعد مما کے پاس سوتی تھی میرے مما بابا نے کبھی مجھے خود سے الگ نہیں کیا اور اسکے بعد کسی نے مجھے اپنے قریب نہیں کیا کبھی میرا حال جاننے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی مجھے اپنے ہونے کا احساس دلایا لیکن اتنے سالوں کے بعد آپ

آئے اور ایک مسیحا کی طرح مجھے اس جہنم سے نکال کر اس چھوٹی سی جنت میں لے آئے جس کے لئے میں اللہ کے بعد آپکا جتنا شکر ادا کرو کم ہے میں ساری زندگی آپکے احسان کا بدلہ نہیں چکا سکو نگی اور یقین کریں میں چکانا بھی نہیں چاہتی کیونکہ میں آپکے احسان تلے ہی زندگی گزارنا چاہتی ہو آپ بھلے مجھے بیوی کا درجہ نہ دیں پھر بھی میں آپکی غلام بن کر زندگی گزار دونگی کیونکہ آپ میرے لئے اللہ طرف ایک فرشتہ بن کر آئے جس نے اللہ کے حکم سے میری تمام تکلیفیں دور کر دیں۔

ادیبہ نے شارق کے ہاتھ اسکے کانوں سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا میں کیوں تمہیں بیوی ماننے سے انکار کرونگا اور کیوں تمہیں غلام بنا کر رکھونگا میری ایک ہی بیوی تھی ہے اور رہیگی اور وہ ہو تم اور رہی بات احسان کی تو میں نے کوئی احسان نہیں کیا یہ میرا فرض تھا میں شرمندہ ہو تم سے اور خود سے بھی کہ میرے اتنے وقت غافل رہنے سے تم نے اتنی تکلیفیں اٹھائیں میں ہر نماز کے بعد اللہ سے تمہاری ساتھ کی گئی اپنی زیادتی کی معافی مانگتا ہوں اور آئیندہ ایسی بات کہنا تو دور کی بات سوچی بھی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا اور اب کھانا لگاؤ یار بھوک لگ رہی ہے۔

ادیبہ کی بات پر شارق نے اسے خود سے لگاتے پیار سے سمجھایا اور آخر میں تھوڑا ڈانٹتے ہوئے سر پر پیار کر کے کھانا لگانے کا کہا تا کہ ادیبہ کا دیھان اس بات سے ہٹ جائے۔

ٹھیک ہے آپ ہاتھ منہ دھو کر آئیں میں کھانا گرم کر کے ٹیبل پر لگاتی ہوں۔

ادیبہ نے شارق سے کہا اور کیچن کی طرف چلی گئی اور شارق اپنا موبائل نکال کر کسی کو کال کرنے لگا۔

اسلام علیکم یار زید کہاں ہو تم میں پاکستان آ گیا ہوں۔

شارق زید کے کال اٹھاتے ہی شروع ہو گیا۔

کیا؟ کیسے اوہ اللہ انہیں صحتیابی دے اچھا سن مجھے ہسپتال کا نام بتا میں پہنچتا ہوں چل ٹھیک ہے خیال رکھنا اپنا بھی اور علی کا بھی تم لوگوں نے مجھے بلکل ہی اجنبی کر دیا باہر ملک تھا اس دنیا سے نہیں گیا تھا اچھا ٹھیک ہے نہیں کر رہا غصہ تو پریشان نہ ہو میں آتا ہوں اللہ حافظ۔

شارق بات کرنے کے بعد باہر چلا گیا جہاں ادیبہ ٹیبل پر کھانا لگا کر کرسی پر بیٹھی اسکا ہی انتظار کر رہی تھی۔

خیریت آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں؟

ادیبہ نے شارق کو پریشان دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں وہ ایک دوست ہے اسکی بیوی ہسپتال میں ہے سیریئس کنڈیشن ہے بھابھی کی اور وہ اپنی بیوی سے اتنی محبت کرتا ہیکہ وہ خود بے ہوش ہو گیا ہے اور اب وہ بھی ایمرجنسی میں ایڈمٹ ہے اس لئے کھانے کے بعد تیار ہو جانا ہمیں چلنا ہے۔

اوہ یہ بہت برا ہوا اللہ دونوں کو صحتیابی دے اور انکی پریشانی دور کرے۔

شارق کے بتانے پر ادیبہ نے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا اور پھر کھانا کھا کر ادیبہ نے کھانے کے برتن دھوئے اور برقعہ پہن کر گھر کو لاک کیا اور شارق کے ساتھ ہسپتال کے لئے نکل گئی۔

کیا ہوا دانیال کیسی ہے گڑیا؟

دانیال کو آئی سی یو سے باہر آتا دیکھ زید نے پریشانی سے پوچھا۔

زید ہمیں ابھی بھابھی کا آپریشن کرنا ہو گا کیونکہ انکا خون نہیں رُک رہا اور جلدی سے بلڈ کا انتظام کر میں بھی بلڈ بینک میں دیکھتا ہوں۔

ٹھیک ہے آپریشن اسٹارٹ کر دے اور خون کی ٹینشن نہ لے میرا اور گڑیا کا بلڈ گروپ سیم ہے اگر مجھے جسم کی آخری بوند بھی دینی پڑی تو میں اپنی گڑیا کو دونگا بس اسکو کچھ نہیں ہونا چاہئے۔

دانیال کے بتانے پر زید نے جذباتی ہوتے ہوئے کہا۔

ایکسکیوزمی دانیال۔

جی کہیں ڈاکٹر زبیر علی کیسا ہے۔

دانیال نے ڈاکٹر زبیر سے پوچھا جو کہ علی کا چیک اپ کر کے آئے تھے۔

دانیال پریشان ہونے کی بات نہیں ہے اللہ نے بچت کر دی نروس بریک ڈاؤن ہوتے ہوتے بچا ہے لیکن اب ٹھیک ہے فلحال میں نے نیند کا انجیکشن لگا دیا ہے لیکن انکو ہر ٹینشن سے دور رکھو ورنہ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

تھینک یو ڈاکٹر دراصل وہ اپنی مسز سے بہت محبت کرتا ہے اور انکی سیریئس کنڈیشن ہے میں آپریشن کرنے جا رہا ہو ساری تیاری ہو چکی ہیں دعا کریں وہ ٹھیک ہو جائیں ورنہ بہت برا ہو گا۔

دانیال ایسی مایوسی کی باتیں نا کرو کچھ نہیں ہو گا انشاءاللہ دونوں ٹھیک ہو جاءینگے اللہ سے دعا کرو وہ بہتر کریگا۔

دانیال کے کہنے پر ڈاکٹر زبیر نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا اور وہ وہاں سے چلے گئے۔

کیا کہا ڈاکٹر نے؟

زید نے دانیال کے پاس آتے ہوئے پوچھا جو کہ شارق کی کال اٹینڈ کرنے گیا تھا۔

کچھ نہیں علی ٹھیک ہے اور میں آپریشن کرنے جا رہا ہوں ہمّت مت ہارنا انشاءاللہ سب ٹھیک ہو گا۔

دانیال نے زید کو مختصر سا بتاتے ہوئے تسلی دی اور دوبارہ آئی سی یو کے اندر چلا گیا۔

کیا ہوا ہے میرے بیٹے کو علی کہاں ہے زید؟

ارسلان صاحب نے زید کے پاس آتے ہوئے کہا جنکو زید نے ہی فون کر کے صرف علی کی طبیعت خرابی کی اطلاع دی تھی جبکہ آمنہ بیگم مسلسل آنسو بہا رہی تھی۔

ٹھیک ہے وہ ڈاکٹر نے نیند کا انجیکشن لگایا ہے اس لئے سو رہا ہے۔

زید مزدلفہ کہاں ہے اور کیسی ہے؟

آمنہ بیگم نے مزدلفہ کو ناپا کر پوچھا۔

اسکا آپریشن چل رہا ہے۔

آمنہ بیگم کے پوچھنے پر زید نے خود پر ضبط کرتے ہوئے کہا جبکہ سرخ آنکھیں اسکے ضبط کی گواہی دے رہی تھی۔

زید مزدلفہ کہاں ہے اور کیسی ہے؟

آمنہ بیگم ابھی کچھ کہتی کہ حیدر صاحب نے زید سے پوچھا جو کہ ابھی ابھی آئے تھے۔

چاچو آپ یہاں کیسے اور آپ کیسے جانتے ہیں گڑیا کو؟

زید میں نے پوچھا ہے مزدلفہ کہاں ہے اور کیسی ہے۔

زید کے پوچھنے پر حیدر صاحب نے اپنے سول پر زور دیتے ہوئے دوبارہ کہا جبکہ ارسلان صاحب ناسمجھی سے سب کو دیکھ رہے تھے۔

اندر آپریشن چل رہا ہے اسکا۔

حیدر صاحب کے زور دینے پر زید نے انہیں جواب دیا۔

کیا ہو رہا ہے یہاں زید آپ حیدر کو چاچو کیوں کہہ رہے ہو اور یہ مزدلفہ کون ہے اور اسکا علی سے کیا تعلق ہے؟

ارسلان صاحب نے نا سمجھی سے زید سے پوچھا۔

مزدلفہ میری بہن آپکی بھتیجی علی کی بیوی اور آپکے محروم بھائی قاسم کی بیٹی ہے۔

زید نے ارسلان صاحب کے سر پر دھماکہ کیا جبکہ زید کے بات سن کر وہ بے یقینی سے اپنی بیوی کو دیکھتے ہوئے دو قدم پیچھے ہوئے جو کہ ان سے نظریں چرا رہی تھی۔

اس میں تائی جان کا کوئی قصور نہیں ہے تائی جان کو خود ابھی کچھ دن پہلے پتہ لگا ہے بلکہ تائی جان کو ہی کیا ہم سب کو بھی اور پھر مزدلفہ نے ہم سب کو منع کیا تھا آپکو بتانے سے وہ خود بتانا چاہتی تھی آپکو ثبوتوں کے ساتھ۔

زید نے انہیں ساری بات بتاتے ہوئے آخر میں اپنی صفائی دی۔

تو پھر علی نے نتاشہ سے شادی کے لئے جلدی کیوں مچائی جب وہ مزدلفہ سے مل چکا تھا۔

کیا علی کی شادی فکس ہو رہی ہے اور یہ کس چیز کا آپریشن ہے؟

ارسلان صاحب کے پوچھنے پر حیدر صاحب نے حیرانگی سے پوچھا۔

مزدلفہ کے گلے میں ٹونسز تھے جو کہ بہت خطرناک تھے مزدلفہ کو ڈاکٹر نے آپریشن پہلے بتا دیا تھا لیکن وہ اس نے نہیں کروایا کیونکہ آپریشن میں اندھا بہرا یا گونگا ہونے کے ستر پرسنٹ چانسز ہیں لیکن اگر آپریشن نہ ہوا تو ٹونسز کینسر کی شکل اختیار کر لیتے یہ بات

صرف مزدلفہ اور وردہ یعنی میری وائف کو پتہ تھی کیونکہ یہ دونوں بچپن سے بیسٹ فرینڈز ہیں لیکن مزدلفہ نے اسکو بھی یہ بات بتانے سے منع کر دیا تھا لیکن دو تین دن پہلے ہی اس نے ہم دونوں کو بتایا تھا جس پر علی مزدلفہ سے ناراض ہو گیا تھا لیکن اس نے دانیال سے ڈسکس کیا تو دانیال نے کہا کہ بھابھی کو ہسپتال لے آئے اور پھر جب علی نے مزدلفہ سے کہا کہ ہسپتال چلنا ہے تو مزدلفہ نے انکار کر دیا اور شرط رکھی کہ جب تک وہ اپنا علاج نہیں کروائیگی جب تک علی نتاشہ سے شادی نہیں کر لیتا اور چاچو اب بتائیں آپ کیسے جانتے ہیں مزدلفہ کو؟

زید نے ساری بات بتاتے ہوئے آخر میں حیدر صاحب سے پوچھا۔

مزدلفہ ایک سیکریٹ ایجنٹ ہے جو کہ MS کے نام سے جانی جاتی ہے اور جس کیس پر علی اور آپ کام کر رہے ہو اسکو لیڈ بھی مزدلفہ ہی کر رہی ہے اور مزدلفہ کو ایجنٹ میں نے ہی بنایا ہے۔

زید کے پوچھنے پر حیدر صاحب نے مختصر سا بتایا۔

تو WD ضرور وردہ ہو گی۔

حیدر صاحب کے بتانے پر زید نے آئیبرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔

ہمم لیکن مزدلفہ نے مجھے منع کیا تھا کہ میں آپ لوگوں میں سے کسی کو نہ بتاؤ لیکن اب شاید سب کا جان لینا ہی بہتر ہے۔

اتنا سب کچھ ہو گیا اور مجھے کسی نے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا۔

ارسلان صاحب نے شکوہ کرتے ہوئے کہا۔

تایا ابو ابھی بہت سے ایسی اہم باتیں ہیں جن سے ہم بھی لاعلم ہیں اب سب کے سوالوں کے جواب صرف مزدلفہ ہی دے سکتی ہے۔

ہمم ٹھیک کہہ رہا ہے زید۔

زید کے کہنے پر حیدر صاحب نے بھی ہامی بھری۔

میں مسجد جا رہا ہوں آپ لوگ یہاں ہے نہ؟

زید نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے ان دونوں سے کہا جبکہ آمنہ بیگم تو کب سے پریئر روم میں مزدلفہ اور علی کی صحتیابی کی دعائیں کر رہی تھی۔

ٹھیک ہم یہیں ہے آپ جاؤ بیٹا۔

زید کے پوچھنے پر ارسلان صاحب نے کہا سر ہلاتا مسجد چلا گیا۔

زید علی کہاں ہے اور کیسا ہے؟

شارق اور ادیبہ ابھی ہسپتال پہنچے تھے اور ریسیپشن سے کوریڈور میں کھڑے زید سے شارق نے پوچھا۔

علی دوائیوں کے زیرِ اثر سو رہا ہے بہت بری حالت تھی اسکی بہت مشکل سے میں نے اور دانیال نے سنبھالا ہے بس دعا کر میری گڑیا کا آپریشن سکسیسفل ہو جائے ابھی خون دیکر آیا ہوا گر مجھے اپنے جسم کی آخری بوند بھی خون کی دینی پڑی تو میں دے دونگا بس میری گڑیا کو کچھ نہ ہو۔

کیا مقصد زید علی کی بیوی کا آپریشن ہے یا تیری بہن کا؟

زید کے گڑیا کہنے پر شارق نے نا سمجھتے ہوئے پوچھا۔

علی کی وائف ہی میری بہن ہے میری بہن زندہ ہے مجھے اور علی کو کچھ دن پہلے ہی پتہ لگا تھا اور پھر زید نے ساری کہانی شارق کے گوش و گزار کر دی۔

آپ آنو خالہ اور قاسم چاچو کے بیٹے ہیں اور مزدلفہ کا آپریشن ہو رہا ہے لیکن ابھی تک تو وہ ٹھیک تھی مجھ سے مل کر گئی ہے کچھ گھنٹوں پہلے مجھ سے ہنسی مزاق کی ہے میں نے اسے کہا کہ کھانا کھا کر جانا اس نے مجھے منع کر دیا وہ مجھے بتا رہی تھی اس نے ہی شارق کو کڈنیپ کیا

تھااور پھر دو دن بعد میری حالِ زندگی بتا کر چھوڑ دیا نہیں بھائی یہ مزدلفہ نہیں ہے ابھی کچھ گھنٹوں پہلے ہی تو میرے پاس تھی ہم نے باتیں کی ہیں۔

زید کی بات سنتے ہی ادیبہ الٹا سیدھا انکو بتانے لگی۔

کیا مطلب۔۔۔۔

دانیال کیسی ہے گڑیا۔

زید ابھی ادیبہ سے کچھ پوچھتا کہ دانیال کو آئی سی یو سے نکلتا دیکھ اس کی طرف متوجہ ہوا۔

زید پریشان نہ ہو آپریشن سکسیسفل ہوا ہے اللہ کا شکر ہے بھابھی خطرے سے باہر ہے لیکن جب انہیں ہوش آئیگا تب تک میں کسی چیز کی گارنٹی نہیں دے سکتا اللہ سے دعا کر میرے بھائی انشاءاللہ سب بہتر ہو گا۔

اور تو بتا کب آیا پاکستان کیسا ہے؟

دانیال نے زید کو تسلی دینے کے بعد شارق سے گلے ملتے ہوئے کہا۔

بس یار دو تین دن پہلے ہی آیا ہوں۔

اچھا چل اب علی سے مل لیں۔

شارق کی بات پر دانیال نے کہااور پھر تینوں علی کے کمرے کی طرف بڑھ گئے جبکہ ادیبہ مسز آمنہ کے پاس پرئیر روم کی طرف جاچکی تھی۔

وہ تینوں علی کے روم میں داخل ہوئے تو دیکھا علی خاموشی سے چھت کو گھور رہا تھا۔

کیسی ہے وہ؟

علی نے بنا ایک نظر ان تینوں پر ڈالے مزدلفہ کے بارے میں پوچھا جبکہ ایک آنسو آنکھ سے نکل کر بالوں میں جذب ہو گیا۔

علی پریشان نہیں ہو بھابھی کا آپریشن ہو چکا ہے وہ ٹھیک ہے ابھی ان کو روم میں شفٹ کر دینگے۔

علی کے پوچھنے پر شارق نے اسے تفصیل سے جواب دیا۔

کیا میں اس سے مل سکتا ہو دیکھ سکتا ہوا سے۔

علی نے دوبارہ سوال کیا جبکہ آنکھیں چھت پر ہی ٹکی تھی ہاتھ پر ڈرپ لگی ہوئی تھی شرٹ ساری خون سے بھری ہوئی تھی بال بکھرے ہوئے تھے آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھی

کچھ ہی دیر میں علی سردیوں کا بیمار لگنے لگا تھا۔

ہاں ابھی روم میں شفٹ کر دیں پھر دیکھ لینا ابھی بھابھی بے ہوش ہیں لیکن صبح تک انشاءاللہ ہوش آجائیگا۔

علی کے پوچھنے پر دانیال نے اسے جواب دیا۔

خود نے ہی مجھے تیار کر کے زبردستی بھیجا تھا حالانکہ میں جانا نہیں چاہتا تھا اور خود نے مجھے بے حال کر دیا اور اب بھی اس میں میری مرضی نہیں تھی زید تیری گڑیا میری مانتی ہی نہیں ہے اگر آج میں نہ جاتا تو اتنا سب کچھ نہ ہوتا یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے میں زمیدار ہو مزدلفہ کی ہر تکلیف ہر عزیت کا لیکن اب بس بہت ہوا بہت مان لی میں نے تیری گڑیا کی اب سے وہ میری بیوی ہے اور جیسا میں چاہونگا وہی ہو گا۔

علی نے استہزایہ ہنستے آخر میں غصے سے زید کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

علی تیری وجہ سے کچھ نہیں ہوا بلکہ اچھی بات ہے اب جلدی ہی آپریشن ہو گیا ہے اس کا ورنہ وہ تیری شادی کے بعد ہی کرواتی اور اب تو تایا ابو کو بھی سب پتہ لگ گیا اس لئے مجھے نہیں لگتا کہ تایا ابو تجھے شادی کے لئے فورس کرینگے یا پھر تجھے شادی کرنی پڑے گی اور میرے بھائی میں کچھ نہیں کہہ رہا یہ تم دونوں کا آپس کا معاملا ہے پہلے وہ ٹھیک ہو جائے پھر اچھی طرح ڈانٹ لینا اسے سمجھ جائیگی بہت معصوم ہے میری بہن۔

علی کی بات پر زید نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

کیا بابا کو بھی پتہ چل گیا۔

علی نے تصدیق کے لئے دوبارہ پوچھا۔

جی بلکل اور جس کیس پر اپن کام کر رہے ہیں اس کیس کو لیڈ آپکی بیگم اور میری گرل کر رہی ہیں وہ بھی سیکریٹ ایجنٹ ہے۔

اور اتنا ہی نہیں علی بھائی آپکی بیگم نے میرے شوہر کو دو دن کے لئے کڈنیپ کیا تھا اور انکا اچھے طریقے سے دماغ سیٹ کر کے دو دن بعد چھوڑ دیا۔

زید مزدلفہ کے کارناموں کی داستان علی کو بتا ہی رہا تھا کہ ادیبہ جو کہ ابھی آئی تھی زید کی بات کاٹتی ہوئی کہنے لگی۔

ہاں اب یاد آیا آپ کیا بات کر رہی تھی مزدلفہ کے بارے میں کہ آپ سے ملنے آئی تھی اور آپ مزدلفہ کو کیسے جانتی ہو۔

زید نے ادیبہ کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

میں آپکے چاچو یامین اور آپکی مما کی بیسٹ کی بیٹی ادیبہ ہوں اور مزدلفہ شروع سے مجھے جانتی تھی لیکن وہ کبھی مجھ سے ملنے نہیں آئی بلکہ مجھے تو یہ پتہ تھا کہ مزدلفہ کا بھی انتقال

ہو گیا ہے لیکن کل مغرب کے بعد وہ میرے گھر آئی شارق اس وقت اپنے گھر گئے ہوئے تھے میں پہلے تو حیران ہوئی یہ کون ہے مزدلفہ تو مر چکی ہے لیکن پھر اس نے مجھے اپنا تعارف کروایا اور پھر جب اس نے اپنا نقاب اتارا تو شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں بچی کیونکہ وہ ٹوکا پی قاسم چاچو ہے پھر اس نے مجھے بتایا کہ اس نے شارق کو کڈنیپ کیا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی میرا نکاح شارق سے ہو چکا ہے اس لئے اس نے شارق کو کڈنیپ کر کے میرے حالِ زندگی کے بارے میں بتایا اور کوئی ثبوت دیکھایا اور پھر شارق کو چھوڑ دیا پھر میں نے پوچھا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ اور آپ مجھے کب سے اور کیسے جانتی ہو؟ ایسے بہت سے سوال تھے جو میں کرنا چاہتی تھی اور کیے بھی لیکن اس نے یہ کہہ کر خاموش کروا دیا کہ وقت آنے پر سب بتا دونگی پھر اس نے مجھ سے فائل کے بارے میں پوچھا جو بابا نے قاسم چاچو کو دی تھی اس نے پوچھا تھا کہ کیا مجھے کوئی آئیڈیا ہے کہ وہ فائل کہاں ہے؟ میں نے کہا نہیں مجھے نہیں معلوم بس اتنا پتہ ہیکہ بابا نے وہ فائل چاچو کو دی تھی اور اتنا کہا تھا کہ اگر مجھے کچھ ہو جائے تو ان مجرم کو تم انجام تک پہنچانا جنکے بارے میں اس میں ثبوت ہے پھر اسکے بعد میں نے اسے بہت روکا لیکن وہ نہیں رکی لیکن اتنا ضرور کہا تھا کہ وہ دوبارہ ضرور آئیگی۔

زید کے پوچھنے پر ادیبہ نے ساری بات ان سب کے گوش و گزار کر دی۔

ایکسکیوزمی۔۔۔شارق نے اپنے موبائل کے بجنے پر سب سے ایکسکیوز کیا اور روم سے باہر چلا گیا۔

ہیلو ہیلو کون کون ہے پتہ نہیں کون ہے جب بات نہیں کرنی ہوتی تو کال کیوں کرتے ہیں فارغ انسان۔

شارق نے باہر آتے ہوئے فون کان سے لگا کر ہیلو کہا لیکن جواب نہ آنے پر خود سے بڑبڑاتا ہوا کال کاٹنے لگا۔

ابھی وہ موبائل بند ہی کر رہا تھا کہ اسکی نظر موبائل پر آئے نوٹیفکیشن پر پڑی شارق نے واٹس اپ کھولا تو دیکھا کوئی ان نون نمبر سے وڈیو آئی ہوئی تھی۔

شارق نے وڈیو آن کی اور جیسے جیسے وہ وڈیو دیکھتا گیا اسکا غصہ ساتویں آسمان کو چھونے لگا۔

شارق وڈیو بند کرتا دوبارہ علی کے روم میں گیا جہاں اب حیدر صاحب اور انکی بیگم آصفہ اور بیٹی ازلفٰی آمنہ بیگم ارسلان صاحب وردہ اور اسکے والدین ضائدہ بیگم اور رضوان صاحب اور زید کے والدین سائرہ بیگم اور ارمان صاحب بھی آگئے تھے یہ ایک پرائیویٹ روم تھا

اور دانیال کے سنئیر ڈاکٹر ہونے کی وجہ سے کوئی کچھ بول بھی نہیں رہا تھا حالانکہ یہ رولز کے خلاف تھا۔

کیا ہوا شارق تیرا چہرہ اتنا لال کیوں ہو رہا ہے؟

دانیال نے روم میں داخل ہوتے شارق کو دیکھتے ہوئے کہا۔

آپ سب سے گزارش ہے دو منٹ خاموش ہو کر یہ وڈیو دیکھیں۔

شارق نے دانیال کی بات اگنور کرتے ہوئے سب سے کہا تو سب اسکی طرف متوجہ ہوئے ۔

سب کے متوجہ ہوتے ہی شارق نے وڈیو آن کر دی اور وڈیو دیکھ کر انکا حال بھی شارق سے کم نہ تھا۔

مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آ رہی آخر ہو کیا رہا ہے مزدلفہ نے مجھ سے اجازت مانگی تھی کہ وہ اپنے طریقے اس کیس کو ہینڈل کریگی اور میں اس سے کچھ نہیں پوچھونگا میں نے بھی اس کی ضد کے آگے ہار مانتے ہوئے اس وعدے کے ساتھ ہاں کر دی کہ وہ اپنی جان موت کے منہ میں نہیں ڈالے گی لیکن اس لڑکی نے وہی کیا پتہ نہیں کیا چل رہا ہے اس کے دماغ اپنے ساتھ ساتھ اس نے ادیبہ اور وردہ کی جان بھی خطرے میں ڈال دی۔

وڈیو دیکھ کے حیدر صاحب نے پریشانی سے اپنا سر پکڑتے ہوئے کہا۔

چاچو کم از کم آپ مجھے تو بتاتے میں خود ہی ہینڈل کر لیتا آپکی لاڈلی کو خیر اب بھی کچھ نہیں بگڑا میں دیکھ لونگا مزدلفہ کو لیکن اب اس ایک مہینے میں ہی ہمیں یہ کھیل ختم کرنا ہوگا اور ہو سکتا ہے مزدلفہ کے پاس کچھ ثبوت بھی ہو اس نے بھی یہ قدم سوچ سمجھ کر اٹھایا ہوگا بہر حال اب سب باتوں کے جواب وہی دے سکتی ہے۔

حیدر صاحب کے پریشانی سے کہنے پر علی نے ان سے شکوہ کرتے ہوئے ساتھ تسلی دی جبکہ سب خاموش بیٹھے تھے جیسے سب کو سانپ سونگھ گیا ہو۔

اب آپ سب لوگ گھر جائیں میں اور زید شارق اور دانیال یہی ہیں مما آپ لوگ ادیبہ بھابھی کو گھر لے جانا اور پھر صبح آجائی کہگا اور بابا خبردار ایسے بے حس لوگوں کے لئے آپ نے اپنی طبیعت خراب کی۔

علی نے سب کو جانے کا کہا اور ساتھ میں گم سم بیٹھے ارسلان صاحب کو ہدایت دی تو سب ایک ایک کر کے وہاں سے چلے گئے۔

ان چاروں کو ہسپتال میں ہی صبح ہو گئی تھی لیکن مزدلفہ کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔

یار دانی گڑیا کو ہوش کیوں نہیں آرہا اتنا وقت گزر چکا ہے۔

زید نے دانیال سے پوچھا جو کچھ دیر پہلے ہی مزدلفہ کا چیک اپ کر کے آیا تھا جبکہ علی مزدلفہ کے روم میں ہی تھا۔

زید پریشان نہیں ہو انشاءاللہ کچھ دیر تک آجائیگا۔

زید میں فجر کی نماز پڑھنے جارہا ہوں تو مزدلفہ کے روم میں چلا جا اور ایک منٹ بھی ہلنا نہیں وہاں سے جب تک میں نہیں آجاتا۔

علی نے روم سے باہر آتے ہوئے زید کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا اور خود مسجد چلا گیا۔

یار مجھے علی کی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی آنکھیں دیکھی تھی اسکی کتنی سرخ ہو رہی تھی اللہ بس جلدی سے بھابھی ٹھیک ہو جائیں ورنہ علی کسی کو نہیں چھوڑ دیگا خیر چھوڑ دیگا تو ابھی بھی نہیں لیکن اگر کچھ برا ہو گیا تو علی سب کو کتے کی موت ماریگا۔

شارق نے علی کی آنکھوں کو نوٹ کرتے ہوئے پیشن گوئی کی۔

لیکن اس میں ان سب کی کیا غلطی ہے؟ شارق کا اشارہ پھوپھو اور نتاشہ وغیرہ کی طرف تھا

۔

شارق کے کہنے پر زید نے اچھنبے سے پوچھا۔

وردہ بھابھی بتارہی تھی کی بچپن میں تمہارے والدین کے انتقال کے بعد میمونہ بیگم نے بھابھی کو انگارے کھلائے تھے زبردستی جسکی وجہ سے اسکی زبان اور گلے میں چھالے ہوگئے تھے پھر ڈاکٹر کو دیکھانے پر زبان کے تو ٹھیک ہوگئے لیکن گلے کے لئے ڈاکٹر نے آپریشن بتایا تھا۔

ہاں میں نے بھی بھابھی کا چیک اپ کرنے کے بعد علی کو بتایا تھا کہ یہ ٹونسز جلد کے جھلسنے کے وجہ سے ہوئے ہیں۔

شارق کی بات پر دانیال نے بھی تصدیق کرتے ہوئے کہا۔

اب علی تو کیا میں انکی زندگی ان پر اتنی تنگ کردونگا کے یہ سب موت کو ترسینگے۔

دانیال کی بات سن کر زید نے بمشکل اپنے غصہ کنڑول کرتے ہوئے دانت پیستے ہوئے کہا۔

چل اب بھابھی کے روم میں چلا جا اگر علی نے تجھے یہیں دیکھ لیا تو بھابھی کا تجھ سے ملنا بند کردیگا یہ کہہ کر کہ جسکو اپنی بہن کی پرواہ نہیں تو وہ بھائی نہیں ہو سکتا۔

شارق نے زید کو غصے میں دیکھ اسکا موڈ بحال کرنے کے لئے بات بدلتے ہوئے کہا تو زید سر اثبات میں ہلاتا مزدلفہ کے روم میں چلا گیا۔

یااللہ میں بہت گناہگار ہوں خطاکار ہوں سیاہ کار ہوں لیکن میرے رب تو تو غفور الرحیم ہے میں جانتا ہو میرے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہیں لیکن میرے رب تیری رحمت کی چادر کی تو کوئی حد نہیں یااللہ مجھے اپنی رحمت کے سائے میں ڈھانپ لے اور مجھے بخش دے یااللہ مجھے تیری عبادت اور تجھ سے مانگنے کا سلیقہ نہیں آتا لیکن میرے رب تو تو اپنے اس گناہگار بندے کی نیتوں سے واقف ہے یااللہ میری مشکلوں کو آسانیوں میں بدل دے یااللہ تیری دیوانی آج ہسپتال کے بیڈ پر بے یار و مددگار پڑی ہے اے میرے رب وہ میرے وجود کا حصہ ہے یااللہ اسکو صحتیاب کر کے مجھے مکمل کر دے میرے رب تو جانتا ہے میں اس سے کتنی محبت کرتا ہوں میں یہ نہیں کہونگا کہ میں مر جاؤنگا کیونکہ میرے رب میں جانتا ہوں موت اور زندگی تیرے ہاتھ میں ہے میں صرف تجھ سے دعا کر سکتا ہوں یااللہ اسے صحت والی زندگی عطا کر یااللہ ابھی اسکے زندگی میں خوشیاں آئے دن ہی کتنے ہوئے تھے جو وہ دوبارہ موت کے منہ میں دھکیل دی گئی لیکن میرے اللہ میں تجھ سے کوئی شکوہ نہیں کر رہا کیونکہ میں جانتا ہوں تیرے ہر کام میں مصلحت ہے تیرے ہر کام میں ہم بندوں کے لئے کوئی نہ کوئی بہتری ہوتی ہے لیکن ہم نادان سمجھ نہیں سکتے اے میرے رب مجھے ہمّت و حوصلہ اور صبر عطا کر اور میری زندگی کو زندگی عطا کر۔

علی ہسپتال سے سیدھا مسجد آیا تھا اور فجر کی نماز ادا کر کے اپنے رب سے محو گفتگو ہو گیا جبکہ چہرہ آنسوؤں سے تر تھا لیکن وہ اپنے رب سے کلام میں اتنا مصروف تھا کہ اسے خبر ہی نہیں ہوئی کہ کب آنکھوں سے اشک بہہ نکلے اور اسکے وجیہہ چہرے کو بھگوتے چلے گئے۔

دعا کرنے کے بعد علی نے صبح کے اذکار پڑھے اور پھر قرآن پاک کھول کر سورۃ البقرہ کی تلاوت کرنے لگا۔

سورۃ البقرہ کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے (لَا تَستَطِیعُھَا البَطَلَۃ) یعنی باطل قوتیں اس سورت کا مقابلہ نہیں کر سکتی) مزید فرمان ہے (جس گھر میں سورۃ البقرہ پڑھی جائے تین دن تک وہاں شیطان داخل نہیں ہوتا)۔

علی کو تلاوت کرتے کرتے اشراق کا وقت ہو گیا تو علی نے اشراق کی بارہ رکعتیں ادا کی۔

نماز پڑھ کر علی نے دوبارہ تلاوت وہی سے شروع کر دی جہاں اس نے روکی تھی۔

ٹرن ٹرن ٹرن۔۔۔

ابھی علی تلاوت کر ہی رہا تھا کہ جیب میں رکھا اسکا موبائل بجنے لگا۔

ہاں بول زید۔۔۔۔۔ علی نے کال پیس کر کے کان سے لگایا اور نم آواز میں زید سے پوچھا۔

علی گڑیا کو ہوش آ گیا ہے ابھی دانیال چیک اپ کر رہا ہے گڑیا کا تو آ جا۔

زید نے علی موبائل اٹھاتے ہی خوشخبری سنائی۔

آتا ہو تھوڑی دیر میں۔۔۔۔۔علی نے زید سے کہا اور فون بند کر کے جیب میں رکھ کر شکرانے کے نفل ادا کیے اور اپنی بچی ہوئی سورت مکمل کر کے ہسپتال کی طرف چل دیا۔

بھائی کی گڑیا کیسی ہے۔

زید نے مزدلفہ کے روم میں انٹر ہوتے ہوئے پوچھا جس پر مزدلفہ نے سر کے اشارہ سے ٹھیک ہونے کا اشارہ کیا۔

ابھی دونوں میں سے کوئی کچھ کہتا کہ علی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا جبکہ علی کا حال دیکھ کر مزدلفہ کو بے حد دکھ ہوا۔

کل کے پہنے ہوئے کپڑے شرٹ خون سے بھری ہوئی بکھرے ہوئے بال جو کہ ماتھے پر آرہے تھے لال انگارہ آنکھیں جو کہ رات بھر رونے اور نہ سونے کا واضح ثبوت تھی۔

علی کی حالت دیکھ کر مزدلفہ کی آنکھ سے ایک آنسو نکل کر کنپٹی میں خذب ہو گیا۔

میں کچھ کھانے کو لیکر آتا ہوں۔

زید نے علی کو دیکھ کر کہا اور کمرے سے نکل گیا۔

کیسی ہو؟

علی نے مزدلفہ کے پاس پڑی چیئر پر بیٹھتے ہوئے پوچھا جس کا مزدلفہ نے سر کے اشارے سے ٹھیک ہونے کا اشارہ کیا۔

جبکہ مزدلفہ کو بولتے نہ دیکھ علی پریشان ہو گیا۔

بھابھی کیا حال ہے اب آپکے کیسا فیل کر رہی ہیں آپ۔

ابھی علی مزدلفہ سے کچھ پوچھتا کہ دانیال نے کمرے میں آتے ہوئے مزدلفہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

دانی تیری بھابھی بول کیوں نہیں رہی۔

علی نے اپنے ڈر کو زبان دیتے ہوئے کہا۔

علی پریشان نہ ہو اللہ کا شکر ہے بھابھی دیکھ بھی رہی ہیں اور سن بھی رہی ہیں اور کچھ دن بعد بولنے بھی لگ جائینگی ابھی گلے کا آپریشن ہوا ہے تو ظاہر سے بات ہے بلکل ٹھیک ہونے میں وقت لگے گا لیکن تجھے اب بھابھی کا بہت خیال رکھنا ہے پراپر ڈائیٹ اور وقت پر دوائی کا خاص خیال رکھنا ہے کیونکہ بھابھی بہت ویک ہیں۔

علی کے پریشانی سے پوچھنے پر دانیال اسے تسلی دیتے ہوئے تفصیل سے جواب دیا جبکہ مزدلفہ دوائیوں کی وجہ سے دوبارہ غنودگی میں جا چکی تھی۔

علی جا کپڑے بدل کر آجا اب گڑیا ٹھیک ہے میں نے رات میں بھی کہا تھا لیکن تو نے میری نہیں سنی۔

زید کھانے کا شاپر لیکر اندر داخل ہوتے ہوئے علی سے کہنے لگا رات میں بھی سب نے بہت کہا تھا کہ وہ کپڑے تبدیل کر کے آجائے لیکن علی انکی ایک نہ سنی بس اسکا ایک ہی جواب تھا کہ اب اس ہسپتال سے وہ مزدلفہ کو لیکر ہی جائیگا۔

زید میں پہلے بھی کہہ چکا ہوا اور اب آخری دفعہ کہہ رہا ہو میں نہیں جاؤنگا اور اب سب باہر نکلو مزدلفہ سو رہی ہے شور نہیں کرو۔

زید کے کہنے پر علی نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

اچھا ٹھیک ہے پہلے ناشتہ کر لے کل سے کچھ نہیں کھایا تو نے۔

زید نے علی کے سامنے رکھے صوفے پر بیٹھ کر کھانا نکالتے ہوئے کہا جبکہ دانیال جا چکا تھا۔

ان دونوں نے کچھ کھایا۔

علی نے زید سے دانیال اور شارق کے بارے میں پوچھا۔

ہاں میں نے انکو گھر بھیج دیا ہے تاکہ تھوڑا فریش ہو جائیں کل سے وہ بھی یہی ہیں۔

علی کے پوچھنے پر زید نے اسے کہا جس پر علی سر اثبات میں ہلاتا اسکے پاس صوفے پر بیٹھ گیا اور پھر دونوں نے ناشتہ کیا۔

گھر پر اطلاع دی تھی کیا؟

علی نے زید سے پوچھا جو کہ بچا ہوا کھانا دوبارہ شاپر میں ڈال رہا تھا۔

ہاں دے دی تھی لیکن میں نے یہ بھی کہا تھا کہ دیر سے آنا سب کیونکہ گڑیا سو رہی ہے اور پھر تو بھی تھوڑا آرام کر لے۔

علی کے پوچھنے پر زید نے اسے بتایا۔

اچھا ٹھیک ہے اب تو بھی جا جا کر فریش ہو میں یہیں ہوں اور آتے ہوئے وردہ بھابھی کو لے آنا کل بھی بہت مشکل سے گئی تھی۔

ہاں کل بھی بہت ضد کر رہی تھی اور ابھی بھی مجھے فون کر کر کے پاگل کیا ہوا ہے۔

اچھا ٹھیک ہے میں چلتا ہوں۔

علی کے کہنے پر زید نے اسکی ہامی بھرتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا پیچھے علی بھی صوفے پر لیٹ کر اپنی آنکھیں موند گیا۔

کیا ہوا مسٹر چوہان ملی لڑکی یا میں تمہاری بیٹی کو اٹھواؤ۔

مسٹر ڈیریسن نے مسٹر چوہان کو فون کر کے ڈائریکٹ اپنے کام کی بات کی۔

دیکھو ڈیریسن بات سنو میں تمہیں ایک کے بدلے تین لڑکیاں دونگا خوبصورت اور کم عمر لیکن اس کے لئے تمہیں صبر کرنا پڑیگا۔

مسٹر ڈیریسن کی بات پر چوہان نے اپنا جال پھینکتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے لیکن کب تک مجھے انتظار کرنا پڑیگا۔

ڈیریسن نے کچھ دیر سوچنے کے بعد جواب دیا جبکہ ڈیریسن کا جواب سن کر چوہان اپنی فتح پر مسکرانے لگا۔

بس ایک مہینہ انتظار کر لو پھر اسکے بعد میں وہ تینوں لڑکیاں تمہارے حوالے کر دونگا۔

ٹھیک ہے ٹھیک ایک مہینے بعد یعنی اس آنے والے مہینے کی اٹھائیس تاریخ کو جو جشن ہے جس میں ہر کام کی ڈیل ہونی ہے اور سارے کارکن آئینگے اس جشن میں مجھے تم تینوں لڑکیاں دوگے اور اگر تم نے زرا سی بھی غداری کی تو یاد رکھنا چوہان میں تمہیں برباد کرنے میں لمحہ نہیں لگاؤنگا۔

ڈیریسن نے چوہان کی بات پر ہامی بھرتے ہوئے ساتھ وارن بھی کیا۔

تم مجھ پر شک کر رہے ہوں ڈیریسن یہ مت بھولو میں بہت سے الیگل کام کر چکا ہوں تمہارے۔

ڈیریسن کے دھمکانے پر چوہان نے اسے اپنے احسان یاد دلاتے ہوئے کہا۔

تو تم نے کوئی احسان نہیں کیا میں نے تمہارے بہت کام کیے ہیں اس لئے تم مجھ پر اپنا احسان نہیں جتا سکتے چوہان۔

اچھا ٹھیک ہے غصہ نہ ہو میں کوئی غداری نہیں کرنے والا جشن والے دن تمہیں تینوں لڑکیاں مل جائینگی۔

ڈیریسن کے غصہ ہونے پر چوہان نے نرم لہجے میں اسے ڈھنڈا کیا۔

مل جانی چاہیئے ورنہ اپنے انجام کے لئے تیار رہنا۔

ڈیریسن نے پھر سے چوہان کو وارن کرتے کھٹاک سے فون بند کر دیا جبکہ چوہان محض اپنے فون کو گھور کر رہ گیا۔

مزدلفہ علی بھائی اور باقی سب کو پتہ چل چکا ہے اپن دونوں سیکریٹ ایجنٹ ہیں اور وہ وڈیو جو تو نے شارق بھائی کو بھیجی تھی انہوں نے وہ بھی سب کو دیکھادی علی بھائی سمیت سب تجھ پر بہت غصہ ہے اب کیا ہو گا۔

مزدلفہ دو دن بعد گھر آچکی تھی علی مزدلفہ کو اپنے فارم ہاؤس ہی لایا تھا جہاں وہ پہلے رہ رہے تھے کیونکہ ابھی مزدلفہ کی جان کو خطرہ تھا اور پھر وردہ بھی مزدلفہ کی کیئر کرنے کے بہانے سے ضد کر کے آج یہی رک گئی تھی وردہ مزدلفہ کو جو ہوا سب بتانا چاہتی تھی تاکہ آگے کچھ پلان کر سکیں لیکن اسے موقعہ نہیں مل رہا تھا اس لئے وردہ نے آج یہی رکنے ک فیصلہ کیا اور اب وہ موقع دیکھتے ہی مزدلفہ کو ساری اپ ڈیٹس دے رہی تھی۔

پریشان نہ ہو میں سب سنبھال لونگی لیکن اب وقت آگیا ہے باپ بیٹے کو سامنے لانے کا اس لئے تو ادیبہ آپی کو کڈنیپ کر کے فارم ہاؤس لے جا اور بوا کو بھی ادیبہ آپی کے پاس چھوڑ دینا انکو بس اتنا کہنا کہ یہ میرا حکم ہے وہ پھر تجھ سے کوئی سوال نہیں کرینگی اس لئے سب سے پہلے ادیبہ آپی کو کڈنیپ کر کیونکہ انکو سیف کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے اور کسی تیسرے بندے کو نہیں پتہ چلنا چاہئے کہ ادیبہ آپی کو میں نے کڈنیپ کروایا ہے یا وہ کہاں ہے۔

وردہ کے کہنے پر مزدلفہ نے جواب موبائل پر ٹائپ کر کے اسکے سامنے کیا کیونکہ ابھی مزدلفہ کو بولنے سے منع کیا گیا تھا تو اس لئے وہ سب سے اسی طرح بات کر رہی تھی۔

ٹرن۔۔۔

ابھی وہ باتیں ہی کر رہی تھی کہ مزدلفہ کے لیپ ٹاپ کی مخصوص ٹون بجی۔

لیپ ٹاپ لیکر آوردہ۔

لیپ ٹاپ کے بجنے پر مزدلفہ نے وردہ سے کہا وردہ اٹھ کر مزدلفہ کا لیپ ٹاپ اسکے پاس لے آئی اور لیپ ٹاپ مزدلفہ کو پکڑا کر خود اسکے پاس بیٹھ گئی۔ مزدلفہ نے کچھ کیز پریس کی تو ایک آڈیو چلنے لگی جس میں سے ڈیریسن اور چوہان کے آواز پورے کمرے میں گونجنے لگی

۔

وردہ اٹھائیس تاریخ کو ہم یہ کھیل ختم کرینگے لیکن تب تک جو جیسا چل رہا ہے ویسا ہی چلتا رہیگا آگے سچویشن اور زیادہ مشکل ہونے والی ہے خاص کر میرے لئے کیونکہ مجھے ہر کسی کو جواب دینا ہوگا لیکن تجھے جو میں کہونگی وہ کرنا ہوگا باقی سب کو میں سنبھال لونگی ابھی مجھے علی کو شادی کے لئے بھی منانا ہے اچھا خاصا بلیک میل کر رہی تھی لیکن اب تو کوئی وجہ بھی نہیں رہی میرے پاس بلیک میل کرنے کی اس لئے اب میں سوچ رہی ہو کہ کبث علی مجھ

سے ریزن پوچھینگے تو مجھے انہیں ساری سچائی کھل کر بتانی پڑیگی جو کہ فلحال میں نہیں چاہتی

۔

مزدلفہ نے آڈیو سن کر موبائل پر جلدی سے ٹائپ کر کے وردہ کے سامنے کیا۔

اب کیوں کروانا چاہتی ہے تو بھائی کی شادی بیوقوف اپنے پیروں پر خود کلہاڑی مار رہی ہے

اور تو جانتی ہے اب تو علی بھائی مر کر بھی نہیں مانے گے اور ارسلان انکل انکو کیا جواب دیگی

آخر کیا چل رہا ہے تیرے دماغ میں کم از کم مجھے تو بتا مزدلفہ۔

علی کی شادی کی بات سن کر وردہ نے مزدلفہ سے غصے سے پوچھا۔

کیا ہو رہا ہے بھئی کیوں لڑ رہی ہیں آج آپ دونوں۔

علی اور زید جو کہ ابھی آئے تھے وردہ کی تیز آواز سن کر علی نے دونوں کو مخاطب کرتے

ہوئے کہا۔

کیسی ہے بھیا کی شہزادی۔

زید نے مزدلفہ کے سر پر پیار کرتے ہوئے اسکا حال پوچھا جسکا مزدلفہ نے سر کے اشارے

سے جواب دیا۔

آج شام کو ڈاکٹر کے پاس جانا ہے ریڈی رہنا۔

علی نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے مزدلفہ کو یاد دلایا جس پر مزدلفہ نے برا سا منہ بنایا۔

بھئی بیگم آپکا کیوں منہ بنا ہوا ہے۔

زید نے مسلسل مزدلفہ کو گھورتی وردہ سے پوچھا۔

کچھ نہیں بس یہ جو آپکی بہن ہے نہ نا تو یہ خود سکون سے رہتی ہے اور نہ ہی دوسروں کو رہنے دیتی ہے۔

زید کے پوچھنے پر وردہ نے مزدلفہ شکایت لگاتے ہوئے زید سے کہا۔

کیوں بھئی ایسا کیا کر دیا میری بیگم نے جو بھابھی آپ اسکی شکایت لگا رہی ہیں۔

وردہ کی بات پر علی نے فوراً سے تیز لہجے میں کہا۔

بھائی وہ میری بھی دوست پلس بہن ہے مجھے بھی اس سے محبت ہے لیکن یہ جو آپکی بیگم ہے نہ سہی عورت نہیں ہے دماغ کی دہی کر دیتی ہے۔

علی کی بات پر وردہ نے دامت پیستے ہوئے جواب دیا جبکہ مزدلفہ معصوم سی شکل بنائے وردہ اور علی کو لڑتا دیکھ رہی تھی۔

ہمیں آپس میں لڑوا کر کیسے معصوم بن کر سب کو دیکھ رہی ہے۔

وردہ نے دوبارہ سے مزدلفہ کو گھورتے ہوئے کہا۔

میری بیگم نے کب کہا کہ آپ مجھ سے لڑیں آپ خود ہی لڑ کر میری بیگم پر نام لگا رہی ہیں بھابھی دس از ناٹ فئیر۔

اچھا بھئی غلطی کر دی میں نے آپکی بیگم کی شان میں کچھ کہہ کر آئیندہ نہیں کہو نگی بس۔

علی کے کہنے وردہ نے آخر کار ہار مانتے ہوئے کہا۔

ہاں اب سہی ہے مجھے برداشت نہیں ہوتا کوئی میری بیگم کو کچھ بھی کہے اور وہ بھی میرے سامنے۔

اچھا نا علی بس کر۔۔۔۔

ٹک ٹک ٹک۔۔۔

ابھی زید اپنی بات مکمل کرتا کہ دروازہ بجا اور ملازمہ نے روم میں داخل ہو کر ریفریشمنٹ کا سامان ٹیبل پر سیٹ کر کر و آپس چلی گئی۔

مزدلفہ یہ جوس پیو جلدی سے۔

علی نے مزدلفہ کو جوس کا گلاس پکڑاتے ہوئے کہا جسکا وہ آتے ہوئے ملازمہ سے کہہ کر آیا تھا۔

نہیں علی میں نہیں پی رہی میرا دل نہیں کر رہا ابھی تھوڑی دیر پہلے تو وردہ نے مجھے سوپ پلایا تھا اب نہیں پیا جائیگا۔

کچھ نہیں ہوتا ایک جوس نہیں پیا جائیگا حد ہو گئی جوس تو پانی ہوتا ہے چلو شاباش نخرے نہیں کرو جلدی سے پیو۔

پی لو گڑیا ضد نہیں کرو جوس ہی تو ہے کچھ نہیں ہو گا جلدی سے پی لو۔

علی کے کہنے پر زید نے بھی اسکی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا جس پر مزدلفہ کو نا چاہتے ہوئے بھی جوس پینا پڑا۔

مزدلفہ نظر نہیں آ رہی آج کل۔

اچھا ہے نہیں دیکھا رہی اپنی منحوس شکل اور شادی تک نہ دیکھائے تو بہتر ہے ویسے تمہیں بڑی یاد آ رہی ہے اسکی۔

وقار کے پوچھنے پر نتاشہ نے سیب کھاتے ہوئے وقار سے مشکوک لہجے پوچھا۔

نہیں بس کافی دن سے نظر نہیں آئی نہ تو میں سمجھا شاید ہو سکتا ہے اوپر سے بلاوا آ گیا ہو اسکا

۔

نہیں بھئی اتنی جلدی نہ آئے اسکا بلاوا ہو ورنہ جتنی محنت کی ہے نہ سب پانی میں ڈوب جائیگی اور بوا بتا رہی تھی اپنی دوست کے گھر ہے اور کچھ دن وہیں رہیگی اچھا ہے میری بیٹی کی شادی تک اپنی منحوسیت دور ہی رکھے۔

وقار کے کہنے پر میمونہ بیگم نے حقارت سے مزدلفہ کا ذکر کرتے ہوئے جواب دیا۔

ویسے ادیبہ ملی کیا؟

نتاشہ نے اپنے سامنے بیٹھے وقار سے پوچھا جو کہ موبائل چلا رہا تھا۔

نہیں ابھی تو نہیں ملی میں نے بندے پیچھے لگائے ہوئے ہیں پتہ نہیں کہاں جا کر چھپی ہے پتہ کروانے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن کوئی سوراخ ہی نہیں مل رہا اب دیکھتے ہیں کیا ہوتا ہے۔

نتاشہ کی بات پر وقار نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اچھا چلو نتاشہ تیار ہو جاؤ شاپنگ پر چلیں۔

اچھا ٹھیک ہے میں بھی چلتی ہو شاپنگ کر کے تھوڑا مائنڈ فریش کرونگی۔

وقار کے کہنے پر میمونہ بیگم نے کہا اور پھر کچھ ہی دیر میں دونوں ماں بیٹی تیار ہو کر وقار کے ساتھ شاپنگ کرنے چلی گئی۔

علی کیا آپ اب شادی کرینگے نتاشہ آپی سے؟

زید اور وردہ کے جانے کے بعد مزدلفہ نے علی سے پوچھا جو کہ موبائل میں ای میلز چیک کر رہا تھا۔

نہیں میں اب کیوں کرنے لگا پہلے بھی تمہاری فضول ضد اور بلیک میلنگ کی وجہ سے ہاں کی تھی میں نے اور اب تو بابا بھی سب جانتے ہیں اس لئے مجھے کچھ کرنا ہی نہیں پڑیگا۔

علی اگر آپ نے نتاشہ آپی سے شادی نہیں کی تو بنا بنایا پلان خراب ہو جائیگا انکو شک ہو جائیگا کہ آپ مجھ تک پہنچ چکے ہیں اور ہمارے ریلیشن سے اس کیس پر بہت برا اثر پڑیگا پلیز سمجھنے کی کوشش کریں آپ یہ شادی کر لیں صرف میری خاطر۔

علی کے دوٹوک کہنے پر مزدلفہ نے اسے سمجھاتے ہوئے منت کی۔

مزدلفہ آج آپ بتا دو آخر مسلئہ کیا ہے آپ کے ساتھ ایسی کیا وجہ ہے جسکی وجہ سے آپ اپنی بات سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں ہوا اگر آپ مجھے سچے دل سے اپنے ہمسفر ہونے کے ساتھ ہم راز بھی مانتی ہو تو آج آپ مجھے ہر بات سے آگاہ کرو گی۔

مجھے دکھ ہوا علی کے آپ نے میری وفا پر شک کیا لیکن کوئی بات نہیں آپکو حقیقت جاننی ہے نہ تو میں آپکو ابھی ساری حقیقت بتاؤنگی لیکن اس سے پہلے آپکو مجھ سے وعدہ کرنا ہوگا کہ پھر جیسا میں چاہونگی آپ ویسا ہی کرینگے۔

علی کے کہنے پر مزدلفہ نے کہا جبکہ آنکھوں میں آنسو تھے۔

یار میرا وہ مطلب نہیں تھا رونا نہیں پلیز آئیندہ غلطی سے بھی نہیں کہونگا۔

علی نے مزدلفہ کی آنکھوں میں آنسو دیکھ اسے خود سے لگاتے ہوئے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہا جبکہ مزدلفہ نے بھی اب سب کچھ علی کو بتانے کا فیصلہ کر لیا تھا کیونکہ اب بات اسکی وفا کی تھی۔

ماضی ۔۔۔۔۔۔۔

آپ لوگوں کے امریکہ شفٹ ہونے کے بعد ہم سب بہت اداس ہو گئے تھے گھر میں دل نہیں لگتا تھا بہت اکیلے ہو گئے تھے بابا آفس چلے جاتے اور ماما گھر کے کاموں میں مصروف رہتی زید بھائی بھی اکیڈمی چلے جاتے یا پھر باہر اپنے دوستوں کے پاس چلے جاتے اس سب میں میں سب سے زیادہ اکیلی ہو گئی یہاں تک کہ اس اکیلے پن سے میں بیمار پڑ گئی مجھے بہت

تیز بخار ہو گیا تھا جو کہ میرے دماغ میں چڑھ گیا تھا جسکی وجہ سے میں نیم بے ہوشی کی حالت میں ہی الٹی سیدھی باتیں کرنے لگی تھی۔

میری حالت دیکھ کر سب بہت پریشان ہو گئے بابا مجھے ڈاکٹر کے پاس لیکر گئے تو ڈاکٹر نے دوائیاں دینے کے بعد بابا سے کہا کہ آپ بچی کو ذرا گھومائیں پھرائیں تاکہ تھوڑی آب وہوا چینج ہونے سے بچی پر اچھا اثر پڑیگا بابا ڈاکٹر کی بات سن کر مجھے گھر لے آئے اس دن جمعرات تھا اس لئے بابا نے پلان بنایا کہ ہم جمعے والے دن فارم ہاؤس جائینگے یہ بات سن کر میں اور زید بھائی بہت خوش ہوئے تھے لیکن پھر ایک دم یہ سوچ کر اداس ہو گئے کہ آپ لوگ ہمارے ساتھ نہیں ہونگے لیکن بابا کے سمجھانے پر ہم خاموش ہو گئے اور پھر اسی دن شام میں خالہ یا مین انکل اور ادیبہ آپی ہمارے گھر میری طبیعت معلوم کرنے آئے ہم سب ساتھ بیٹھے تھے جبکہ بابا اور یامین انکل اسٹڈی میں چلے گئے تھے۔

لیکن ڈنر پر ہمیں بابا کچھ پریشان لگے لیکن سب یہ سمجھے کہ میری وجہ سے پریشان ہیں کیونکہ جیسے ایک جادو گر جان طوطے میں ہوتی ہے اسی طرح بابا کی جان مجھ میں تھی اور پھر مما کے پوچھنے پر بابا نے یہی کہا کہ وہ میری وجہ سے پریشان ہے اس دن بابا بہت خاموش ہو گئے تھے۔

اور پھر دوسرے دن بابا کے کہے کہ مطابق ہم فارم ہاؤس چلے گئے اور ہم وہاں تین اور دو راتیں گزار کر آئے ہم نے وہاں بہت انجوائے کیا اور وہاں جا کر واقع میری طبیعت کافی بہتر ہو گئی تھی۔

دن ایسے ہی گزرتے رہے ہم سب اپنی اپنی روٹین میں مشغول ہو گئے لیکن بابا دن بادن بہت پریشان رہنے لگے اور پھر ایک دن یامین انکل نے بابا کو ارجنٹ ملنے کے لئے بلوایا بابا فوراً چلے گئے اور پھر جب آئے تو انکے ہاتھ میں فائل تھی ابھی مما یا کوئی ان سے اس فائل کے بارے سوال کرتا کہ لینڈ لائن پر جو ہمیں خبر ملی اس نے ہم سب کے پیروں تلے زمین نکال دی کیونکہ خبر یامین انکل کے انتقال کی تھی جو کہ بہت بری طرح ایکسیڈینٹ ہونے کی وجہ سے انتقال کر گئے تھے لیکن اصلیت یہ نہیں بلکہ اصلیت یہ تھی کہ یامین انکل ایک کیس پر کام کر رہے تھے اور انہوں نے جو بابا کو فائل دی تھی اس فائل میں ان تمام مجرموں کے خلاف ثبوت تھے چونکہ دشمنوں کو پتہ چل گیا تھا کہ یامین انکل کے پاس ایسے ثبوت ہیں جس سے انہیں سزائے موت ہو سکتی ہے تو انہوں نے یامین انکل کا ایکسیڈینٹ کروا کر انہیں مروا دیا جبکہ انتقال سے پہلے یامین انکل نے بابا سے کہا تھا کہ اگر

میں اس دنیا میں نہ رہوں تو وہ یہ فائل اسکی صحیح جگہ پر پہنچا کر انکا یہ مشن کمپلیٹ کرینگے اور پھر بابا نے وہ فائل چھپادی اور ایسی جگہ چھپائی کہ آج تک کسی کو نہیں ملی۔

خیر انکل کے انتقال کے بعد دشمنوں کو یہ لگا کہ انہوں نے سارے ثبوت مٹادیے ہیں اور ایسا اس لئے تھا کیونکہ ایک فضول جلی ہوئی فائل یامین انکل کی کار سے ملی تھی سیم ویسی جیسی ثبوتوں والی فائل تھی چونکہ وہ فائنل جلی ہوئی تھی اس لئے دشمن دھوکہ کھا گئے لیکن کب تک خیر کچھ دن سکون سے گزرے بابا بھی خاموش ہو گئے تھے ابھی تاکہ ان پر کسی کی نظر نہ پڑے کیونکہ دشمن ہر جگہ گھات لگائے بیٹھے تھے۔

پھر ایک دن ایسا آیا جو میرے لئے کسی قیامت سے کم نہیں تھا۔

جمعے کا دن تھا میں لنچ کر کے سو گئی تھی کیونکہ اس دن بھی مجھے بخار تھا مما بابا میری وجہ سے پریشان تھے کیونکہ میرا بخار دماغ میں چڑھتا تھا اور ڈاکٹر نے کہا تھا کہ دماغ میں بخار نہیں چڑھنا چاہئے اس سے میں کومہ میں جا سکتی ہوں خیر اس دن میں اپنے روم میں سوئی تھی لیکن جب میری آنکھ کھلی تو میں ایک کرسی سے بندھی ہوئی تھی اور وہ ہمارے ہی گھر کا اسٹور روم تھا یعنی مجھے اپنے گھر سے ہی کسی نے نیندوں میں ہی کڈنیپ کر لیا تھا۔

میرے بابا بھی اس دن گھر پر تھے کیونکہ میں نے ان سے ضد کی تھی کہ آج وہ آفس نہیں جائینگے اور سارا دن میرے ساتھ رہینگے اور پھر ایسا ہو سکتا تھا بھلہ کہ میں کوئی ضد کرو اور بابا پوری نہ کریں اس لئے بابا میری بات مانتے ہوئے گھر رک گئے تھے۔

میرے سامنے ہی مجھے کڈنیپ کرنے والے نے بابا کو میری پک بھیج کر ساتھ فون کر کے کہا کہ اگر مجھے زندہ دیکھنا چاہتے ہیں تو وہ فائل لیکر انکی بتائی ہوئی جگہ پر پہنچ جائیں۔

وہ کال کے سنتے ہی بابا ایک دم ساکت ہو گئے کیونکہ ایک طرف مرحوم دوست سے کیا گیا وعدہ تھا تو دوسری طرف جان سے پیاری بیٹی کی زندگی لیکن اس سچویشن میں بھی بابا نے دماغ سے کام لیا اور ایک فائل لیکر جانے کے لئے نکلے لیکن مما ضد کر کے انکے ساتھ کار میں بیٹھ گئی اور اسی کار میں زید بھائی بھی تھے یہ بات میں نے پوری بتائی تھی آپکو۔

مما بابا کا انتقال ہو گیا اور انہیں دفنا دیا گیا مجھے انکا آخری دیدار بھی نہیں کروایا گیا کیونکہ میں بے ہوش کر دی گئی تھی کئی دن تک یہی سلسلہ چلا کہ جیسے ہی مجھے ہوش آتا وہ لوگ اسی اسٹور روم میں مجھے دوبارہ بے ہوش کر دیتے تقریباً ایک مہینے تک یہی سلسلہ چلتا رہا۔

پھر ایک مہینے بعد مجھے اس زندان سے نکالا گیا اور مجھے ایک کمرے میں لے جایا گیا جہاں بوا اور انکے شوہر قاسم انکل بیٹھے تھے جو کہ ہمارے گھر میں مالی کا کام سرانجام دیتے تھے میری حالت اتنی بری تھی کہ اس وقت بوا بھی مجھے پہچان نہیں پائی۔

خیر پھر بوا کو میری شناخت کروانے کے ساتھ بتایا گیا کہ اب میں انکی بیٹی بن کر رہونگی چونکہ بوا کے شوہر کا نام بھی قاسم تھا اس لئے زیادہ مسلئہ نہیں ہوا اور بوا کو دھمکی دی گئی کہ اگر یہ بات کسی کو پتہ چلی تو مجھے بوا کو اور انکے شوہر کو مار دیا جائیگا۔

پھر کچھ دن یونہی گزرے بوا نے اور قاسم انکل نے مجھے بلکل بیٹی بنا کر رکھا میں مما بابا کو یاد کر کے بہت روتی تھی اس لئے بوا نے مجھے مدرسہ لگوا دیا تو میں اسکول جانے کے بعد مدرسہ جاتی چونکہ میں ناظرہ پہلے ہی پڑھ چکی تھی اس لئے میں وہاں حفظ کرنے لگی لیکن مجھے فل نگرانی میں رکھا گیا میں کہاں جاتی ہوں کیا پہنتی ہو حتیٰ کے میں کیا کھاتی ہوں وہ بھی وہ لوگ ڈیسائیڈ کرتے تھے۔

مجھے صرف دن میں ایک دفعہ کھانا دیا جاتا تھا جس میں مرچیں اتنی تیز ہوتی تھی کی میں وہ کھانا کھا ہی نہیں پاتی تھی لیکن مجھے زبردستی کھلایا جاتا جسکی وجہ سے ہر وقت میرے منہ میں چھالے رہتے تھے لیکن بوا روز کیسے نہ کیسے کر کے میرا پیٹ بھرتی تھیں مجھے کھانے

کے ساتھ دوائی وغیرہ بھی دیا کرتی تھی جب ان لوگوں کا دل چاہتا مجھے بنا بات کے اتنی بری طرح مارتے کہ لہولہان ہو جاتی کبھی دسمبر کی ٹھنڈی بارش میں مجھے اکیلے لان میں کھڑ کر دیا جاتا کبھی جون جولائی کی تپتی دھوپ میں مجھے ننگے پیر چھت پر کھڑا کر دیا جاتا غرض کہ مجھے ہر طریقے سے ٹارچر کیا گیا ایسے ہی میرے میٹرک کلئیر ہونے کے ساتھ ساتھ میرا حفظ بھی پورا ہو گیا میں نے ہر چیز پر منہ پر قفل لگا کر صبر کیا۔

میٹرک کے بعد میں تھوڑی سمجھدار ہو گئی تھی لوگوں کے رویے انکی باتیں اور انکی حرکات مجھے سمجھ آنے لگی تھی ایسے ہی دن گزر رہے تھے کہ ایک دن بوا نے سب سے چھپ کر ارسلان انکل کو فون کیا لیکن ابھی انکل فون اٹھاتے کہ انہیں لوگوں میں ایک عورت نے انہیں پکڑ لیا اور پھر سزا کے طور پر انہیں بیوہ کر دیا گیا انکے اور میری آنکھوں کے سامنے قاسم انکل کی جان لے لی ان ظالموں نے قاسم انکل کے انتقال کے بعد بوا بہت خاموش ہو گئی تھی لیکن انہوں نے میرے لئے خود کو سنبھالا کیونکہ میں انکا اور وہ میرا اس دنیا میں اللہ کے سواء آخری سہارا تھے۔

میں فرسٹ ائیر کی اسٹوڈینٹ تھی کہ ایک دن ہمارے کالج میں پروگرام ہوا جس میں حیدر چاچو بطورِ مہمان آئے ہوئے تھے میں انکو دیکھتے ہی پہچان گئی میں اس سارے فنکشن

میں کوشش کرتی رہی کہ مجھے ان سے بات کرنے کا موقع ملے لیکن میں خوفزدہ بھی تھی کہ کہیں میں پکڑی نہ جاؤ لیکن میں نے ہمت کی اور پھر اللہ نے بھی موقع دیا حیدر چاچو کو کوئی کال آگئی جسکو اٹینڈ کرنے کے لئے وہ ایک خالی کلاس روم میں چلے گئے میں اسی موقع کی تاک میں تھی ان کے جاتے ہی میں بھی چہرے پر نقاب کرتی جلدی سے چھپ چھپا کر انکے پیچھے کلاس میں چلی گئی اور دروازہ بند کر دیا۔

دروازہ بند ہونے کی آواز پر حیدر چاچو غصے سے پلٹے لیکن ان کے کچھ کہنے سے پہلے میں زار و قطار رونے لگی اور روتے روتے انکے پیروں میں بیٹھ گئی کہ میری مدد کریں حیدر چاچو نے مجھے اپنے پیروں سے اٹھا کر ڈیکس پر بٹھایا اور مجھ سے پوچھا کہ کیا ہوا ہے اور میں کون ہوں اور پھر میں نے مختصر سا اپنا تعارف کروانے کے ساتھ انہیں اپنے سارے حالات سے آگاہ کرتی چلی گئی۔

پہلے تو وہ میری بات سن کر شاکڈ ہوئے اور پھر غم و غصے سے انہوں نے اپنی مٹھیاں بھینچی اور پھر مجھے تسلی دی کہ اب مجھے کچھ نہیں ہو گا وہ میرے ساتھ ہیں لیکن ابھی مجھے جانا ہو گا

۔

میں حیدر چاچو کی بات سمجھتی وہاں سے چلی گئی اور پھر کچھ دن اسی طرح گزرے اسکے بعد سے میرا چاچو سے کوئی کانٹیکٹ نہیں ہو سکا۔

ایک دن میں بیٹھی پڑھ رہی تھی کہ بوا چھپکے سے میرے لئے دودھ لیکر آئی جو کہ وہ روز چھپ کر میرے لئے لاتی تھی لیکن بد قسمتی اس دن نتاشہ نتاشہ آپی نے دیکھ لیا اور وہ پھو پھو کے ساتھ ہی کواٹر میں آئی ابھی میں دودھ کا گلاس منہ سے لگاتی کہ پھو پھو نے وہ گلاس ہاتھ مار کر نیچے گرا دیا اور میرے منہ پر کھینچ کر تھپڑ مارا اور پھر سزا کے طور پر مجھے جلتے ہوئے انگارے کھلائے گئے جس کی وجہ سے مجھے یہ ٹونسز ہوئے بوا کو بھی بہت مارا پیٹا گیا انگارے کھانے کے بعد میری حالت بہت بڑی ہو گئی تھی مجھے ایسں لگ رہا تھا کہ میں موت کے قریب ہوں وہ رات ہم دونوں نے کیسے گزاری تھی یہ ہم اور ہمارا اللہ جانتا ہے ۔

خیر اس واقع کی وجہ سے میری آواز چلی گئی تھی لیکن میں نے کالج جانا ترک نہیں کیا وہاں پر میرا مزاق بنتا مجھے ڈی گریڈ کی جاتا لیکن میں سب چیزوں پر صبر کرتی رہی لیکن ان سب حالات نے مجھے اللہ بے حد قریب کر دیا تھا میں اپنی خاموش داستان بس اس رب کو سنانے لگی باقی سب کے لئے میں ایک پتھر کی مورت بن کر رہ گئی تھی۔

ایک دن کالج میں ایک ٹیچر مجھ سے پوچھا کہ میری آواز کیسے گئی تو میں نے انہیں جھوٹ کہہ کر ٹال دیا لیکن شاید ان میں انسانیت زندہ تھی دوسرے دن وہ میرے لئے کچھ دوائیاں لیکر اور روز مجھے اسکول میں اپنے سامنے وہ دوائیاں کھلاتی اور ان دوائیوں میں شاید اللہ نے میرے شفار کھی تھی پندرہ دن وہ دوائیاں کھانے سے میری آواز و آپس آ گئی تو میں نے مزید دوائیاں کھانے سے انکار کر دیا۔

میرے پیپر قریب تھے ساتھ میں عالمہ کا کورس بھی کر رہی تھی جو کہ شروع سے میرا خواب تھا میں فرسٹ ائیر میں ہی شرعی پردہ کرنے لگی تھی میرے پیپر قریب تھے اس لیے میں پوری طرح پڑھائی میں غرق تھی چونکہ مجھے پڑھنے کا شروع سے ہی شوق تھا اس لئے میں اپنے پورے جوش و لگن سے پڑھنے کی تیاری کر رہی تھی کیونکہ میں چاہتی تھی کہ جیسے میٹرک میں ٹاپ کرنے پر مجھے اسکالرشپ ملی تھی اسی طرح انٹر میں بھی مل جائے تاکہ میں آسانی سے اپنی آگے کی پڑھائی مکمل کر سکوں میں اتنی ساری دولت کی مالک ہو کر بھی کنگال تھی خیر میرے آخری پیپر والے دن چاچو مجھ سے ملنے آفس آئے اور انہوں نے مجھے کہا کہ میں روز ایک سے ڈیڑھ گھنٹا انکے گھر آؤ کیونکہ وہ مجھے کچھ سیکھانا چاہتے ہیں۔

چاچو کی بات سن کر میں سوچ میں پڑ گئی چونکہ یہ میرے لئے بہت مشکل تھا لیکن مجھے کچھ نہ کچھ تو کرنا تھا یہ نہیں تھا کہ میں ان سے ڈرتی تھی ڈرنا تو میں بہت پہلے ہی چھوڑ دیا تھا بس مجھے یہ فکر تھی کہ میری غلطی کی سزا میرے ساتھ ساتھ بوا کو بھی ملتی میں نے کچھ سوچا اور پھر کالج کے وقت آنے پر ہامی بھر لی چاچو نے مجھے اپنا نمبر دیا اور وہاں سے چلے گئے۔

میں نے پورے دن اس بارے سوچا اور نماز پڑھ کر اللہ سے دعا مانگی اور اللہ مدد بھی کی میں صبح روز کالج جاتی اور پھر اسمبلی کے بعد ٹوپی والا برقعہ جو کہ کالج میں کام کرتی بوا کا تھا وہ پہن کر کالج کے پچھلے گیٹ سے نکل کر کار میں بیٹھ جاتی جو کہ چاچو کی ہوتی تھی وہ خود مجھے لینے آتے تھے چاچو نے پرنسپل سے بات کر لی تھی کہ یہ بات کسی کو پتہ نہیں چلنی چاہئے اور پھر پرنسپل نے بھی ہمارا بہت ساتھ ایسے ہی دن گزرتے رہے میں روز صبح کالج کے بہانے چاچو کے پاس جاتے اور پھر وہاں سے دوبارہ کالج اور پھر چھٹی ہوتے ہی مدرسہ جاتی اور پھر وہاں سے میں گھر چلی جاتی اور کالج کا سارا کام گھر پر کرتی میں نے اس بارے میں بوا کو بھی نہیں بتایا تھا چاچو مجھے اپنے گھر ٹرینگ دینے لگے اور پھر میرا ایف ایس سی سیکنڈ ائیر کمپلیٹ ہونے کے ساتھ میری ٹرینگ اور میرا عالمی کا کورس بھی مکمل ہو گیا جو کہ میں نے شرٹ بیس پر کیا تھا اور پھر میری محنت کے مطابق میں نے انٹر میں بھی ٹاپ کیا۔

میں چاچو سے ملنے انکے گھر گئی تھی تا کہ انہیں بتاؤ کہ میں نے ٹاپ کیا ہے اور مجھے اسکالر شپ ملی ہے اور پھر جب میں نے چاچو کو بتایا تو وہ بت خوش ہوئے اور پھر چاچو نے مجھے خوشخبری سنائی کہ آپ لوگ اس پاکستان شفٹ ہو رہے ہیں لیکن میں خوش نہیں تھی کیونکہ میں چاہتی تھی جب تک میں دشمن کو اسکے انجام نہ پہنچادوں میرا کوئی اپنا میرے قریب نہ آئے لیکن شاید اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

چاچو نے میرا رزلٹ دیکھ کر مجھے آگے پڑھنے کا مشورہ دیا اور ساتھ مجھے بابا کی جائیداد میرے اور آپکے نام ہے اور جب تک میں بیس سال کی نہیں ہو جاتی جب تک مجھے اس جائیداد پر اختیار نہیں دیا جائیگا اور اگر میں اس میں سے کچھ حصہ بیچنا چاہوں تو مجھے آپکے دستخط کی ضرورت پڑیگی میں چاچو کی ساری بات سنتی وہاں سے گھر آگئی ابھی میں لان میں ہی تھی کہ میں نے پھوپھو لان میں وقار آؤ نتاشہ سے باتیں کرتے سنا جو کہ کہہ رہی تھی کہ انہوں نے مجھے جائیداد کی وجہ سے زندہ رکھا ہے ورنہ کب کا مار دیتی اور پھر انہوں نے نتاشہ آپی کو بتایا کہ لوگ پاکستان شفٹ ہو رہے ہو اور آپ لوگوں کے شفٹ ہوتے ہی وہ آپکی اور نتاشہ آپی کی شادی کروا دینگی اور پھر شادی ہوتے ہی نتاشہ آپی پہلے آپ سے اور پھر بعد میں مجھ سے جائیداد پیپر سائن کروا کر ساری خود کے نام کر لینگے اور پھر جوتا یا ابو کی

جائیداد ہے وہ بھی آپ کے ذریعے حاصل کر لینگے میں یہ سب سنتی وہاں سے چلی گئی اور پھر میں نے ان سب کو اپنے ایک نئے روپ سے روشناس کروایا جس سے شاید میں واقف نہیں تھی میں انکی اینٹ کا جواب پتھر سے دینے لگی سارا آفس میں نے سنبھال لیا اور انکو ٹکے ٹکے کا محتاج کر دیا میری مرضی کے بغیر ایک پیسہ بھی ان میں سے کسی کو نہیں ملتا لیکن وہ بے بس ہیں وہ بس میرے سال کے ہونے کا انتظار کر رہے ہیں اور پھر میں نے خود کو آپکی نظروں میں لانے کے لئے اٹھی سیدھی حرکتیں شروع کیں۔

وردہ میری دوست کالج میں بنی تھی ایک وہی تھی جو میرے حالِ دل سے تھوڑی بہت واقفیت رکھتی تھی وردہ نے میرا کر طریقے بہت ساتھ دیا مجھے ہر طریقے سے سپورٹ کیا میں وردہ کا احسان کبھی نہیں اتار پاؤنگی لیکن ابھی بھی وردہ ساری سچائی نہیں جانتی۔

جاننا نہیں چاہینگے وی مجرم کون ہیں جسکے خلاف ثبوت اس فائنل میں ہیں؟

مزدلفہ نے اپنا سارا ماضی موبائل پر ٹائپ کر کے علی کے سامنے کرتے ہوئے پوچھا جبکہ آنسوؤں سے چہرہ تر تھا سارے عزیت ناک لمحے آنکھوں کے سامنے کسی فلم کی طرح چلنے لگے۔

کون ہیں؟

مزدلفہ کے پوچھنے پر علی نے ساکت نظروں سے مزدلفہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا جبکہ علی کو اپنی آواز کھائی میں سے آتی محسوس ہوئی۔

مسٹر اینڈ مسز چوہان انکی بیٹی مائرہ میمونہ پھوپھو نتاشہ آپی اور وقار۔

علی کے پوچھنے پر مزدلفہ نے سارے نام اسکے گوش و گزار کر دیے۔

اب تو یقین آگیا نہ آپکو میری محبت میری وفا یا ابھی اور ثبوت دینا بھی باقی ہے۔

مزدلفہ نے ایک دفعہ پھر ہچکیوں کے درمیان موبائل پر ٹائپ کر کے علی سامنے کیا۔

جبکہ علی نے بنا کوئی جواب دیے مزدلفہ کو خود میں بھینچ لیا اور دونوں خاموش آنسو بھانے لگے۔

ایک اپنی تکلیف کو یاد کر کے رو رہی رو دوسرا اسکا دیوانی اپنی متاعِ جاں کی تکلیف کو محسوس کرتے ہوئے اپنے آنسو روک نہ پایا۔

بیشک اللہ ہسبینڈ وائف کا رشتہ بہت خوبصورت بنایا ہے۔

جب آپ سب جانتی ہو تو پھر آپ کیوں چاہتی ہو کہ میں نتاشہ سے شادی کروں۔

علی نے مزدلفہ کو خود سے الگ کر کے پوچھا۔

کیونکہ میں چاہتی ہوں جب تک میں ان سب کا پکا انتظام نہیں کر دیتی تب تک انکو انکے پلان کے مطابق کام کرنے دیں اور میں اپنے پلان کے مطابق کام کرونگی سب سے پہلے ہمیں ادیبہ آپی کو کڈنیپ کرنا ہے اور اس بات کا شارق بھائی کو علم نہیں ہونا چاہئے ایسا کرنے سے شارق بھائی سمجھینگے کہ ادیبہ آپی کو چوہان نے کڈنیپ کروایا ہے اور پھر وہ باپ بیٹا آمنے سامنے آئینگے اور اس سے یہ ہوگا کہ چوہان ہوشیار ہو جائیگا کہ کوئی ہے اسکا دشمن جو اس سے بھی طاقتور ہے باپ بیٹے میں آپس میں پھوٹ پڑ جائیگی آدھا کمزور تو چوہان ایسے ہی ہو جائیگا اور پھر 28 تاریخ کو انکا ایک بہت بڑا جشن ہے جس میں انکے سارے کارندے آئینگے اور اس دن چوہان ہم تینوں کو ڈیریسن کو پیش کریگا لیکن اس سے پہلے ہی ہم ادیبہ آپی کو کڈنیپ کر چکے ہونگے اور وردہ اپنے آپ کی حفاظت کرنا اچھے سے جانتی ہے ہم اس جشن والے دن ان پر حملہ کر کے ان کا کام تمام کرینگے کیونکہ انکے نئے کارندوں کے خلاف میرے پاس سارے ثبوت ہیں اور جو پرانے ہیں انکے خلاف سارے ثبوت اس فائل میں ہیں جسکو چوہان پھوپھو وغیرہ پچھلے دس سال سے ڈھونڈ رہے ہیں لیکن ان سب سے پہلے ہمیں وہ فائل ڈھونڈنی ہوگی اس سے پہلے وہ ان لوگوں کے ہاتھ لگے۔

علی کے پوچھنے پر مزدلفہ نے اسے کھل کر بتایا۔

پلان تو بڑا فنٹاسٹک ہے بیگم لیکن بس یہ شادی والا سین بڑا خراب ہے ویسے کب کڈنیپ کرنے کا ارادہ ہے بھابھی کو۔

علی نے مزدلفہ کو داد دیتے ساتھ پوچھا کل آپکا نکاح ہے اور جمعرات کو مایوں مہندی کل کم لوگ ہونگے اس لیے ہم آپی کو پرسوں کڈنیپ کرینگے آپکی مہندی میں اس سے کسی کو شک بھی نہیں ہو گا۔

ہاں یہ ٹھیک ہے لیکن خود کی جان کی حفاظت سب سے پہلے ہے مزدلفہ۔

علی نے مزدلفہ کی بات پر ہامی بھرتے ساتھ تنبیہ کی۔

پہلے کی بات الگ تھی علی لیکن اب تو میں چاہ کر بھی خود کو تکلیف پہنچانے کا سوچ بھی نہیں سکتی کیونکہ اب مجھ سے کافی رشتے منسلک ہیں جو کہ مجھے بے حد پیارے ہیں آپ بے فکر رہیں میری طرف سے۔

اچھا مجھے ایک بات بتاؤ کہ اس پلان پر عمل شارق کو آگاہ کر کے بھی کر سکتے ہیں۔

نہیں علی انسان کتنا ہی اچھا اداکار کیوں نہ ہو جو جذبات قدرتی ہوتے ہیں اس کی بات ہی الگ ہوتی ہے اگر شارق بھائی کو پتہ ہو گا کہ ادیبہ آپی سیو ہیں تو انکو ویسا غصہ نہیں آئیگا جیسا

یہ جان کر آئیگا کہ ان کی بیوی کی جان خطرے میں ہے اور یہ کرنے والا بھی انکا ہی باپ ہے

۔

علی کے کہنے پر مزدلفہ نے اسے کھل کر سمجھایا۔

ہاں یہ تو صحیح کہا آپ نے اور اب بہت باتیں ہو گئی لیٹو اور آرام کرو شام میں ڈاکٹر کے پاس بھی جانا ہے۔

علی نے مزدلفہ کی بات کی تائید کرتے ساتھ کہا اور اسے لٹا کر کمفٹر اڑھا دیا جبکہ مزدلفہ بھی علی کی بات مانتی آنکھیں موند گئی۔

اسلام علیکم بابا۔

علی نے مزدلفہ کو سلا کر بالکونی میں آکر ارسلان صاحب کو فون کیا۔

وعلیکم سلام جگر کیسے ہو اور میری شہزادی کیسی ہے؟

ارسلان صاحب نے علی کے سلام کا جواب دینے کے ساتھ حال چال پوچھا۔

جی بہتر ہے مزدلفہ اور شام میں ڈاکٹر کے پاس جانا ہے چیک اپ کے لئے تو میں گھر ہی لیکر آؤنگا آپ دونوں سے ملوانے مزدلفہ کو۔

چلو جیسے تمہیں بہتر لگے۔

علی کے تفصیل سے بتانے پر ارسلان صاحب نے جواب دیا۔

بابا کل بدھ ہے کل میرا نکاح ہے نتاشہ سے اور آپ یہ نکاح کینسل نہیں کرینگے۔

علی نے ارسلان صاحب کو جیسے دوٹوک فیصلہ سنایا۔

عرشیان علی میں آپکو اپنی بیٹی کے ساتھ ایسا نہیں کرنے دونگا پہلے بڑی محبت کے گن گاتے تھے اب کہاں گئی محبت اگر تم نتاشہ سے شادی کروگے تو میں تمہیں اپنی جائیداد سے عاق کردونگا اور تمہیں میری بیٹی کو طلاق دین۔۔

ڈیڈ کیا بول رہے ہیں آپ میں مر کر بھی مزدلفہ کر نہیں چھوڑونگا اور یہ آپکی بیٹی کا ہی فیصلہ ہے باقی ساری بات گھر آکر بتاؤنگا میں آپکو لیکن پلیز اس طرح کے الفاظ استعمال کر کے مجھے تکلیف نہ دیں۔

ارسلان صاحب ابھی بول ہی رہے تھے کہ علی انکی بات کاٹ کر تیز لہجے میں کہنے لگا۔

ٹھیک ہے پھر گھر پر ہی بات ہوگی میں بھی دیکھتا ہوں تم کیسے شادی کرتے ہو نتاشہ سے۔

علی کے کہنے پر ارسلان صاحب نے غصے سے کہا اور فون رکھ دیا جبکہ علی وہیں سر اپنے ہاتھوں میں گرائے ڈھہ گیا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیسے کرے گا نتاشہ سے شادی

جس کی شکل دیکھنا بھی وہ اپنی توہین سمجھتا تھا لیکن اسے یہ کرنا تھا اپنے چاچو چچی کے لئے اپنی محبوب بیوی کے لئے اسے یہ کڑوا گھونٹ پینا تھا جسکے لئے اسے ابھی بہت زیادہ ہمت درکار تھی۔

بتائیں آپ سب کیا اب بھی میں غلط ہوں؟

علی اور مزدلفہ ڈاکٹر سے واپسی پر گھر آئے تھے جہاں ارسلان صاحب نے اپنی حمایت کے لئے پہلے ہی سب کو جمع کر رکھا تھا علی نے سب کو حقیقت سے آگاہ کرنے کے بعد سب پر ایک نظر ڈال کر پوچھا۔

مزدلفہ نے بہت اچھا پلان بنایا ہے مجھے یقین تھا مزدلفہ ہر کام بہت سوچ سمجھ کر کرتی ہے اور واقعی علی کو نکاح کرنا پڑیگا ورنہ ان لوگوں کو شک ہو سکتا ہے۔

علی کی بات سن کر حیدر صاحب نے علی کی حمایت کرتے ہوئے کہا جس پر سب نے انکی ہاں میں ہاں ملائی۔

چلیں پھر کل سب سادگی سے ہو گا اور اب تم دونوں یہیں رہو گے کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

صحیح ہے تایا جان آج ہم لوگ رک جاتے ہیں کل میں بوا کے پاس چلی جاؤ نگی۔

ارسلان صاحب کی بات پر مزدلفہ نے ہامی بھرتے ہوئے اپنا ارادہ بتایا۔

اتنا مارونگا یاد کرو گی ٹانگیں توڑ کر گھر میں بٹھادونگا جا کر تو دیکھاؤ مجھے تم جان سے ماردونگا

سوچ بھی کیسے لیا تم نے کہ اب بھی میں تمہیں وہاں بھیجنے پر مان جاؤنگا۔

مزدلفہ کے کہنے پر علی تو سب کے سامنے ہی شروع ہو گیا جبکہ مزدلفہ نے اپنا سر پکڑ لیا اس بندے کو سمجھانا اس کے لئے بہت مشکل تھا لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ علی کو کنٹرول بھی صرف وہی کر سکتی ہے۔

علی دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا یہ کس لہجے اور کس لینگویج میں بات کر رہے ہو تم مزدلفہ سے اکیلے میں تم مارتے بھی ہو گے میری بیٹی کو۔

علی کے شروع ہونے پر ارسلان صاحب نے بھی سب کے سامنے ہی جھاڑ پلائی۔

جسے جو سمجھنا ہے سمجھے لیکن اب یہ کہیں نہیں جائیگی ورنہ آئی سوئیر میں خود اسکا گلہ

دبادونگا پھر خود بھی مر جاؤنگا اس نے ہر دفعہ مجھے اور خود کو تکلیف دینے کی ٹھان رکھی ہے

نہ تو میں اسکو اور خود کو ایک ہی دفعہ آگ لگا کر ساری تکلیف سے نجات دے دونگا۔

علی کیا ہو گیا ہے اس نے کہا کیا ہے جو تو اتنا ہائیپر ہو رہا ہے۔

زید کو علی کی بات ناگوار گزری تو فوراً سے بول اٹھا آخر سوال اسکی جان سے پیاری گڑیا کا تھا

۔

چپ کوئی بیچ میں نہیں بولیگا جب بھی میں نے اسکی مانی ہے نقصان ہی اٹھایا ہے اب میں اسکے معاملے میں نہ اسکی اور نہ کسی اور کی سنو گا اسکا ہر فیصلہ اب میں کرونگا میری بات مانیگی اب یہ میرے اشاروں پر چلے گی۔

زید کے کہنے پر علی اپنے آپے سے باہر ہونے لگا اس وقت کہیں سے بھی وہ اپنے حواس میں نہیں لگ رہا تھا۔

نہیں جارہی میں کہیں نہیں جارہی یہیں ہوں آپکے پاس جو آپ کہینگے وہی کرونگی پلیز یہ لیں پانی پیئیں۔

مزدلفہ علی کو آپے سے باہر ہوتا دیکھ پانی کا گلاس لیکر اسکے پاس گئی اور اسکو ریلیکس کرتے ہوئے گلاس اسے پکڑایا۔

جا کر تو دیکھاؤ آگ لگادونگا تمہیں بھی اور خود کو بھی۔

میں نے کہا نہ نہیں جارہی آپکے پاس ہی ہوں پانی پیئیں اور مجھ سے زیادہ نہ بلوائیں پھر میرے گلے میں درد ہوگا۔

تو تم بول کیوں رہی چلو کمرے آرام کرو جا کر اٹھو مما سوپ بھجوائیں کب سے بھوکی ہے یہ دوائی بھی لینی تھی لیکن اسکو پرواہ کہاں ہے اپنی۔

مزدلفہ کی بات پر علی پانی کا گلاس ٹیبل رکھتا اپنی ماں کو سوپ کا آڈر دیتا مزدلفہ کا ہاتھ پکڑ کر روم میں لے گیا۔

واقعی یار علی کو صرف مزدلفہ ہی سنبھال سکتی ہے کیسے بات بدلتی اسکا غصہ ڈھنڈا کر گئی۔

علی کے جانے کر بعد ارمان صاحب نے کہا جس پر رضوان صاحب نے بھی ہاں میں ہاں ملائی۔

واقعی یار آج تو میں تو علی کا یہ روپ دیکھ کر ڈر گیا تھا کسی کے قابو میں ہی نہیں آرہا تھا لیکن مزدلفہ دو منٹ میں اسے ڈھنڈا کر گئی۔

ارمان صاحب کے کہنے پر حیدر صاحب نے بھی اپنی رائے دی۔

چلیں میں سوپ بھیجو مزدلفہ کے لئے ورنہ پھر سے آ کے ہنگامہ مچا دیگا علی۔

اُنٹی میں بھی چلتی ہوں میں ٹیبل سیٹ کر دونگی کھانے کا بھی وقت ہو رہا ہے۔

آمنہ بیگم کے کہنے پر وردہ نے کہا اور انکے ساتھ ہی کچن میں چلی گئی۔

کیاضرورت تھی اتناجذباتی ہونے کی بتائیں صرف ایک بات کہی تھی نہ میں نے منع کردیتے مجھے اکیلے میں نہیں جاتی میں کہیں سب کے سامنے تماشہ کرنے کی کیاضرورت تھی سب پتہ نہیں کیاسوچ رہے ہونگے پتہ نہیں اکیلے میں آپ میرے ساتھ کیساسلوک رکھتے ہیں میں نے کبھی آپکی بات ٹالی ہے کواب ٹالتی بولیں کیوں باہر اتناتماشہ لگایا کتنی شرمندگی ہوئی مجھے سب کے سامنے لیکن آپ توچپ ہونے کانام ہی نہیں لے رہے تھے اکیلے میں بھلے اپنی کہی ہوئی باتوں پر عمل کرلیتے لیکن باہر سب کے سامنے تماشہ لگانے کی ضرورت کیا تھی علی ہو کیا گیاہے آپ کو دن بہ دن اتنے جنونی کیوں ہوتے جارہے ہیں یار آپ۔

مزدلفہ کمرے میں آتے ہی علی پر برس پڑی۔

نہیں کنٹرول رہتامیرا خود پر جب بھی تم مجھ سے دور جانے کی بات کرتی ہو کیا کروں بولو اور پھر تم بھی جانتی ہو میں تمہارے معاملے میں کتناڈرتاہو پھر بھی تم میرے ڈر کو ہوادیتی ہو کیوں بولو۔

مزدلفہ کے کہنے پر علی نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے جواب دیا۔

اچھا ٹھیک ہے کام ڈاؤن کچھ نہیں کہہ رہی میں اور نہیں جا رہی کہیں میں بس غصہ نہ کریں

۔

مزدلفہ علی کو دوبارہ اسی روپ میں آتا دیکھ صلح والے انداز میں کہنے لگی جبکہ مزدلفہ کے کہنے پر علی اسے خود میں بھینچ گیا جبکہ ایک خوفزدہ سا آنسو علی کی آنکھ سے بہہ نکلا جب سے علی نے شارق کے فون میں وڈیو دیکھی تھی جب سے ہی علی کے دل میں مزدلفہ کر کھونے کا ڈر بیٹھ گیا تھا جو کہ وہ چاہ کر بھی اپنے دل سے نکال نہیں پا رہا تھا۔

اسلام علیکم۔۔۔

علی اور مزدلفہ نے ڈائننگ ٹیبل پر آتے ہی سلام کیا جسکا سب نے سر کے اشارے سے جواب دیا۔

کیسی طبیعت ہے میری بیٹی کی؟

ارسلان صاحب نے مزدلفہ سے پوچھا کل کے چیک اپ کے بعد مزدلفہ تھوڑا تھوڑا بولنے لگی تھی۔

الحمدللہ تایا جان کافی بہتر ہے۔

اچھا چلو یہ تو بہت اچھی بات ہے اچھا یہ بتاؤ آج کا کیا پلان ہے آپکا یہیں رہینگی یا کہیں جانا ہے آپ نے۔

ارسلان صاحب نے جان کر کے علی کو تنگ کرنے کے لئے مزدلفہ سے پوچھا جس پر آمنہ بیگم انہیں گھور کر رہ گئیں۔

نہیں میں کہیں نہیں جا رہی میں یہیں ہوں۔

ابھی علی کچھ بولتا کہ مزدلفہ نے جلدی سے تیز لہجے میں کہا کہ کہیں علی پھر سے شروع نہ ہو جائے۔

کیوں تنگ کر رہے ہیں میرے بیٹے کو آپ؟

مما بابا کو سکون نہیں ملتا مجھے تنگ کیے بغیر۔

آمنہ بیگم کے ارسلان صاحب سے پوچھنے پر علی نے منہ بسورتے ہوئے کہا جس پر ارسلان صاحب قہقہہ لگا کر ہنس دیے۔

بیگم یہ ہمیں اتنا تنگ کرتا ہے تو تھوڑا ہمارا بھی حق بنتا ہے کیوں برخوردار؟

ارسلان صاحب نے آمنہ بیگم کو جواب دینے کے ساتھ علی کو مخاطب کیا۔

ہاں کیوں نہیں کریں تنگ بلکل کریں لیکن ان معاملات میں تنگ کرنے سے گریز کریں کیونکہ ایسے معاملات میں میں اپنے حواس کھونے لگتا ہوں پھر میں کیا کہتا ہوں کیا کرتا ہو مجھے کچھ پتہ نہیں ہوتا۔

آؤچ۔۔۔دیکھ رہے ہیں میرے سچ کہنے پر آپکی بہو نے میرے پاؤں پر اتنی زور سے اپنا پاؤں مارا ہے بیوی میری ہے لیکن مجال جو مجھے کچھ بولنے دے۔

علی نے مزدلفہ کو گھورتے ہوئے ارسلان صاحب سے کہا جس نے علی کو خاموش کروانے کے لئے اپنا پاؤں اسکے پاؤں مارا تھا لیکن علی کو تو کسی بات اثر ہی نہیں ہو سکتا الٹا مزدلفہ شرمندہ ہو گئی۔

میرا ہو گیا میں جا رہی ہو۔۔۔

علی کے کہنے پر مزدلفہ شرمندگی سے کہتی اور بنا کچھ کھائے روم میں چلی گئی۔

حد کرتے ہو علی تم میں ذرا سی بھی شرم نہیں ہے روز تماشہ لگانے لگے ہو کب تک سنبھالے گی وہ تم کو ہر جگہ اپنی زبان کے جوہر دیکھانا شروع کر دیتے ہو کل کتنا تماشہ کیا تم نے کتنی شرمندگی اٹھانی پڑی سب کے سامنے مزدلفہ کو تم جانتے ہو وہ کتنی شائے ہے لیکن پھر بھی تم اپنی حرکتوں سے بعض نہیں آتے تمہیں تو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیئے اتنی

پیاری بیوی دی ہے اللہ نے تمہیں کبھی اُف نہیں کہتی کبھی کسی چیز کی فرمائش نہیں کرتی تمہاری ہر صحیح غلط بات پر لبیک کہتی ہے لیکن تمہیں قدر نہیں ہے سب کے سامنے تماشہ کرنے سے محبت ثابت نہیں ہوتی اپنی حرکتیں ٹھیک کرو اچھی بیوی مل گئی نہ اس لئے دماغ آسمان پر جارہا ہے تمہارا اب آئیگی نہ نتاشہ بھگتنا اسے اسی کے لائق ہو تم۔

مزدلفہ کے جاتے ہی آمنہ بیگم نے علی کی طبیعت صاف کی جبکہ ارسلان صاحب دھیمی مسکراہٹ سے علی کو ہی دیکھ رہے تھے جس کا چہرہ بلکل اسپاٹ تھا جبکہ آمنہ بیگم کی بات سن کر علی بھی بنا کچھ کھائے لمبے لمبے ڈنگ بھرتا اپنے روم چلا گیا اور پیچھے آمنہ بیگم اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

مما ابھی تک میرے نکاح کا سوٹ نہیں آیا۔

نتاشہ میمونہ بیگم کے سر پر پہنچتی استفسار کرنے لگی۔

گیا ہے وقار لینے آتا ہی ہوگا ویسے اچھا ہی ہوا بھابھی نے کہہ دیا کہ تم اپنی پسند سے نکاح کا جوڑا لے آؤ ورنہ اگر علی لیکر آتا تو حاجن بی بی والا جوڑا لے آتا۔

میمونہ بیگم نے نتاشہ کو جواب دینے کے ساتھ ناگواری سے کہا۔

یہ بات تو آپ صحیح کہہ رہی ہیں مما مجھے تو یہ سوچ کر ہول اٹھ رہے ہیں کہ کہیں علی میرے ویسٹرن ڈریسز پر پابندی نا لگا دے۔

ارے ایسے کیسے لگائیگا تم کس لئے ہو اپنی ہر بت منوانا نہ کے ماننا اور اپنے مشن پر خاص دیھان دینا۔

میمونہ بیگم نتاشہ کو خاص تنبیہہ کرنے لگی۔

ہاں صحیح کہہ رہی ہیں اب میں تو اپنی کرونگی چلیں چھوڑیں اس بات کو یہ بتائیں ادیبہ ملی کیا ۔

نتاشہ نے بات بدلتے ہوئے میمونہ بیگم سے پوچھا۔

نہیں نا پتہ نہیں کہاں جا کر چھپی ہے منحوس ماری ابھی تک کوئی سوراخ ہی نہیں مل رہا۔

ارے مما آج تو میری بہن کے لئے اتنا بڑا دن ہے آج تو ایسی منحوس باتیں نا کریں اور تم جاؤ اپنا ڈریس چیک کر لو۔

میمونہ بیگم کی بات پر اندر آتے وقار نے جواب دیا اور نتاشہ کو سوٹ دیکر چیک کرنے کے لئے بھیجا جس پر وہ سر اثبات میں ہلاتی اپنا سوٹ لیکر چلی گئی۔

کیاہوا ہے کیوں آگئی وہاں سے وہ بھی بنا ناشتے کیے پتہ بھی ہے نہ دوائی لینی ہوتی ہے تمہیں پھر کیوں ناشتہ نہیں کیا تم نے۔

علی نے کمرے میں آتے ہی بیڈ پر بیٹھی موبائل یوز کرتی مزدلفہ کو مخاطب کیا۔

میرا پیٹ بھر گیا تھا آپکی باتوں سے آپ بے فکر رہیں بھوکی نہیں ہوں میں۔

علی کے پوچھنے پر مزدلفہ نے موبائل یوز کرتے ہوئے ہی ناراضگی سے جواب دیا۔

یہ موبائل سائیڈ پر رکھو تم مجھے اگنور کر رہی ہو۔

علی نے مزدلفہ کے سر پر پہنچ کر اسے گھورتے ہوئے کہا۔

میری کہاں مجال کہ آپ کو اگنور کرو۔

ٹھاہہہہ۔۔۔۔اب بولو کیا بول رہی تھی۔

مزدلفہ کے دوبارہ ناراضگی سے کہنے ہو علی نے مزدلفہ کا موبائل اسکے ہاتھ سے لیکر دیوار میں مارتے ہوئے نارمل لہجے میں کہا جبکہ موبائل دیوار سے لگتے ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

میں کچھ نہیں بول رہی تھی میں ہوتی کون ہوں کچھ بولنے والی۔

مزدلفہ کی ناراضگی ابھی بھی قائم تھی۔

مزدلفہ ٹھیک سے بات کرو ورنہ اچھا نہیں ہو گا مسلئہ کیا ہے۔

مزدلفہ کے مسلسل ناراض لہجے میں کہنے پر علی نے جھجھنلاتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے علی مزدلفہ کو روکتا وہ بنا کسی بات کا جواب دیے کمرے سے چلی گئی۔

مزدلفہ نے نیچے آکر ناشتے کی ٹرے سیٹ کر کے ملازمہ کو آواز لگائی۔

سنبل۔۔۔۔جی میم صاحب۔۔۔

مزدلفہ آواز لگانے پر سنبل فوراحاضر ہوئی۔

یہ ناشتہ میرے روم میں علی کو دے آئیں اور اگر میرا پوچھیں تو کہہ دیجئیگا تایا امی کے روم میں ہوں اور یہ نہیں بتائیگا کہ میں نے بھیجا ہے ناشتہ اگر پوچھیں تو تائی امی کا نام لے لینا۔

مزدلفہ نے ملازمہ کو ہدایت دی تو وہ سر اثبات میں ہلاتی چلی گئی تو پیچھے مذدلفہ بھی آمنہ بیگم کے روم کی طرف بڑھ گئی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ٹک ٹک ٹک۔۔۔۔۔

ابھی علی اپنا سر پکڑے بیڈ پر بیٹھا ہی تھا کہ دروازہ نوک ہوا۔

کون ہے۔۔۔۔ علی نے آنے والے وجود سے غصے سے پوچھا جس سے ملازمہ ڈر گئی۔

صاحب وہ ناشتہ لیکر آئی ہوں۔

علی کے غصے سے کہنے پر ملازمہ نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا۔

کس نے بھیجا ہے ؟۔۔۔ علی نے دروازہ کھولے بغیر ہی پوچھا۔

صاحب وہ بڑی بیگم صاحبہ نے بھیجا ہے۔

علی کے پوچھنے پر ملازمہ نے مزدلفہ کے کہے کے مطابق آمنہ بیگم کا نام لیا۔

واپس لے جاؤ مجھے نہیں کرنا اور چھوٹی بیگم صاحبہ کر بھیجو۔

صاحب وہ تو بڑی بیگم صاحبہ کے کمرے میں ہیں۔

علی کے کہنے پر ملازمہ نے بتایا۔

اچھا چھوڑو آپ جاؤ میں خود دیکھ لونگا۔

علی نے ملازمہ سے کہا تو وہاں سے چلی گئی جبکہ علی اب آمنہ بیگم کے کمرے کی طرف چل دیا۔

کیا ہوا بچے علی سے لڑائی ہو گئی ہے کیا۔

آمنہ بیگم نے مذدلفہ کو اپنے روم میں آتے دیکھ پیار سے پوچھا۔

نہیں بس میں نے سوچا آپکا تھوڑا ہاتھ بٹا دوں کام میں اس لئے آگئی۔

مزدلفہ نے آمنہ بیگم کے صحیح تُکے کی نفی کرتے ہوئے کہا جس پر انہوں نے بھی زیادہ کریدنا مناسب نہیں سمجھا۔

بیٹا آپ کیا پہنو گی آج؟

آمنہ بیگم نے بات بدلتے ہوئے مزدلفہ سے پوچھا۔

کچھ بھی پہن لونگی ابھی ڈیسائیڈ نہیں کیا کافی کپڑے رکھے ہیں میرے پاس۔

ٹھیک ہے جیسا میرے بچے کو ٹھیک لگے۔

مزدلفہ کے کہنے پر آمنہ بیگم نے اسے پیار کرتے ہوئے کہا جبکہ ارسلان صاحب کسی کام سے باہر گئے ہوئے تھے۔

مزدلفہ آکر اپنا ڈریس چیک کرو۔

علی نے آمنہ بیگم کے روم میں آتے ہی مزدلفہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

میں خود ہی ڈیسائیڈ کر لونگی جب پہننا ہو گا اور تائی جان آپ یہ بتائیں نتاشہ آپی کا سوٹ بھجوا دیا۔

مزدلفہ نے علی کو جواب دینے کے ساتھ آمنہ بیگم سے پوچھا جبکہ علی اپنے اگنور کیے جانے پر غصے سے کھولتا اپنے روم میں چلا گیا۔

مزدلفہ کمرے میں آئی تو علی ٹہل رہا تھا۔

تائی امی نے کہا ہے تیار ہو جائیں نکاح کا ٹائم ہونے والا ہے۔

مزدلفہ نے کمرے میں آتے ہی ٹہلتے ہوئے علی سے کہا اور اپنی وارڈروب کھول اپنا ڈریس نکالنے لگی۔

یہ والی ڈریس پہنو گی تم آج میں نے تمہارے لئے منگوایا ہے۔

علی نے مزدلفہ کو ڈریس سلیکٹ کرتے دیکھ اسکا دھیان بیڈ پر پڑے وائٹ فیری گاؤن کی طرف دلوایا۔

مزدلفہ بنا کچھ کہے گاؤن اٹھاتی باتھروم چلی گئی۔

جبکہ علی بے بسی سے اپنے ہونٹ بھینچ کر رہ گیا کیونکہ مزدلفہ پہلا فرد تھی جسکی ناراضگی علی کو پریشان کر رہی تھی ورنہ اس نے کبھی کسی کی ناراضگی کو اہمیت نہیں دی تھی اس لئے منانے کا اتفاق بھی نہیں ہوا اب علی کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ مزدلفہ کو کیسے منائے۔

آپ بھی جا کر چینج کر لیں دیر ہو رہی ہے میں نے آپکا سارا سامان نکال دیا ہے اس لئے اب مجھے آواز مت دیجئیے گا میں تائی امی کے پاس نیچے جا رہی ہوں۔

مزدلفہ تیار ہو کر علی کی ساری چیزیں بیڈ پر رکھ کر اسے تنبیہہ کرتی نیچے آمنہ بیگم کے پاس چلی گئی جبکہ علی چاہ کر بھی اسے روک نہیں پایا اور اپنی بے بسی پر غصے ہوتے کپڑے لیکر باتھروم چلا گیا۔

تائی جان میں دور سے ہی سب دیکھو نگی میں کسی کے سامنے نہیں جاؤ نگی تاکہ کسی کو کوئی شک نا ہو۔

مزدلفہ نے آمنہ بیگم سے کہا جو کہ ملازماؤں کو کام سمجھا رہی تھی۔

میری جان تو بہت پیاری لگ رہی ہے اللہ نظرِ بد سے بچائے اور میری شہزادی جیسے آپکو ٹھیک لگے ویسے ہی کرو آپکو کوئی کچھ نہیں کہے گا اور اگر علی کچھ کہے تو مجھے بتانا میں خود سنبھال لو نگی۔

مزدلفہ کے کہنے پر آمنہ بیگم نے اسکی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

نہیں مما علی کا مسلئہ نہیں ہے وہ کچھ نہیں کہینگے اور اگر کہینگے بھی تو میں مینیج کر لو نگی آپ بے فکر رہیں۔

بیگم صاحبہ وہ نتاشہ بیبی والے آ گئے۔

ابھی وہ دونوں باتیں ہی کر رہیں تھی کہ ملازمہ نے آکر آمنہ بیگم کو نتاشہ والوں کے آنے کی اطلاع دی جس پر آمنہ بیگم سر ہلاتی فارمیلیٹی نبھانے کے لیے دل کڑا کر ان کے استقبال کے لئے داخلی دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔

اسلام علیکم ممانی جان کیسی ہیں آپ۔

نتاشہ نے آمنہ بیگم کو آتے دیکھ مسکراتے ہوئے ان سے حال دریافت کرنے لگی جبکہ منہ بیگم نے ناگواری سے نتاشہ کو دیکھا جو کہ سلیولیس اور بیک لیس پنک میکسی میں ملبوس تھی جبکہ دوپٹہ بھی نیٹ کا تھا جو کہ صرف نام کرنے کے لئے برائے نام سر پر پنوں سے ٹکایا گیا تھا۔

وعلیکم سلام میں ٹھیک بیٹھیں آپ لوگ سنبل جا کر جوس لیکر آؤ۔

آمنہ بیگم چاہ کر بھی خود کا موڈ بحال کرنے سے قاصر تھی اس لئے نارمل انداز میں نتاشہ کو جواب دیتی سنبل سے کہنے لگی جس پر وہ سر ہلاتی کچن میں چلی گئی۔

ممانی ماموں کہاں ہیں نظر نہیں آرہے نکاح کا وقت بھی ہو رہا ہے علی بھی نظر نہیں آرہا۔

وقار نے ارسلان صاحب اور علی کو نا پا کر پوچھا۔

وہ کسی کام سے گئے ہیں آتے ہی ہونگے یہ لو آ گئے۔

آمنہ بیگم نے وقار کو جواب دینے کے ساتھ سامنے سے آتے ہوئے ارسلان صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اسلام علیکم ماموں کیسے ہیں آپ۔

وعلیکم سلام الحمدللہ ٹھیک میمونہ نتاشہ کا گھونگھٹ ڈال دو۔

وقار اور نتاشہ کے ایک ساتھ کہنے پر ارسلان صاحب نے ایک ناگوار نہر دونوں بہن بھائی پر ڈال کر مختصر سا جواب دیا اور ساتھ میں میمونہ بیگم سے کہا جس پر انہوں نے سر ہلاتے نتاشہ پر نیٹ کے دوپٹے کا گھونگھٹ ڈال دیا۔

اسلام علیکم ایوری ون۔

زید وردہ سائرہ بیگم ارمان صاحب رضوان صاحب ضائدہ بیگم سب نے ایک ساتھ لاؤنج داخل ہوتے ہوئے سلام کیا۔

وعلیکم سلام بہت جلدی تشریف لے آئے آپ لوگ اب بھی نا آتے۔

آمنہ بیگم سب سے ملتی ہوئی شکوہ کرنے لگی۔

بس بھابھی ان مردوں نے دیر کروائی ہے ہم لیڈیز تو کب سے ریڈی ہے ان مردوں کو ہی پتہ نہیں کونسا کام پڑ گیا تھا جو کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے ہم سب کب سے انکا انتظار کر رہے تھے اب آئے ہیں تو ہم آپ کے سامنے موجود ہیں۔

آمنہ بیگم کے شکوہ کرنے پر سائرہ بیگم نے صفائی دیتے ہوئے کہا۔

زید بیٹا آپ جا کر ذرا قاری صاحب کو لے آئیں وہ انتظار کر رہے ہیں۔

ارسلان صاحب نے زید سے کہا جس پر وہ سر اثبات میں ہلاتا چلا گیا۔

بھابھی علی کہاں ہے اسکا نکاح ہے اور وہی نظر نہیں آرہا۔

ہاں میں بھی کب سے پوچھ رہی ہوا بھی تک آیا نہیں۔

ضائدہ بیگم کے پوچھنے پر میمونہ بیگم نے بھی انکی ہاں میں ہاں ملائی جبکہ وہ نوٹ کر چکی تھی کہ کوئی بھی ان تینوں سے نہیں ملا بلکہ ملنا تو دور سلام تک نہیں کیا کسی نے اور اپنی ہی باتوں میں لگے ہیں۔

سنبل جاؤ چھوٹے صاحب کو بلا کر لاؤ۔

میمونہ بیگم کے کہنے پر آمنہ بیگم نے سنبل سے کہا جس پر وہ سر اثبات میں ہلاتی چلی گئی جبکہ زید بھی مولوی صاحب کو لے آیا تھا۔

ٹک ٹک ٹک۔۔۔۔آجائیں۔

دروازہ بجنے کی آواز پر علی جو کہ بیڈ پر بیٹھ کر موبائل یوز کر رہا تھا آنے والے کو اجازت دی

۔

صاحب بڑی بیگم صاحبہ آپکو بلا رہی ہیں۔

سنبل اجازت ملتے ہی علی کو آمنہ بیگم کا پیغام دینے لگی۔

اپنی چھوٹی بیگم صاحبہ کو جا کر بولو کہ اگر وہ دو منٹ میں روم میں نہیں آئی تو میں بھی نیچے نہیں آؤنگا۔

علی نے سنبل کی بات کو اگنور کر کے اپنا حکم صادر کیا جس پر وہاں سے مزدلفہ کے پاس چلی گئی جو کہ آمنہ بیگم کے روم میں بیٹھی تھی۔

چھوٹی بیگم چھوٹے صاحب کہہ رہے ہیں کہ اگر دو منٹ میں آپ کمرے میں نہیں آئیں تو وہ نیچے نہیں آئینگے۔

سنبل نیچے آکر مزدلفہ کو علی کے پیغام دیکر چلی گئی جبکہ مزدلفہ کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔

کیا مسلئہ ہے کیوں بلایا ہے آپ نے میں نے کہا تھا نہ مجھے نہیں بلائیگا آپکا سارا کام کر کے تو گئی تھی نیچے بھی مجھے کام دیکھنے ہیں لیکن آپ کے نخرے ہی ختم نہیں ہو رہے۔

مزدلفہ کمرے میں آتے ہی علی پر برس پڑی جو کہ خاموشی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

کس بات کا غصہ ہے اتنا جو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا کیوں اگنور کر رہی ہو مجھے تمہیں پتہ ہے مجھے نہیں برداشت تمہارا اگنور کرنا پھر بھی میرے غصے کو ہوا دے رہی جانتی ہو اگر میں ضد پر آگیا تو اچھا نہیں ہو گا۔

علی جسکو پہلے ہی سمجھ نہیں آرہا تھا کہ مزدلفہ کو کیسے منائے مزدلفہ کے غصہ کرنے پر اسی پر برس پڑا۔

اوکے فائن نہیں کر رہی اگنور میں بھول گئی تھی کہ مجھے ناراض ہونے کا حق نہیں ہے میرا آپ پر کوئی حق نہیں اور نہ ہی میں آپکو کچھ بول سکتی ہو اب نیچے آجائیں سب انتظار کر رہے ہیں قاری صاحب بھی آگئے ہیں۔

علی کے غصہ کرنے پر مزدلفہ کو ناچاہتے ہوئے بھی تلخ لہجے میں کہنے پڑا۔

میں نے ایسے کب کہا اور یہ تم اتنی بحث کب سے کرنے لگی۔

مزدلفہ کے کہنے پر علی نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

اچھا نہیں کر رہی بحث آجائیں نیچے۔

مزدلفہ نے علی سے کہا اور کمرے سے چلی گئی جبکہ پیچھے علی بھی غصے سے آنی مٹھیاں بھینچتا نیچے کی طرف چل دیا۔

علی کے کمرے سے جانے کے بعد مزدلفہ دوبارہ اوپر آئی برقعہ پہنا دستانے پہن کر نقاب لگایا اور بنا کسی کو خبر کیے گھر کے پچھلے گیٹ سے نکلتی چلی گئی۔

مبارک ہو علی اب تجھے بہت ہوشیاری سے کام لینا ہے۔

نکاح کے بعد زید نے علی کے گلے لگتے ہوئے اسکے کان میں سرگوشی کی۔

ابے بھاڑ میں گیا یہ نکاح مجھے ٹکے کی بھی پرواہ نہیں ہے بس تیری بہن ناراض ہے مجھے اسکی فکر ہو رہی ہے۔

زید کے سرگوشی کرنے پر علی نے بھی اسکے کان میں سرگوشی کی۔

کیوں بھئی کیوں ناراض کیا تو نے میری گڑیا کو۔

علی کے کہنے پر زید نے اس سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

پتہ نہیں مجھے خود نہیں پتہ اور دیکھ ابھی بھی نظر نہیں آرہی پتہ نہیں کہاں ہے۔

چلو بیٹا سب کھانا کھالو۔

ابھی وہ دونوں اپنی باتوں میں ہی مصروف تھے کہ آمنہ بیگم نے ان کو مخاطب کیا۔

مما مجھے بھوک نہیں ہے میں اپنے روم میں جارہا ہوں۔

آمنہ بیگم کے کہنے پر علی نے بیزار لہجے میں کہا اور بنا کسی کی سنے اپنے روم میں چلا گیا۔

جبکہ علی کا یہ رویہ ان تینوں کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر رہا تھا۔

آنٹی آپ پریشان نہ ہو میں دیکھتا ہوں۔

آمنہ بیگم کو پریشان ہوتا دیکھ زید نے انہیں تسلی اور خود بھی علی کے روم کی طرف چل دیا

۔

علی یہ کیا بدتمیزی ہے تو اوپر کیوں آگیا انکو شک ہو جائیگا تیری ایک بیوقوفی کی وجہ سے سارا پلان خراب ہو جائیگا۔

زید علی کے روم میں آتے ہی اس پر برس پڑا جو کہ اضطرابی کیفیت میں ٹہل رہا تھا۔

زید مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے یار مجھے صرف مزدلفہ کی پرواہ ہے غصے غصے میں وہ صبح سے بھوکی ہے اسے دوائی بھی کھانی ہوتی ہے اس نے ابھی تک کچھ بھی نہیں کھایا مجھے سمجھ نہیں آرہا کیا کروں میں۔

علی تو پریشان نہیں ہو کر لیا ہو گا اس نے ناشتہ بچی نہیں ہے وہ خود کا خیال رکھ سکتی ہے۔

وہ بچی ہی ہے میرے سامنے وہ بچی ہی بن جاتی ہے زید وہ سب کا خیال رکھ سکتی ہے سوائے خود کے وہ سب کے بارے میں سوچ سکتی ہے سوائے خود کے مجھے اسکی صحت کے معاملے میں اس پر ذرا سا بھی یقین نہیں ہے خود کے معاملے میں بہت لاپرواہ ہے وہ مجھے پتہ ہے وہ ابھی تک بھوکی ہو گی۔

اچھا ٹھیک ہے سب کے جانے کے بعد اسکی کلاس لے لینا ابھی نیچے چلو ورنہ ان کو شک ہو جائیگا۔

ٹھیک ہے میں چل رہا ہو لیکن میں کھانا مزدلفہ کے ساتھ ہی کھاؤنگا۔

اچھا چل ٹھیک ہے۔

علی کے کہنے پر زید نے اسکی ہامی بھرتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں دوبارہ نیچے چلے گئے۔

مزدلفہ سیدھی اپنے گھر آئی تھی تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ علی کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اگر کسی کو شک بھی ہو تو دور ہو جائے۔

مزدلفہ بوا سے ملتی اپنے والدین کے روم میں آئی تھی کیونکہ جس مقصد سے وہ یہاں آئی تھی وہ یہیں پورا ہونا تھا۔

کمرے میں آتے ہی مزدلفہ نے خود کو برقعہ اور دستانے کی قید سے آزاد کیا اور اپنے کام پر لگ گئی۔

مزدلفہ نے قاسم صاحب کی ایک ایک چیز کو لاک کیا ہوا تھا اس لئے وہ ہر چیز کو کھول کھول کر دیکھ رہی تھی جبکہ اپنے ماں باپ کو یاد کر کے چہرہ آنسوؤں سے تر تھا جسکی وجہ سے آنکھیں کبھی کبھی دھندلا جاتی لیکن ابھی وقت ایموشنل ہونے کا نہیں تھا ابھی اسے اپنا کام کرنا تھا۔

مزدلفہ نے ایک ایک کر کے سب چیز کھنگالیں لیکن اسے کچھ نہ ملا وارڈروب سائڈ ٹیبل کی ڈرارز لوکر وغیرہ سب چھان لیے لیکن اسے کچھ بھی نہیں ملا جبکہ یہ سب کرتے ہوئے اسے آدھا گھنٹہ ہو چکا تھا۔

یااللہ مجھے تجھ پر توّکل ہے تو مجھے مایوس نہیں کریگا اے میرے رب مجھے میرے مشن میں کامیاب کرتا کہ میں اپنے ماں باپ کے ساتھ ساتھ بہت سے مظلوموں کو انصاف دلا سکوں اے میرے رب میں جانتی ہو تو نے مجھے کبھی اکیلا نہیں چھوڑا اور مجھے توّکل ہے تو ابھی بھی مجھے اکیلا نہیں چھوڑیگا اے میرے پروردگار میری سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کر۔

مزدلفہ تھک کر صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے اپنے رب سے دعا مانگ رہی تھی کہ اچانک اسکے دماغ میں کچھ کلک ہوا اور اس نے اپنی آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا جہاں ایک پینٹنگ لگی ہوئی تھی۔

مزدلفہ جلدی سے اٹھی اور اس پینٹینگ کو ہٹا کر دیکھا تو وہاں دیوار تھی مزدلفہ نے غور سے اس دیوار کو دیکھا اور ہاتھ سے بجا کر چیک کرنے لگی۔

ابھی اس نے دو تین دستک ہی دی تھی کہ بیچ سے خالی ڈبے کے بجنے کی سی آواز آئی مزدلفہ نے دوبارہ اور تیسری دفعہ بھی چیک کیا کہ کہیں اسکا وہم تو نہیں لیکن نہیں وہاں ویسی ہی آواز تھی مزدلفہ نے تھوڑا اور غور کیا تو دیکھا کہ ایک ٹائل جتنا چکور حصہ باقی دیوار سے

تھوڑا مختلف ہے اسے دیکھتے ہی مزدلفہ لمحے کے ہزارویں حصے میں سمجھ گئی کہ وہ کوئی لاکر ہے۔

ابھی مزدلفہ اسے کھولنے کی کوشش کرتی کہ اسے پورچ میں گاڑیاں رکنے کی آواز آئی تو مزدلفہ نے جلدی سے پینٹنگ ویسے ہی لگائی اور برقعہ اور دستانے پہنے اور ایک نظر کمرے کو دیکھا جو کہ اپنی پہلی حالت میں ہی تھا کوئی بھی دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہاں کوئی آیا تھا مزدلفہ نے ایک طائرانہ نظر روم میں دوڑائی اور پھر وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر علی کو وہ گھر پر نہیں ملی تو اس نے پورا گھر سر پر اٹھا لینا ہے۔

کہاں تھی تم میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہا ہوں یار اب تو ناراضگی ختم کرو۔

علی نے مزدلفہ کو کمرے میں آتے دیکھ کہا۔

مزدلفہ پچھلے گیٹ سے گھر میں داخل ہوئی تھی اور اپنا برقعہ اور دستانے وغیرہ وہی اتار کر وہی گارڈن میں چھپائے اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔

میں نے آپ کو کب کہا میں آپ سے ناراض ہوں آپ خود ہی اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں۔

مزدلفہ نے وارڈروب سے اپنے کپڑے نکالتے ہوئے کہااور علی کو جواب دیکر باتھروم میں بند ہو گئی جبکہ علی پہلے ہی چینج کر چکا تھا۔

ٹک ٹک ٹک۔۔۔

آجائیں۔۔۔دروازہ بجنے کی آواز پر علی نے آنے والے وجود کو اندر داخل ہونے کی اجازت دی۔

چھوٹے صاحب یہ کھانا بڑی بیگم صاحبہ نے آپکے اور چھوٹی بیگم صاحبہ کے لئے بھیجا ہے۔
اجازت ملتے ہی ملازمہ کھانا ٹیبل پر رکھتی علی سے کہہ کر چلی گئی۔

آکر کھانا کھاؤ صبح سے بھوکی ہو ابھی تک دوائی بھی نہیں لی پھر گلے میں درد شروع ہو جائے گا۔

علی نے مزدلفہ کو باتھروم سے باہر نکلتے دیکھ کہا۔

مجھے بھوک نہیں ہے آپ کھالیں میں تھک گئی ہوں تھوڑی دیر آرام کرونگی۔

علی کے کہنے مزدلفہ نے اسے جواب دیااور کمفٹر اوڑھ کر لیٹ گئی۔

یار کیا ہو گیا ہے کیوں بات کو اتنا بڑھا رہی ہو آئیندہ نہیں کرونگا لیکن پلیز اپنا موڈ صحیح کرو کھانا بھی نہیں کھا رہی اٹھو پہلے کھانا کھاؤ۔

پکا آئیندہ نہیں کرینگے۔۔۔۔۔۔۔ بلکل پکا نہیں کرونگا بس اب ناراضگی دور کرو اور کھانا کھاؤ۔

ٹھیک ہے آئیندہ ایسا ہونا بھی نہیں چاہئے ورنہ بہت سخت والا ناراض ہو جاؤنگی اور منانے سے بھی نہیں مانو گی۔

علی کے ہامی بھرنے پر مزدلفہ نے پھر سے وارن کرتے ہوئے کہا اور پھر دونوں نے مل کر کھانا کھایا اور مزدلفہ اپنی دوائی کھا کر سو گئی جبکہ علی آنے والے حالات کے لئے خود کو تیار کرنے لگا۔

آج مہندی کا دن تھا جو کہ شیخ ولا میں ہونی تھی سب تیار تھے صرف انتظار تھا تو علی کا جو کہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

مزدلفہ بیٹا جاؤ بلا کر لاؤ علی کو ابھی تک نہیں آیا دیر ہو رہی ہے۔

آمنہ بیگم نے مزدلفہ سے کہا جس نے آج علی کی پسند کی گرین ساڑھی پہنی ہوئی تھی جس پر سلور کلر کا بہت ہی ڈیسینٹ کام تھا اور ہم رنگ ہجاب کے ساتھ نقاب کیا ہوا تھا اور دو انچ کی ہیل میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔

جی میں بلا کر لاتی ہوں۔

آمنہ بیگم کے کہنے پر مزدلفہ نے انہیں جواب دیا اور اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

حد ہو گئی ہے علی ابھی تک آپ تیار ہی نہیں ہوئے اور یہاں بیٹھ کر موبائل چلا رہے ہیں جبکہ سب آپکا نیچے انتظار کر رہے ہیں۔

مزدلفہ علی کو بیڈ پر بیٹھے دیکھ کر تپے ہوئے لہجے میں کہنے لگی جو کہ موبائل یوز کر رہا تھا۔

کہاں تھی تم کب سے انتظار کر رہا ہو میں میری تیاری تمہارے بغیر پوری نہیں ہوتی اس لئے لیٹ ہونے میں میرا کوئی قصور نہیں تم ہی روم میں نہیں آئی تھی۔

مزدلفہ کے غصے کرنے پر علی نے سارا الزام اسی پر ڈال دیا جس پر مزدلفہ اسے گھور کر رہ گئی

۔

بچے ہے نہ آپ جس کو تیار کرنے کے لئے ایک بندے کی ضرورت پڑے اور اب دیر نا کریں جلدی چینج کر کے آئیں۔

مزدلفہ نے بیڈ سے کپڑے اٹھا کر علی کو دیتے ہوئے کہا اور اسے باتھروم کی طرف دھکیلا

۔

یار مزدلفہ واچ پہناؤ۔

یار بیگم ویسکوٹ پہناؤ۔

یار کھسے کہاں ہیں۔

اف اللہ علی دو منٹ صبر کریں سب کر رہی ہوں ایک تو یہ ساڑھی پریشان ہو گئی میں اس میں بلاوجہ پہنادی مجھے مجھ سے سنبھالی بھی نہیں جا رہی۔

علی کے شور مچانے پر مزدلفہ نے غصے سے کہا جس پر علی کی زبان کو بریک لگی اور پھر مزدلفہ نے علی کو وائٹ کاٹن کے سوٹ پر گرین ویسکوٹ پہنائی اور ہاتھ میں گھڑی باندھ کر کسی بچے کی طرح اسے تیار کیا۔

چلیں اب یا اب بھی آپکا کوئی سنگھار رہتا ہے۔

مزدلفہ نے علی کو دیکھ کر طنز کرتے ہوئے کہا۔

نہیں بیگم میرا سنگھار پورا ہو گیا بس ایک سیلفی رہتی ہے۔

علی میں نہیں کھنچوا رہی یار دیر ہو رہی ہے اور آپکے نخرے ہی ختم نہیں ہو رہے۔

چپ چاپ کھڑی رہو دو منٹ لگے گے بس۔

مزدلفہ کے غصے سے کہنے پر علی نے اسے گھورتے ہوئے کہا اور پھر دونوں کی ایک سیلفی لیکر وہ دونوں نیچے چلے گئے اور پھر سب مہندی کے لئے شیخ ولا چل دیے۔

مہندی میں پہنچتے ہی مزدلفہ سب کی نظروں سے غائب ہو گئی تھی کسی نے بھی اسے نہیں دیکھا تھا جبکہ علی کو لان میں بنے اسٹیج پر بٹھایا گیا تھا۔

آج چوہان کے ساتھ شارق بھی اس محفل کا حصہ تھا جبکہ ادیبہ گھر ہی تھی اور وردہ اپنا کام کرنے جا چکی تھی اور مزدلفہ سب کی نظروں سے بچ بچا کر دوبارہ اپنے والدین کے روم میں آئی تھی اور اب اسکو اس لاکر کو کھولنا تھا آج وہ سارا آفس بھی چھان آئی تھی جہاں اسے کچھ نہیں ملا تھا لیکن اب جلد از جلد مزدلفہ کو یہ لاکر کھولنا تھا تاکہ ظالموں کو انکے انجام تک پہنچا سکے۔

مزدلفہ نے کمرے میں آتے ہی روم کو لاک کیا چونکہ سب باہر لان میں رسم کر رہے تھے جسکی وجہ سے کسی کی بھی نظر مزدلفہ پر نہیں پڑی۔

مزدلفہ نے سب سے پہلے وہ پینٹنگ ہٹائی اور اس لاکر کو اچھے سے ٹٹولا تاکہ پتہ لگ سکے لاکر کس چیز سے کھلے گا چابی سے یا کوڈ سے۔

مزدلفہ ابھی لاکر کو کھنگھال ہی رہی تھی کہ اسکی نظر چاول کے دانے کے برابر ایک بٹن پر پڑی جو کہ دیکھنے میں وال پیپر کا ہی حصہ لگ رہا تھا۔

مزدلفہ نے چیک کرنے کے لئے اس دانے پر انگلی رکھی تو ایک دم سے وہ ٹائل والا حصہ کھلا اور سامنے ہی لاکر کا ظاہری حصہ نظر آنے لگا جس میں کوڈ ڈال کر لاکر کھلنا تھا اور اس میں صرف تین آپشن تھے اگر لاکر تین کوشش میں کھل گیا تو ٹھیک ورنہ ہمیشہ کے لئے لاکڈ ہو جائیگا۔

مزدلفہ نے پہلے اپنے ماں باپ کی اینورسری ڈیٹ لکھی لیکن کوڈ غلط تھا اب مزدلفہ کے پاس صرف دو آپشن بچے تھے۔

مزدلفہ نے بہت سوچ کر دوسرا کوڈ اپنی برتھ ڈے کا لگایا لیکن وہ بھی غلط تھا اب صرف اسکے پاس ایک ہی آپشن بچا تھا اور مزدلفہ یہ باری اپنے ہاتھ جانے نہیں دینا چاہتی تھی کیونکہ اس فائل میں بہت سے اہم راز تھے۔

مزدلفہ نے بہت دماغ لڑایا اور کچھ دیر سوچ کر اپنی فیملی کے نام کے شروع کے الفاظ لکھے QMZM۔

مزدلفہ نے بسم اللہ پڑھ کر ڈرتے ڈرتے کوڈ ڈالا اور لاکر کھل گیا مزدلفہ نے جلدی سے لاکر کو کھول کر اس میں سے سارے پیپرز نکالے اور انہیں بعد میں پڑھنے کا سوچ کر ایک ایک کر کے اپنے موبائل میں ان کی تصویر لینے لگی۔

مزدلفہ ابھی تصویر لے ہی رہی تھی کہ مزدلفہ کے موبائل پر وردہ کا میسج آیا جو کہ اسے بتا رہی تھی کہ وہ ادیبہ کے فلیٹ پر پہنچ گئی ہے اور اب وہاں اسکا انتظار کر رہی ہے کیونکہ مزدلفہ نے ہی اسے ایسا کرنے کا کہا تھا۔

مزدلفہ نے وردہ کو ویٹ کا ریپلائے کیا اور تمام کاغذات کو واپس لاکر میں رکھ کر اسے دوبارہ بند کیا اور اس پر ٹائل نما دروازہ لگا کر پینٹنگ لگائی اور کمرے سے نکلتی بیک گارڈن کی طرف بڑھ گئی تاکہ بنا کسی کی نظروں میں آئے پچھلے رستے سے نکل جائے۔

ابھی مزدلفہ بیک گارڈن میں پہنچی ہی تھی کہ اسے اسٹور روم سے نسوانی چیخ سنائی دی چونکہ ادھر گانوں کی آواز کم آرہی تھی جسکی وجہ سے مزدلفہ نے وہ چیخ باخوبی سنی۔

مزدلفہ چیخ سن کر اس اسٹور روم کی طرف بڑھی اور کھڑکی سے جھانک کر دیکھا تو ایک لڑکی ایک لڑکے کے پیروں میں گری زار و قطار آنسوؤں سے روتی ہوئی کوئی التجا کر رہی تھی لیکن وہ شیطان کھڑا اس لڑکی کی بے بسی پر قہقہے لگا رہا تھا۔

مزدلفہ لمحے کے ہزارویں حصے میں معاملے کی تہہ تک پہنچی اور وہی کھڑکی سے ایک بڑا سا پتھر کھینچ کر اس لڑکے کے مارا جس سے وہ لڑکا جو کہ وقار تھا اپنا سر پکڑتا وہی بیٹھتا چلا گیا۔

آپ اپنا حلیہ درست کر کے یہاں سے جائیں اور دوبارہ کبھی یہاں کا رخ مت کرنا اور نہ ہی کسی کو اس معاملے میں بتانا میں اسے خود ہینڈل کر لونگی۔

مزدلفہ جو کہ وقار کے بے ہوش ہوتے ہی اسٹور روم میں آئی تھی لڑکی سے کہنے لگی جس پر وہ سر اثبات میں ہلاتی اسکا شکریہ ادا کرتی وہاں سے چلی گئی۔

جبکہ مزدلفہ وقار کے بے ہوش وجود کو کالر سے گھسیٹتی ہوئی باہر کھڑی اپنی گاڑی تک لائی اور اسے پیچھے ڈگی میں ڈال کر گاڑی ادیبہ کے فلیٹ کی طرف بڑھا دی جہاں وہ رہ اسکا انتظار کر رہی تھی۔

اسلام علیکم کیا حال ہے اپیا آپ تو اپنی گڑیا سے ملنے ہی نہیں آئی۔

مزدلفہ نے ادیبہ کے فلیٹ میں گھستے ہی اسے سلام کرنے کے ساتھ شکوہ کیا۔

وعلیکم سلام بس شارق تھوڑا بزی تھی اس لئے نہیں آسکی اور شارق مجھے کہیں اکیلے جانے نہیں دیتے میں نے کہا تھا تو کہنے لگے چلینگے آج کل میں اور بس پھر اب تم آگئی مجھ سے ملنے

۔

مزدلفہ کے کہنے پر ادیبہ نے صفائی دیتے ہوئے کہا۔

میں پانی پی کر آتی ہوں۔

وردہ جو کہ مزدلفہ کے ساتھ آئی تھی ان دونوں کو باتیں کرتے دیکھ کہنے لگی۔

نہیں آپ بیٹھو میں لیکر آتی ہوں۔

نہیں آپی میری دوست پلس بہن ہے اتنا فارمل نہیں ہو سامنے کیچن ہے پی لیگی۔

ادیبہ کے کہنے پر مزدلفہ نے کہا جس پر وہ خاموش ہو گئی اور وردہ پانی پینے کیچن میں چلی گئی اور مزدلفہ ادیبہ کے ساتھ باتیں کرنے لگی۔

وردہ نے کچن میں جا کر پانی پیا اور اپنی پوکٹ سے کلوروفارم سے بھرا رومال نکالا اور دبے قدموں سے چلتی ہوئی لاؤنج میں آگئی جہاں مزدلفہ نے ادیبہ کو باتوں میں لگایا ہوا تھا۔

وردہ کو کچن سے آتا دیکھ مزدلفہ نے اسے اشارہ کیا اور جسے سمجھتے ہوئے وردہ ادیبہ کے صوفے کے پیچھے کھڑی ہوئی اور اسکے پلٹنے سے پہلے ہی رومال اسکے منہ رکھ کر اسے بے ہوش کر گئی۔

ادیبہ کو بے ہوش کر کے مزدلفہ اور وردہ نے اسے باہر کھڑی گاڑی میں ڈالا جس میں بوا پہلے سے ہی موجود تھی اور آگے ڈرائیور بیٹھا تھا۔

مزدلفہ اور وردہ نے ادیبہ کو پیچھے سیٹ پر بٹھایا اور ڈرائیور کو اشارہ کیا جس کو سمجھ کر وہ گاڑی اڑاتا ہوا لے گیا بوا کو وہ پہلے ہی سمجھا چکی تھی اب بوا خود ہی ادیبہ کو سنبھال لینگی۔

اب کیا کرنا ہے؟

اب میرے ساتھ چلو ایک اور کام نبٹانا ہے پھر واپس گھر چلینگے۔

مزدلفہ نے وردہ سے کہا اور اپنی گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی تو وردہ بھی اسکے ساتھ پیسنجر سیٹ پر بیٹھ گئی اور وردہ کے بیٹھتے ہی مزدلفہ گاڑی اپنی اگلی منزل کی طرف کے راستے کی طرف ڈال دی۔

مزدلفہ یہ ہم قبرستان کیوں آئے ہیں؟

وردہ نے مزدلفہ کو قبرستان کے آگے گاڑی روکتے دیکھ حیرانی سے پوچھا۔

کسی کو سبق سیکھانا ہے۔

وردہ کے پوچھنے پر وردہ نے اسے مختصر سا جواب دیا اور گاڑی سے نکل کر گاڑی کی پچھلی سائڈ آکر ڈگی کھولی۔

اسکا کیا کرنا ہے تو اسکو کیوں لائی ہے یہاں۔

وردہ نے ڈگی میں بے ہوش پڑے وقار کو دیکھ کر مزدلفہ سے پوچھا جس پر مزدلفہ نے اسے ساری بات بتائی اور وردہ کی مدد سے وقار کو ڈگی سے نکال کر قبرستان میں ایک درخت کے قریب لا کر اسے درخت کے ساتھ بٹھایا اور رسی کی مدد سے اسے درخت سے باندھ کر اسکے آدھے دھڑ کو مٹی کے اندر دبا دیا اور پھر اسکی وڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر (لڑکی کو ہراس کرنے کا انجام) یہ لکھ کر اپلوڈ کر دی۔

واہ مزدلفہ کیا کام کیا ہے تو نے میری جان قسم سے مزہ آ گیا ایسے لوگوں کا یہی انجام ہونا چاہیئے۔

وردہ نے مزدلفہ کے کارنامے پر اسے داد دیتے ہوئے کہا۔

اچھا اب میری تعریف بعد میں کر لینا ابھی گھر چل اس سے پہلے میرا سر پھر اشوہر جذبات میں آ کر کچھ الٹا سیدھا کر دے۔

ہاں بھئی چل علی بھائی کا تو کوئی بھروسہ بھی نہیں ہے کب کیا کر جائیں۔

مزدلفہ کے کہنے پر وردہ نے اسکی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا اور پھر دونوں شیخ ولا کے لئے نکل گئیں۔

ادیبہ ادیبہ کہاں ہو یار۔

شارق جیسے ہی اپنے فلیٹ پر پہنچا وہاں ادیبہ کو نا پاتے پکارنے لگا۔

ادیبہ کہاں ہو یار کیوں تنگ کر رہی ہو۔

شارق پورے گھر میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے ادیبہ کو پکارنے لگا۔

یار کہاں گئی کہیں نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا اگر یہ تم نے کیا ہے چوہان تو میں خود تمہیں موت کے گھاٹ اتارونگا۔

شارق ادیبہ کے نہ ملنے پر تھک کر صوفے پر بیٹھا تھا کہ اس کے دماغ جھماکہ ہوا جس پر اسکا چہرہ غصے سے لال ہو گیا اور وہ تصور میں ہی اپنے باپ سے مخاطب تھا۔

شارق اپنے غصے پر بمشکل قابو پاتے فلیٹ سے نکلتا چلا گیا اب اسکا رخ چوہان مینشن کی طرف تھا۔

چوہان چوہان کہاں ہے باہر نکل۔۔۔۔۔۔۔

شارق اپنے گھر کے لاؤنج میں آتے ہی بلند آواز سے اپنے باپ کو پکارنے لگا۔

کیا ہو گیا ہے شارق یہ تم کس لہجے میں پکار رہے ہو اپنے باپ کو۔

مسز چوہان شارق کی آواز پر نیچے آتی ناگواری سے کہنے لگی جبکہ اسکے پیچھے چوہان ماتھے پر بل ڈالے شارق کو دیکھ رہا تھا۔

باپ۔۔۔مائے فٹ آپ جیسے والدین ہونے سے بہتر تھا کہ اللہ مجھے پیدا ہی نا کرتا ورنہ پھر پیدا ہوتے ہی یتیم کر دیتا کم از کم مجھے یہ شرمندگی تو نہیں ہوتی کہ آپ جیسے بے حس سفاک اور خود غرض لوگ میرے ماں باپ ہے مجھے شرم آتی ہے آپ دونوں کو اپنے ماں باپ کہتے ہوئے۔

شارق ہوش میں تو ہو کیا کہہ رہے ہو دماغ خراب ہو گیا ہے جو منہ میں آیا بولتے چلے جا رہے ہو۔

شارق کے دھاڑنے پر چوہان اس سے تیز آواز میں دھاڑا۔

ہوش۔۔۔ہوش تو مجھے اب آیا ہے کاش کہ یہی ہوش مجھے پہلے آجاتا تو آپ جیسے حیوانوں سے کئی مظلوم لوگ بچ جاتے کئی ماؤں کی گودیں سلامت رہتی کئی بہنوں کی آبرو محفوظ رہتی کئی گھر آباد رہتے جو آپ لوگوں کی وجہ سے اجڑے ہیں اور آج تو آپ نے اپنے ہی بیٹے کا گھر اجاڑ دیا اپنی ہی بہو کا سودا کرتے ہوئے شرم نہیں آئی۔

اوہ۔۔۔سوری میں تو بھول گیا تھا آپ جیسے شیطان کیا جانے شرم وحیا کیا ہوتی ہے رحم کیا ہوتا ہے۔

شارق آج لحاظ بلائے تاق رکھے ایک ایک کر کے انکی خامیاں انہیں گنواتا جا رہا تھا۔

شارق میرے بچے کسی نے ہمارے خلاف بھڑکایا ہے میرے بچے کو ماں کی جان تمہیں بھروسہ ہے نہ اپنی ماں سے۔

شارق کو بے قابو ہوتا دیکھ مسز چوہان نکلی آنسو بہاتی اسے پچکارنے لگی۔

میں یہاں آپ لوگوں کی جھوٹی محبت کا ڈھونگ دیکھنے نہیں آیا مجھے شرافت سے بتادیں میری بیوی کہاں ہے ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔

شارق نے مسز چوہان کے ناٹک پر دھاڑتے ہوئے کہا اور ساتھ میں پاس پڑا ڈیکوریشن پیس زمین پر دے مارا جو کہ کرچیوں میں تقسیم ہو گیا۔

کونسی بیوی کیسی بیوی؟

زیادہ انجان بننے کی ضرورت نہیں ہے ادیبہ یامین کو تو آپ جانتے ہی ہونگے جو کہ ادیبہ شارق بنادی گئی تھی۔

چوہان کے حیران کن لہجے میں پوچھنے پر شارق نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

وہ تمہارے پاس تھی؟

مجھے آپکی یہ فضول ایکٹنگ میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے مجھے بتائیں میری بیوی کہاں ہے ورنہ انجام کے ذمیدار آپ خود ہونگے۔

چوہان کے دوبارہ سوال پوچھنے پر شارق نے غراتے ہوئے کہا۔

ہمیں سچ میں نہیں پتہ کہاں ہے تمہاری بیوی کہیں بھاگ گئی ہو گی اپنے کسی عاشق کے ساتھ۔۔۔۔

بس۔۔۔۔۔ایک اور الفاظ آپ نے اپنے منہ سے نکالا تو میں بھول جاؤنگا کہ بد قسمتی سے آپ میری ماں ہے اس لئے اس سے پہلے کی میں تمام حدود بھول جاؤ مجھے بتائیں کہاں رکھا ہے آپ لوگوں نے میری بیوی کو۔

شارق مسز چوہان کی بات کاٹتے ہوئے دھاڑا جس پر مسز چوہان اچھل کر دو قدم دور ہوئیں ۔

شارق سچ میں ہمیں نہیں پتہ کہاں ہے تمہاری بیوی۔

شارق کو بپھرتے دیکھ چوہان نے نرم لہجے میں کہا۔

مجھے آپ جیسے دھوکہ بازوں کی بات کا کوئی یقین نہیں آپ لوگوں نے ہی تو میری بیوی اور دو لڑکیوں کا سودا کیا ہے اس گالی ڈیریسن سے۔

نہیں یہ جھوٹ ہے۔۔۔۔۔شارق کے سچائی بیان کرنے پر چوہان نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے پھر میں آپکو سچائی دیکھاتا ہوں۔

چوہان کے کہنے پر شارق نے تمسخر اڑاتے لہجے میں کہا اور اپنے موبائل میں وڈیو پلے کر کے ان دونوں کے سامنے کی جبکہ وہ وڈیو دیکھ کر انکے چہرے سفید پڑنے لگے۔

کتنی کوشش کی تھی انہوں نے کتنی احتیاط سے کام لیا تھا صرف اس لئے کہ شارق کو پتہ نہ چلے کسی بھی بات کا اسی وجہ سے اسکو پاکستان نہیں بلایا جاتا تھا لیکن کب تک چوہان کو اپنے بیٹے کے ہاتھوں ہی اپنی موت نظر آنے لگی اس سے بڑی سزا کیا ہو گی کہ اسکا بیٹا اسے باپ کہنے پر شرمندہ تھا اسے یتیم ہونا منظور تھا آج وہ ہر لحاظ بھلائے ان کے سامنے کھڑا تھا۔

کیا ہوا سوچ رہے ہونگے کیسے پتہ چلا مجھے آپ کے اس خوبصورت چہرے کے پیچھے کا مکروہ چہرہ اب بولیں اب بھی نہیں بتائیں گے بولیں اگر اب بھی نہیں بتائیں گے تو میں یہ وڈیو میڈیا پر چھوڑ دونگا پھر آپکا کیا حال ہو گا آپ اچھے سے جانتے ہیں۔

شارق نے ان دونوں کے سفید پڑتے چہروں کو دیکھ کر تمسخر سے وارن کرتے ہوئے کہا۔

شارق ہم سچ میں نہیں جانتے کہاں ہے ادیبہ قسم سے۔

ٹھیک ہے نا بتائیں میں خود ہی ڈھونڈ لونگا اپنی بیوی کو لیکن اب اپنے انجام کو پہنچنے کے لئے تیار ہو جائیں آپ لوگ۔

مسز چوہان کے کہنے پر شارق نے وارن کرتے ہوئے کہا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا جبکہ چوہان اپنے سینے پر ہاتھ رکھے وہیں بیٹھتا چلا گیا۔

آج علی کی برأت کا دن تھا جس کی وجہ سے سب تیاریوں میں مصروف تھے آمنہ بیگم کے اصرار کرنے پر سب رات یہیں رک گئے تھے اسی وجہ سے اب گھر میں بہت گہما گہمی کا ماحول تھا ابھی سب ناشتہ کر کے لاؤنج میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے کہ آمنہ بیگم سنبل سے مخاطب ہوئی۔

بیٹا جاؤ علی اور مزدلفہ کو اٹھاؤ ابھی تک اٹھے نہیں خیریت تو ہے مزدلفہ تو تہجد کے وقت ہی جاگ جاتی ہے اور آج ابھی تک نہیں اٹھی۔

آمنہ بیگم نے سنبل سے پریشانی سے کہا جس پر وہ سر ہلاتی چلی گئی۔

بھابھی پریشان نہ ہو بچے تھک گئے ہونگے۔

آمنہ بیگم کے پریشان ہونے پر ضائدہ بیگم نے انہیں تسلی دی جس پر سائرہ بیگم نے بھی انکی ہاں میں ہاں ملائی۔

علی پلیز جانے دیں نا کتنا برا لگے گا سب انتظار کر رہے ہونگے ناشتے پر اور ہم نہیں جائینگے۔

مزدلفہ نے ایک بار پھر علی کو مناتے ہوئے کہا جو اسکو کمرے سے باہر ہی نہیں جانے دے رہا تھا بس ایک ہی رٹ تھی کہ دو دن سے کام میں ہی گھن چکر بنی ہوئی ہو رات کو بھی نہیں سوئی اس لئے اب آرام کرو۔

دراصل رات میں مزدلفہ شارق اور چوہان کا لائیو شو دیکھ رہی تھی اور پھر اسکے بعد مزدلفہ اپنے موبائل میں کاغذات کی کھینچی تصویریں کھول کر انہیں پڑھنے لگی جسے پڑھتے ہوئے اسے رات گزر گئی لیکن نیند نہیں آئی اور پرسوں رات بھی وہ نہیں سو سکی تھی جسکی وجہ سے آج علی نے اسکی کلاس لے ڈالی تھی۔

علی مجھے نیند نہیں آرہی اگر نیند آئی تو پکا میں روم میں آجاؤنگی آرام کرنے۔

مزدلفہ نے علی کو نا مانتے دیکھ مناتے ہوئے کہا۔

اچھا ٹھیک ہے پہلے دوائی کھاؤ۔

مزدلفہ کے منانے پر علی نے رضامندی دیتے ہوئے گلاس اور دوائی اسے پکڑائی جو کہ مزدلفہ نے فوراً گھالی کیونکہ دوائی ناشتے سے پہلے لینے کی تھی۔

دوائی کھانے کے بعد تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ مزدلفہ کا سر چکرانے لگا اور آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا اور وہ غنودگی میں جانے لگی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے مزدلفہ کا سر علی کے کندھے پر لڑھک گیا جبکہ علی اپنی فتح پر مسکرا دیا۔

کیونکہ علی نے ہی مزدلفہ کو نیند کی گولی دی تھی دانیال سے پوچھ کر جس پر دانیال سے کہا تھا کہ بلکل ہلکے پاور کی دے دینا کیونکہ علی جانتا تھا مزدلفہ کا دماغ صرف اور صرف چوہان اور اسکے ساتھیوں کو کیفِ کردار تک پہنچانے کے لئے پلان بنا رہا تھا اس لئے اس نے مزدلفہ کو پر سکون کرنے کے لئے ہلکے پاور کی آدھی نیند کی گولی دی تھی کیونکہ علی جانتا تھا مزدلفہ کو نشہ بہت جلدی چڑھتا ہے۔

علی نے ایک نظر مزدلفہ کو دیکھا اور اسے بیڈ پر لیٹا کر کمفرٹر اوڑھایا اور اسکے سر پر بوسہ دیتا نیچے چلا گیا جہاں سب ان کا ہی انتظار کر رہے تھے۔

صاحب جی میں آپ کو ہی بلانے آئی تھی بڑی بیگم صاحبہ آپ دونوں کو بلا رہی تھی۔

علی کو کمرے سے باہر نکلتا دیکھ سنبل نے اسے آمنہ بیگم کا پیغام دیا۔

ٹھیک ہے میں نیچے جا رہا ہوں مزدلفہ کو کوئی ڈسٹرب نا کرے اور بس آپ میرے لئے ایک کپ کافی بھجوا دیں۔

علی نے سنبل سے کہا اور نیچے چلا گیا پیچھے وہ بھی علی کی کافی بنانے کچن میں چلی گئی۔

کیا ہوا علی آج اتنی دیر کر دی اور مزدلفہ کہاں ہے وہ ابھی بھی نہیں آئی؟

آمنہ بیگم نے علی کو صوفے پر بیٹھتا دیکھ پوچھا جبکہ سب سوالیہ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

آپکی بیٹی دو راتوں سے سوئی نہیں ہے اس لئے میں نے دانیال سے پوچھ کر نیند کی گولی دیکر اسے سلایا ہے صبح چکر آ رہے تھے اسے نیند سے ابھی تھوڑا آرام کریگی تو ٹھیک ہو جائیگی آپ لوگ پریشان نہ ہو۔

علی نے سب کو پریشان دیکھ کر تسلی دیتے ہوئے کہا۔

مگر بیٹا اس نے کچھ کھایا بھی نہیں ہے نہ ہی کل سے مہندی میں وہ نظر آئی تھی۔

آمنہ بیگم نے فکر مند لہجے میں علی سے کہا۔

مما ابھی اٹھے گی نہ پھر آپ ڈانٹ کر کھلا دیجئیگا بہت لاپرواہ ہے خود کے معاملے میں لیکن جب تک خود نہ اٹھے کوئی ڈسٹرب نہیں کریگا ورنہ اسے چکر آئینگے۔

علی نے ٹرے سے کافی کا کپ اٹھاتے ہوئے کہا جو کہ سنبل ابھی لائی تھی۔

چلو بیٹا ہم تو چلے بہت سے کام دیکھنے ہیں رات میں برات ہے چلو ارمان۔

ارسلان صاحب نے علی سے کہتے ہوئے ارمان صاحب کو کہا جس پر رضوان صاحب بھی انکی ہاں میں ہاں ملاتے تینوں وہاں سے چلے گئے جبکہ وہ سب پیچھے اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے۔

ادیبہ کو جب ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو ایک بڑے سے روم میں پایا۔

یہ میں کہاں ہو یہ میرا گھر تو نہیں یا اللہ میں کہاں آگئی۔

ادیبہ ادھر ادھر نظریں دوڑاتی خود سے بڑبڑانے لگی اور اپنا سر تھام کر بیٹھ گئی اور اچانک پھر اسے سب یاد آنے لگ کیسے مزدلفہ اور وردہ اسکے گھر آئی اور وردہ پانی پینے گئی اور پھر کسی نے اسکے منہ پر رومال رکھا۔

یعنی مجھے مزدلفہ اور وردہ نے کڈنیپ کیا ہے لیکن کیوں ی اللہ شارق کتنے پریشان ہونگے اب میں کیسے انہیں بتاؤ کیا کروں کیا ہو رہا ہے ہوں کہاں میں ؟

بیٹا آپ اٹھ گئیں چلو منہ ہاتھ دھولو میں تمہارے لئے ناشتہ لائی ہوں۔

ادیبہ ابھی خود سے ہی لڑنے میں مصروف تھی کہ بوا کمرے میں داخل ہوتی ناشتے کی ٹرے ٹیبل پر رکھتی اس سے مخاطب ہوئی۔

آپ تو بوا ہے نہ مزدلفہ کی بوا میں یہاں کیسے اور کیوں لائی گئی ہوں کیا مجھے مزدلفہ نے کڈنیپ کیا ہے ؟

ادیبہ نے بوا کی بات کو اگنور کرتے ہوئے سوالوں کی بوچھاڑ کر دی۔

جی بیٹا میں مزدلفہ کی بوا ہی ہوں اور آپ کو کڈنیپ بھی مزدلفہ نے کیا ہے آپ کو یہاں کوئی پریشانی نہیں ہو گی لیکن میں وجہ نہیں جانتی اس لئے آپ خود مزدلفہ سے پوچھ لینا کہ اس نے ایسا کیوں کیا اور اب جلدی سے فریش ہو کر آجاؤ ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے۔

بوا نے ایک ایک کر کے سارے سوالوں کے جواب دیتے ہوئے آخر میں اسکی توجہ ناشتہ کی طرف دلوائی۔

جس پر ادیبہ سر اثبات میں ہلاتی فریش ہونے چلی گئی جبکہ ابھی بھی اسکے دماغ میں یہی بات چل رہی تھی کہ آخر مزدلفہ نے اسے کڈنیپ کیوں کیا اور پتہ نہیں شارق کو اسکے یہاں ہونے کا پتہ بھی ہے کہ نہیں؟

وقار کو جب ہوش آیا تو اس نے خود کو کسی ویران جگہ پر خود کو بندھا ہوا پایا جہاں وحشت تھی خاموشی تھی اندھیرا تھا۔

وقار کو اس خاموشی سے خوف آنے لگا جس پر وہ اپنے آپ کو کھولنے کی کوشش کرنے لگا جس میں وہ ناکام ٹھہرا اس نے ادھر ادھر نظر دوڑائیں کہ کوئی چیز نظر آئے جس سے وہ خود کو کھول سکے لیکن اپنی ارد گرد قبروں کو دیکھ کر اسکا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے ہی رہ گیا خوف سے چہرہ سفید پڑنے لگا بے ساختہ ہی وہ خود کو ان مردوں کی طرح تصور کرنے لگا خوف کا یہ عالم تھا کہ دل پھٹنے کے قریب تھا جبکہ زبان نے ساتھ چھوڑ دیا جس سے وہ کسی کو مدد کے لئے پکار سکے مزدلفہ نے اس پر ایک احسان کیا تھا کہ اسکا منہ بند نہیں کیا تھا جیسے اسے معلوم تھا کہ اس وحشت سے بھری خاموشی والی جگہ کو دیکھ کر اسکے منہ پر خود ہی

قفل لگ جائیگااور پھر کچھ ہی دیر میں خوف نہ برداشت کرتے ہوئے دوبارہ بے ہوش ہو گیا

۔

جبکہ دوبارہ اسکی آنکھ کسی کے پکارنے پر کھلی کوئی اسکے منہ پر پانی کے چھنٹے مار رہا تھا وقار نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو کوئی بوڑھا آدمی تھا جو اسے ہی پکار رہا تھا۔

کیا ہوا بچے آپ کو یہاں کس نے باندھا ہے۔

اس بزرگ نے وقار کو ہوش میں آتے دیکھ نرم لہجے میں پوچھا جو کہ اسے ہر چیز سے آزاد کروا چکے تھے۔

چلو بیٹا اٹھو مجھے اپنے گھر کا پتہ بتاؤ میں آپکو آپکے گھر چھوڑ دوں۔

اس بزرگ نے وقار کو خود کو مسلسل تکتے پاتے نرم لہجے میں کہا اور اسکو کھڑا کیا جو کہ بنا کچھ کہے خاموشی سے ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

بزرگ نے وقار کو خاموش دیکھ کر اسکی جیبیں ٹٹولی جس میں سے ایک کارڈ نکلا جس میں اسکے گھر کا ایڈریس تھا۔

بزرگ نے بنا کچھ کہے اسے ٹیکسی میں بٹھایا اور ٹیکسی ڈرائیور کو ایڈریس دیکر وقار کو اس ایڈریس پر پہنچانے کا کہا جس پر وہ سر ہلاتا گاڑی اڑاتا ہوا لے گیا جبکہ وقار ابھی بھی خاموش تھا جیسا کہ قبرستان کی ساری خاموشی اسکے اندر سرائیت ہو گئی ہو۔

علی بس اب بہت ہو گیا میرا صبر جواب دے رہا ہے اب میں جا رہی ہو آپ ہی مجھے اتنا تنگ کر کے رکھتے ہیں کہ میں کوئی کام ہی نہیں کر پاتی آپ کے ہی کام ختم نہیں ہو رہے برات کے لئے دیر ہو رہی ہے لیکن آپ کو کوئی پرواہ ہی نہیں ہے اور سب سے پہلے میں تیار ہو جاتی ہوں روز لیکن آپ مجھے اتنا تنگ کرتے ہیکہ میرا سارا حلیہ بگڑ جاتا ہے اوپر سے آپ کی پسند کے کپڑے جو کہ مجھ سے سنبھالے بھی نہیں جاتے۔

مزدلفہ علی پر برس رہی تھی جو کہ سب کے جانے کے وقت تیار ہونا شروع ہوا تھا اور اب اسکی ناک میں دم کیا ہوا تھا کبھی یہ دو یہ نہیں مل رہا فلاں چیز کہاں رکھی ہے علی نے اسے پکار پکار کر پاگل کر دیا تھا۔

جبکہ مزدلفہ علی کی پسند کے فل بلیک لہنگے اور چار انچ کی ہیل میں ادھر ادھر گھن چکر بنی ہوئی تھی جس کی وجہ سے اسکا سارا حجاب خراب ہو گیا تھا جس پر وہ اپنا سارا غصہ علی پر اتار

رہی تھی اور ساتھ ساتھ اسکے کام بھی کر رہی تھی جبکہ وہ فرست سے اسکے تپے چہرے کو دیکھ کر اپنی ہنسی ضبط کر رہا تھا کیونکہ ابھی اسکی بیگم خونخوار شیرنی بنی اسے ہی گھور رہی تھی

۔

اچھا نا بس ہو گیا تیار یہ کُلّہ پہنا دو۔

علی نے مزدلفہ کو غصے میں دیکھ کر نرم لہجے میں کہا اور اسے کُلّہ پکڑایا جو کہ مزدلفہ نے چھپٹنے کے انداز میں اس سے لیا اور اسکے سر پر سیٹ کیا۔

اچھا یار اب موڈ تو سہی کرو تمہیں تنگ کیے بغیر میرا گزارا نہیں ہوتا اب اتنے سالوں کے ہجر کے بعد اللہ نے ملایا ہے تو کچھ تو حق بنتا ہے میرا۔

ہاں سارا حق آپکا ہی تو بنتا ہے میں تو فضول ہوں میرا تو کوئی حق نہیں بس گھن چکر بنی گھومتی رہو آپکے پیچھے مجال ہے تو دو منٹ سکون کے گزارنے دیں مجھے خود کمرے میں ہو تو مجھے نیچے جانے نہیں دیتے کسی کام کو ہاتھ لگانے نہیں دیتے بس خود کی اوٹ پٹانگ حرکتوں سے مجھے مصروف رکھتے ہیں۔

علی کے کہنے پر مزدلفہ نے ایک بار پھر صبح کا غصہ اس پر اتارا کیونکہ اسے پتہ چل گیا تھا علی نے اسے نیند کی گولی دی تھی جبکہ اسکا ارادہ کوئی بہانہ کر کے ادیبہ کے پاس جانے کا تھا لیکن اسکے سر پھرے شوہر نے سارا کام خراب کر دیا۔

اچھا نہ بعد میں لڑ لینا موڈ سہی کر واپنا دیر ہو رہی ہے۔

علی نے مزدلفہ کو غصہ ہوتا دیکھ اسے خود سے لگاتے سر پر پیار کرتے ہوئے اسکا غصہ ٹھنڈا کیا۔

اچھا چلیں ٹھیک ہوں میں دیر ہو رہی ہے۔

مزدلفہ نے علی سے کہا اور پھر دونوں نیچے چل دیے جہاں سب انکا ہی انتظار کر رہے تھے۔

برات بہت ہی سادگی سے گئی تھی اور بنا کسی شور شرابے کے نتاشہ علی کی بیوی کی حیثیت سے اس گھر میں آئی تھی جسکا استقبال بھی نہیں کیا گیا تھا ڈائیریکٹ اسے ایک روم بٹھا دیا گیا تھا جو کہ علی کا تو بلکل بھی نہیں تھا جبکہ علی وہیں سے گاڑی اڑاتا لے گیا تھا۔

مزدلفہ نتاشہ کے گاڑی سے نکلنے سے پہلے ہی جا کر اپنے روم میں بند ہو گئی تھی تاکہ اسے شک نہ ہو کیونکہ علی نے پہلے ہی اسے وارن کر دیا تھا کہ وہ وہاں سے کہیں نہیں جائیگی اسکی

جو جگہ ہے وہی رہیگی اس لئے علی کی ضد پر مزدلفہ کو اسکی بات ماننی ہی پڑی اور وہ روم میں آتے ہی چینج کر کے اپنے رب سے اپنا دل ہلکہ کرنے کے لئے نماز کے بعد اپنے رب محو گفتگو ہو گئی۔

یااللہ میں نے بہت بڑا دل کر کے اپنے شوہر کو کسی اور کے ساتھ تقسیم کیا ہے میرے رب تو جانتا ہے میں کیا کوئی بھی لڑکی اپنے شوہر کو بانٹنا برداشت نہیں کرتی لیکن میں نے اپنے ماں باپ کے لئے یہ بھی کیا میں جانتی ہوں علی کبھی مجھ سے دستبردار نہیں ہونگے لیکن اب انکی توجہ انکا وقت بٹ جائیگا یااللہ میں حسد نہیں کر رہی لیکن یہ سب چیزیں بہت مشکل ہے میرے لئے میرے رب مجھے صبر عطا کر کہ میں ان سب حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکوں میں کتنی ہی بہادر بن جاؤ ہوں تو ایک کمزور سے انسان تیری گناہگار بندی اے میرے رب جہاں مجھے اتنا حوصلہ اتنا صبر دیا ہے مجھے اب بھی اپنے فیصلے پر ثابت قدم رکھنا میں جانتی ہوں علی راضی نہیں تھے لیکن میں نے انہیں راضی کیا میں انکی بھی گناہگار ہوں نکاح کے وقت انکی شکوہ کرتی نظریں میں بھول نہیں سکتی لیکن میں مجبور تھی مجھے یہ سب کرنا تھا اپنے ماں باپ کے لئے ان مظلوم ماؤں کے لئے جنکی ان ظالموں نے گودیں اجاڑ دی ان بہنوں کے لئے جن کی آبرو کو ظالموں نے نوچ کر انہیں موت کے گھاٹ اتار

دیاان بھائیوں کے لئے جنکو بھری جوانی میں ان ظالموں نے بے مقصد قتل کر دیاان بچوں کے لئے جنہیں معذور کر کے ان سے جینے کی امید چھین لی گئی اے میرے رب میری مدد فرما کہ میں ان ظالموں کو انکے انجام تک پہنچا سکوں اور بہت سے مظلوموں کو انکی درندگی سے بچا سکوں۔

یار مزدلفہ بہت نیند آرہی ہے میں چینج کرنے جارہا ہوں تم بھی نماز پڑھ کر سو جاؤ ورنہ ی بہت مار کھاؤ گی آج۔

ابھی وہ اپنے رب سے باتیں ہی کر رہی تھی کہ علی دھڑام سے دروازہ کھولتا اندر آیا اور اسے حکم دیتا اپنے کپڑے لیکر باتھروم میں بند ہو گیا جبکہ مزدلفہ اسکی یہاں موجودگی پر پریشان ہو گئی۔

علی آپ یہاں کیا کر رہے ہیں پلیز جائیں نتاشہ آپی کو شک ہو جاءیگا۔

مزدلفہ میرے ضبط کو اتنا مت آزماؤ کے ٹوٹ جائے اور فلحال میں بہت تھکا ہوا ہو مجھے نیند آرہی ہے چپ چاپ خود بھی سو جاؤ اور مجھے بھی سونے دو صبح بات ہو گئی۔

مزدلفہ کے پریشانی سے کہنے پر علی نے سخت لہجے میں کہا اور اپنے بستر پر جا کر لیٹ گیا پیچھے مزدلفہ بھی لائٹ بند کرتی اپنے بستر پر لیٹ گئی جبکہ علی کا سخت لہجہ آج اسے بہت کچھ باور

کروا گیا تھا کہ اس نے اپنے ساتھ ساتھ علی کو بھی بے انتہا تکلیف پہنچائی ہے لیکن وہ کیا کرتی مجبور تھی۔

انہیں سب باتوں کو سوچتی وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔

اسلام علیکم۔۔۔

علی اور مزدلفہ نے ڈائننگ پر بیٹھی آمنہ بیگم اور ارسلان صاحب کو سلام کیا۔

وعلیکم سلام میری بیٹی کیسی ہے کل بھی آپ جلدی سے روم میں چلی گئی تھی طبیعت تو ٹھیک تھی آپکی بیٹا۔

ارسلان صاحب نے سلام کا جواب دینے کے ساتھ پریشانی سے پوچھا۔

جی تایا جان الحمدللہ میں بلکل ٹھیک ہوں وہ بس تھک گئی تھی اس لئے جلدی سے روم میں چلی گئی تھی تاکہ تھوڑا آرام کر سکوں۔

نتاشہ کہاں ہے؟

ابھی وہ باتیں ہی کر رہے تھے کہ علی نے آمنہ بیگم سے نتاشہ کا پوچھا۔

اپنے روم میں ہی ہے ابھی تک آئی نہیں۔

علی کے پوچھنے پر آمنہ بیگم نے جواب دیا۔

آپ جا کر نتاشہ کو بولیں کہ پانچ منٹ کے اندر وہ ڈائننگ پر موجود ہونی چاہیئے آمنہ بیگم کی بات سن کر علی نے پاس کھڑی سنبل سے کہا تو سر اثبات میں ہلاتی چلی گئی۔

ٹک ٹک ٹک۔۔۔۔

کیا ہے کیوں صبح صبح تنگ کرنے آگئی ہو۔

سنبل کے دروازہ بجانے پر نتاشہ دروازہ کھولتے ہی اس پر برس پڑی۔

وہ بیگم صاحبہ چھوٹے صاحب کہہ رہے ہیں آپ پانچ منٹ میں انہیں ڈائننگ پر ملیں۔

سنبل نے نتاشہ کو علی کا پیغام دیا اور وہاں سے چلی گئی۔

جس پر نتاشہ بھی علی کے حکم کی تعمیل کرنے لگی۔

گڈ مارننگ ایورون۔

نتاشہ نے ڈائننگ پر آتے نزاکت سے سب کو مارننگ وش کیا۔

اپنا لباس تبدیل کرو جا کر فوراً۔

علی نے نتاشہ کی بات کو اگنور کرتے ہوئے غصے سے کہا جو کہ وائٹ شوٹ شرٹ جو کہ اسکے گھٹنوں سے بھی اوپر آرہی تھی اور سلیولیس بھی تھی اور ہم رنگ ہی تنگ پاجامہ جو کہ پنڈلیوں تک تھا جبکہ دوپٹہ تو سرے سے ہی ناپید تھا۔

کہا ہو گیا ہے علی برائی کیا ہے ان کپڑوں میں فیشن ہے یار۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔ابھی نتاشہ بول ہی رہی تھی کہ علی کے تھپڑ نے اسکی بولتی بند کروائی۔

مجھے زبان چلانے والی عورتیں بلکل پسند نہیں ہے جب میں نے ایک مرتبہ کہہ دیا تو کہہ دیا آئی سمجھ آئیندہ میری بات سے انکار کرنے سے پہلے یہ تھپڑ یاد کر لینا۔

علی نتاشہ کے بال پکڑتے ہوئے غرایا اور پھر ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا جس سے وہ لڑکھڑا کر نیچے گری۔

علی پاگل ہو گئے ہیں آپ کیا ہو گیا ہے آپ کب سے ہاتھ اٹھانے لگے لیڈیز پر بہت مایوس کیا ہے آپ نے مجھے۔

علی کی حرکت پر مزدلفہ تیش میں آتی غرائی جبکہ آمنہ بیگم اور ارسلان صاحب خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہے تھے۔

دیکھو یہ ہے میری اصل بیوی میری محبت جس سے میں نے کچھ وقت پہلے ہی شادی کی ہے تم سے تو بس بدلہ لینا چاہتا تھا اپنی توہین کا جو تم نے میری اور میری بیوی کی کی تھی اب بتاؤ نگا میں تمہیں کے ذلت کیا ہوتی ہے۔

علی مزدلفہ کی بات کو اگنور کرتے یک ٹک مزدلفہ کو تکتی نتاشہ سے تمسخر اڑاتے ہوئے کہا

۔

سنبل اپنا کوئی پھٹا پرانا سوٹ دو اسے جو اسے مکمل ڈھانپ سکے اور ناشتہ یہ بنائیگی اور جو ناشتہ تم نے بنایا ہے وہ ٹیبل پر لگاؤ تمہاری چھوٹی بیگم کی دوائی کا وقت ہو رہا ہے۔

علی نے سنبل سے کہا جس پر وہ علی کو اتنے غصے میں دیکھ کر گدھے کے سر پر سے سنگ کی طرح کچن میں غائب ہوئی۔

دفعہ ہو جاؤ صرف اور صرف پانچ منٹ ہے تمہارے پاس پانچ منٹ میں مجھے کچن میں نظر آؤ تم۔

علی نے پھر سے غراتے ہوئے کہا جس پر نتاشہ اپنی اتنی توہین پر آنسو پیتی کمرے میں بھاگ گئی۔

علی یہ سب کیا تھا کچھ بتانا پسند کرینگے ؟

نتاشہ کے وہاں سے بھاگتے ہی مزدلفہ علی سے باز پرس کرنے لگی۔

ناشتہ کرو جلدی سے دوائی بھی کھانی ہے تم نے اور یہ مت بھولو یہ شادی آپ نے ہی کروائی ہے میری بیگم اور اب میں آپکی ایک نہیں سننے والا میں اسکے ساتھ جو سلوک کرو میری مرضی اس سے آپ کو کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیئے۔

مزدلفہ کے پوچھنے پر علی نے دوٹوک کہا جس پر وہ اپنے ہونٹ بھینچ کر رہ گئی۔

ڈاکٹر کیسے ہیں میرے بابا؟

ڈاکٹر کے باہر نکلتے ہی مائرہ نے ڈاکٹر سے چوہان کے بارے میں پریشانی سے پوچھا۔

دیکھیں بیٹا انہیں ہارٹ اٹیک ہوا ہے انکی جان تو بچ گئی ہے لیکن ایم سوری وہ پیرالائیز ہو گئے ہیں اب وہ کبھی چل پھر نہیں سکتے کچھ بول نہیں سکتے مطلب کے انکی بوڈی کچھ بھی حرکت کرنے سے قاصر ہے ہم نے اپنی پوری کوشش کی ہے لیکن شاید اللہ کو یہی منظور تھا اور اگر آپ لوگ چاہیں تو انہیں گھر لے جا سکتے ہیں۔

ڈاکٹر انکو چوہان کی کنڈیشن سے آگاہ کرتا چلا گیا جبکہ مسز چوہان سر پکڑے وہی ڈھ گئی۔

جو شخص سب کی بے بسی کا فائدہ اٹھاتا تھا آج وہ خود بے بس بستر پر پڑا تھا شاید اسکا انجام یہی تھا مظلوموں کی آہیں اور بد دعائیں شاید قبولیت کا درجہ پا گئی تھی۔

وہ مجھے لے جائینگے ہاں وہ مجھے لینے آئیں ہیں مجھے لے جائینگے میں نہیں نکلونگا یہاں سے وہ مجھے پھر وہی لے جائینگے میں نہیں جاؤنگا ان کے ساتھ وہ مجھے لینے آئے ہیں بھگائیں انکو میں مار لونگا خود کو ہاں میں خود کو مار لونگا پھر وہ مجھے نہیں لیکر جائینگے ہاں نہیں لیکر جائینگے پھر مجھے وہاں نہیں جانا پڑیگا۔

وقار جب سے قبرستان سے آیا تھا کسی سہمے بچے کی طرح بیڈ کے نیچے چھپ کر بیٹھا تھا اور جب سے پھوپھو اسے نکالنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن جیسے ہی وہ کچھ کہتی وہ اپنے آپے سے باہر ہوتا الٹا سیدھا کہتا کمرے کا حشر بگاڑنے لگتا اور پھر آخر میں خود کو مارنے لگتا پاگلوں کی طرح رونے لگتا تو کبھی بلند آواز میں قہقہے لگاتا اور اپنے بالوں کو نوچنے لگتا دو دن سے اسکی یہی حالت تھی میمونہ بیگم نے ڈاکٹر کو بھی بلوایا تھا لیکن وقار نے اسکا سر پھاڑ دیا جس پر ڈاکٹر اسے پاگل قرار دیتا غصے سے کھولتا وہاں سے چلا گیا۔

ناشتہ بن گیا ہے۔

نتاشہ نے علی کے پاس آتے ہوئے اطلاع دی جو کہ لاؤنج میں بیٹھا سب کے ساتھ کافی سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

سنبل انکا بنایا ہوا ناشتہ ڈرائیور کے ساتھ غریبوں کو بھجوا دو۔

علی میں نے زندگی میں پہلی مرتبہ اتنی محنت سے تمہ۔۔۔۔

علی کی بات سن کر نتاشہ غصے سے علی سے کہنے لگی۔

چٹاخ۔۔۔۔۔۔۔ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ علی کے تھپڑ نے اسکی بولتی بند کروائی۔

میں نے کہا تھا نہ میری سامنے زبان نہیں چلنی چاہیئے سنبل آج سے یہ بھی ایک ملازمہ کی طرح سارا کام کریگی اور تم اس پر کڑی نظر رکھو گی اور خبردار جو ذرا سا بھی رحم کھایا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

علی نتاشہ کی بات کاٹتے ہوئے دھاڑا جس پر سنبل ڈر سے کانپنے لگی۔

علی مزدلفہ۔۔۔۔۔ابھی علی نتاشہ کی اور طبیعت صاف کرتا کہ آمنہ بیگم نے اسکی توجہ مزدلفہ کی طرف دلوائی جس کا رنگ پیلا پڑ رہا تھا۔

مزدلفہ کیا ہوا مزدلفہ یار کیوں تنگ کر رہی ہو اٹھو مزدلفہ ادھر دیکھو میری طرف پانی لیکر آؤ۔

آمنہ بیگم کی آواز پر علی نتاشہ کو دھکہ دیتا مزدلفہ کے ہاتھ مسلتا اسے پکارنے لگا جو کہ ٹھنڈے پڑ رہے تھے اور پھر ایک دم مزدلفہ اپنے ہوش کھوتی صوفے پر ڈھ گئی جبکہ علی مزدلفہ کو بے ہوش ہوتا دیکھ چیخا جس پر ملازمہ فور اُبھاگتے ہوئے پانی لے آئی۔

علی مزدلفہ کو ہسپتال لیکر چلو اسکے منہ سے جھاگ نکل رہے ہے ضرور اس نے کچھ کیا ہے جلدی کرو اس سے پہلے دیر ہو جائے۔

ارسلان صاحب نے مزدلفہ کے منہ جھاگ نکلتے دیکھ علی سے کہا جس پر علی مزدلفہ کو اٹھاتا باہر بھاگا اور مزدلفہ کو گاڑی میں لٹا کر خود اسکے پاس ہی بیٹھ گیا اور اسکا سر اپنی گود میں رکھا جبکہ علی کے بیٹھتے ہی ڈرائیور گاڑی اڑاتا ہوا لے گیا۔

یہ یہاں سے بھاگنا نہیں چاہی ورنہ تم سب اسکا حساب دو گے اسکو فورا سے پہلے بیسمنٹ میں بنے زندان میں قید کرو اب اسکا فیصلہ علی کریگا۔

ارسلان صاحب تمام ملازمین کو وارن کرتے آمنہ بیگم کے ساتھ ہسپتال روانا ہو گئے جہاں انکی جان سے پیارے بھائی کی جان سے پیاری بیٹی زندگی اور موت کے کشمکش میں تھی۔

مزدلفہ کی حالت کو دیکھتے ہی اسے ایمرجنسی میں لے جایا گیا تھا جبکہ علی آئی سی یو کے باہر اضطرابی کیفیت میں ٹہل رہا تھا۔

علی کہاں ہے گڑیا کیسی ہے وہ ڈاکٹر نے کیا کہا ہے؟

علی ابھی ادھر سے ادھر چکر کاٹ ہی رہا تھا کہ زید نے اسے مخاطب کیا جبکہ باقی سب بھی علی کو ہی سوالیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے جسکی آنکھیں ضبط سے لال انگارہ ہو رہی تھی۔

ان سب کو بھی ارسلان صاحب نے اطلاع دی تھی جسے سنتے ہی سب الٹے پاؤں ہسپتال آئے تھے۔

ڈاکٹر کیسی ہے میری وائف۔

علی ابھی کوئی جواب دیتا کہ ڈاکٹر آئی سی یو سے باہر نکلا جسے دیکھ کر علی نے بے چینی سے پوچھا۔

دیکھیں مسٹر عرشیان علی آپکی وائف کو زہر دیا گیا ہے لیکن بروقت انکو ہسپتال لانے کی وجہ سے ہم نے ان کی باڈی سے زہر نکال دیا ہے دعا کریں انہیں جلدی ہوش آجائیں کیونکہ انکا

بی پی بہت زیادہ لو ہو گیا ہے جس سے انکا ہوش میں آنا بہت مشکل ہے اور اگر وہ ہوش میں نہیں آئی تو کومہ میں بھی جا سکتی ہے۔

ڈاکٹر علی سے پیشہ وارانہ انداز میں کہتی چلی گئی جبکہ ڈاکٹر کی بات سن کر علی بنا کسی کی سنے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

آپ سب جانتے ہیں ہمیں کیا کرنا ہے اور کس کی کیا ڈیوٹی ہے وہ بھی اچھے سے جانتے ہے آج کسی بھی گڑبڑ کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور اگر کوئی کنفیوژن ہے ابھی کلئیر کر لے کیونکہ تھوڑی ہی دیر میں ہمیں نکلنا ہے۔

مزدلفہ نے کانفرنس روم میں بیٹھے تمام افراد پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہوئے سخت لہجے میں کہا کیونکہ یہاں وہ ایک ایجینٹ کے طور پر ان سب سے مخاطب تھی۔

از ڈیٹ کلئیر۔۔۔۔یس۔۔

مزدلفہ کے ایک دفعہ پھر پوچھنے پر سب نے یکجا ہو کر کہا۔

تو لیٹس گو اینڈ کمپلیٹ یور میشن۔

مزید نے سب سے کہا اور کانفرنس روم سے نکلتی چلی گئی جبکہ پیچھے وہ سب بھی اپنی منزل کی طرف چل دیے۔

آج جشن تھا جس میں وہ لوگ حملہ کر کے ہر مجرم کو اسکے انجام تک پہنچا کر بہت سے مظلوموں کو انصاف دلانے والے تھے۔

اس ایک مہینے میں علی نے اور باقی سب نے مزدلفہ کی بہت کیئر کی تھی جسکی وجہ سے وہ بلکل صحت یاب ہو گئی تھی وقار کو پاگل خانے بھجوا دیا گیا تھا چونکہ وہ بہت سے لوگوں کو زخمی کر چکا تھا کسی کو اپنے پاس نہیں آنے دیتا تھا میمونہ بیگم نے بہت سے ڈاکٹرز کو دیکھایا لیکن سب نے ہی اسے مکمل پاگل قرار دے دیا اور پھر دوسروں کو نقصان پہنچانے کی وجہ سے اسے پاگل خانے بھجوا دیا گیا جبکہ دوسری طرف چوہان بلکل زندہ لاش بن کر رہ گیا تھا سارے دن بستر پر پڑا رہتا کوئی اسکی خبر لینے والا نا تھا۔

اس ایک مہینے میں جو چیز اچھی ہوئی تھی وہ یہ تھی کہ میشن کے دوسرے دن ہی زید اور وردہ کی شادی کے ساتھ دانیال اور ازلغٰی کی بھی شادی طے پائی تھی جس کی سب نے زور و شور سے خوب تیاریاں کی تھی جبکہ نتاشہ ابھی تک زندان میں بند تھی پچھلے ایک مہینے سے

علی نے اسے سورج دیکھنا نصیب نا کیا تھا جبکہ ایک عورت روز سو کوڑے اسے مارتی جو کہ علی کی طرف سے تجویز کردہ سزا تھی اور روز اس عورت کے آنے سے پہلے اور جانے کے بعد نتاشہ اپنے مرنے کی دعائیں کرتی لیکن اسے موت نا آتی۔

بیشک اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے۔۔۔۔

ڈن۔۔۔مزدلفہ داخلی دروازے کا معائینہ ہی کر رہی تھی کہ اسکے کان میں لگے آلے سے آواز آئی جسے سمجھتے ہوئے مزدلفہ نے اپنی سائلینسر لگی گن سے داخلی دروازے کے پاس کھڑے گارڈ کو جہنم واصل کرایا اور داخلی دروازے سے اندر آئی جبکہ باقی سب بھی اس فارم ہاؤس کو (جہاں پارٹی منعقد کی گئی تھی) گھیر چکے تھے اور اب بنا کسی کو پتہ لگے وہ ان سب تمام بڑے بڑے کارندوں کو سرینڈر کرنے پر مجبور کر گئے تھے (جسکی انفورمیشن اس فائل میں تھی جو یامین صاحب نے قاسم صاحب کو دی تھی)۔

کیا ہوا سب کی ہوائیاں کیوں گم ہو گئی یہ گانے یہ میوزک یہ رقص کیوں بند ہو گئے

خیریت۔

مزدلفہ پروقار چال چلتی ان سب کے سامنے آتی طنزیہ لہجے میں پوچھنے لگی۔

کیاہوا پہچانا نہیں مجھے چلو کوئی نہیں میں ہی بتادیتی ہوں۔ MS کانام توسناہی ہوگا کیوں WD۔

مزدلفہ اپنی بات کاخود ہی جواب دیتے ہوئے وردہ سے پوچھنے لگی جس نے ایک تمسخراڑاتی نظران سب پر ڈال کر اسکی ہاں میں ہاں ملائی جو کہ آج بے بسی کی تصویر بنے کھڑے تھے

۔

کون ہو تم لڑکی؟ مسٹر جوردن نے مزدلفہ کو دیکھتے ہوئے غصے سے غراتے ہوئے پوچھا۔

جاننا چاہوگے کہ کون ہوں میں تو سنو۔۔۔۔۔

ان ماؤں کے صبر کا صلہ جنکی گود تم جیسے درندوں نے اجاڑ دی ان بھائیوں کی طاقت جو کہ تم جیسے درندوں کی وجہ سے بے مقصد قتل کر دیے گئے جو کہ ہماری قوم اور ہمارے ملک کا مستقبل تھے ان بہنوں کی پکار جنکی آہوں اور تکلیفوں کا تم درندوں نے اتنی بے دردی گلا گھونٹا کہ وہ دوبارہ سانس نہیں لے پائیں ان بچوں کی ڈھال جن سے تم جیسے درندوں نے ان کی معصومیت چھین کر انکی زندگی ان پر بوجھ بنادی۔

پتہ ہے کون ہو میں؟ تمہاری موت تم سب کا دردناک انجام۔

مسٹر جورڈن کے کہنے پر مزدلفہ پھنکارتے ہوئے کہااور ایک گولی اسکی گن سے نکل کر سامنے والے کا بازو چیر گئی جس کا نشانہ علی تھا جو کہ مزدلفہ کی عقاب جیسی نظروں سے نا بچ سکااور اپنا بازو گنوا بیٹھا۔

لے چلوان سب کوان کے اصل انجام تک اور جو کوئی بھی زیادہ چربی دیکھائی بھیجااڑا کر کام تمام کر دو۔

مزدلفہ نے اپنے ساتھیوں کو آڈر دیااور اپنی ٹیم کے ساتھ وہاں سے نکلتی چلی گئی کیونکہ انکا کام بس یہیں تک تھا آگئے کا کام فوج نے کرنا تھااور مزدلفہ پہلے ہی سارے ثبوت فوج اور ایجنسی والوں کے حوالے کر چکی تھی جس سے ان میں سے کسی کا بھی بچنانا ممکن تھا۔

ایک سال بعد۔۔۔۔

یار مزدلفہ جلدی کرو ہمیں جانا بھی ہے۔

ہاں پہلے بچوں کو تو تیار کر دو ویسے بھی مجھے تیار ہونے میں دو منٹ لگے گے۔

علی کے کہنے پر مزدلفہ نے سماویہ اور عفیفہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ویسے یہ بتائیں جانا کہاں ہے۔

یار تم اتنی جلدی بھول گئی زید کی بیٹی کا عقیقہ ہے آج۔

آہہہہ۔۔۔ابھی وہ دونوں باتیں ہی کر رہے تھے کہ سماویہ اونچی آواز سے رونے لگا۔

کیا ہوا ہے بابا کی جان کیوں رو رہے ہو میری شہزادے۔

علی نے سماویہ کو اپنی گود میں اٹھا کر پیار کرتے ہوئے اسے چپ کرانے کے لئے باتیں کرنے لگا۔

یار یہ چپ کیوں نہیں ہو رہا یہ تو اتنا روتا بھی نہیں ہے۔

پتہ نہیں علی صبح سے اسکی طبیعت صحیح نہیں ہے ابھی بھی بخار ہو رہا ہے اور آپکو تو پتہ اسکا بخار کتنا خطرناک ہوتا ہے۔

علی کے کہنے پر مزدلفہ نے پریشانی سے بتایا۔

مزدلفہ تم مجھے اب بتا رہی ہو یار مجھے تم سے ایسی لاپرواہی کی امید نہیں تھی۔

علی میں لاپرواہ نہیں ہوں خاص کر بچوں کے معاملے میں تو بلکل بھی نہیں میں نے صبح ہی ڈاکٹر سے بات کر لی تھی انہوں نے کچھ دوائیاں بتائی تھی جو میں نے دی تھی اسے لیکن مجھے کوئی فرق نہیں لگ رہا اپن ایک دفعہ ہسپتال لیکر چلتے ہیں۔

اچھا ٹھیک ہے پریشان نہ ہو عبایا پہنو اپن ابھی ہسپتال چلتے ہیں۔

مزدلفہ کو پریشان دیکھ کر علی نے نرم لہجے میں کہا جس پر مزدلفہ جلدی سے وارڈروب سے عبایا نکال کر پہننے لگی جبکہ علی مسلسل سماویہ کو چپ کروانے کی کوشش کر رہا تھا جو کہ چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

مزدلفہ نے عبایا پہن کر عفیفہ کو گود میں اٹھایا اور پھر دونوں ڈاکٹر کے کلینک چل دیے۔

علی بھائی آپ پریشان نہ ہو کچھ بھی نہیں ہے میرے شہزادے کو بس تھوڑا پیٹ میں درد تھا میں نے دوائی دی ہے دیکھیں چپ ہو گیا ہے اور بخار بھی نہیں ہے۔

ازلفٰی نے علی کو پریشان ہوتا دیکھ اسے تسلی دی (وہ بھی ڈاکٹر تھی)۔

ٹرن ٹرن ٹرن۔۔۔۔

ازلفٰی نے فون بجنے پر کال پیس کر کے کان سے لگایا۔

یار بیگم کہاں ہو جلدی آؤ اب بس مجھے غصہ آ رہا ہے ابھی علی بھی نہیں آیا اور تم بھی ابھی تک نہیں آئی ادھر عباد اللہ نے مجھے پریشان کر دیا ہے۔

ازلفٰی کے فون اٹھاتے ہی دانیال نے اپنے بیٹے کی شکایت ازلفٰی سی کی۔

اچھا اچھا بس دس منٹ میں پہنچ رہی ہو۔

ازلغٰی نے دانیال کو جواب دیا اور بنا کوئی دوسری بات سنے فون بند کر کے ان دونوں سے مخاطب ہوئی۔

آپ لوگ نہیں آرہے کیا؟ ازلغٰی نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

نہیں بھئی میں تو کہیں نہیں جارہی میرے بیٹے کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اگر کہیں جانا ہے تو علی چلے جائینگے۔

ازلغٰی کے پوچھنے پر مزدلفہ نے فوراً اپنا فیصلہ سنایا۔

بھابھی آپ جائیں دانیال آپکا انتظار کر رہا ہوگا اور ہم دونوں بھی بس پہنچ رہے ہیں۔

علی نے مزدلفہ کی بات اگنور کرتے ہوئے ازلغٰی سے کہا جو ان سے ملتی وہاں سے چلی گئی پیچھے وہ دونوں بھی اپنے گھر کی طرف چل دیے۔

علی کیا واقعی آپ کا نتاشہ آپی سے نکاح جعلی تھا۔

مزدلفہ اور علی زید کی بیٹی کے عقیقے میں جارہے تھے وہ دونوں پیچھے بیٹھے تھے علی کی گود میں بلیک فیری فراک پہنے کیوٹ سی عفیفہ سو رہی تھی جو کہ علی کا ہی عکس لگتی تھی جبکہ

مزدلفہ کی گود میں بلیک کرتا پاجامے کے ساتھ چھوٹی سی پشاوری چپل پہنے ساویہ سو رہا تھا

۔

ابھی وہ زید گھر سے کچھ ہی دور تھے مزدلفہ نے علی سے پوچھا۔

میری بیگم کو دو بچوں کے بعد بھی یقین نہیں آیا میں نے نتاشہ سے نکاح کیا ہی نہیں تھا جس پیپر پر نتاشہ نے سائن کیے تھے وہ نکاح نامہ تھا ہی نہیں اور یہ کام میں پہلے ہی کروا چکا تھا لیکن نتاشہ اپنی جیت کی خوشی میں دیکھ ہی نہیں پائی کہ مجھ سے نکاح کر کے اسے سب سے بڑی شکست ہوئی تھی خیر وہ سب اپنے انجام کو پہنچ چکے ہیں ان کا اب ہمارے درمیان ذکر نہ ہی ہو تو بہتر ہے۔

علی نے مزدلفہ کو جواب دیتے ہوئے دوٹوک کہا جس پر وہ خاموش ہو گئی۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عقیقے میں انکا سب نے بہت اچھا استقبال کیا اور سب نے بہت انجوائے کیا کیونکہ آج ایک سال بعد شارق امریکہ سے پاکستان آیا تھا کیونکہ چوہان اور نتاشہ کے انتقال کے بعد وہ ادیبہ کو لیکر امریکہ شفٹ ہو گیا تھا جہاں اسکا خود کا بزنس اور گھر تھا جو کہ اس نے خود اپنی محنت سے بنایا تھا اور پھر اللہ نے انہیں ایک پیاری سی ڈول سے نوازہ جس کا نام انہوں نے

عفراء رکھا جو کہ بلکل شارق کی کاپی تھی جبکہ زید اور وردہ بھی اپنی زندگی میں بہت خوش تھے اور پھر زونیشہ کے آنے سے انکی خوشی دو نگی ہو گئی جس پر وہ اللہ کا جتنا شکر ادا کرتے کم تھا جبکہ ازلفٰی اور دانیال کو اللہ نے اپنی نعمت عباد اللہ سے نوازہ تھا جو کہ بہت ہی شرارتی تھا جبکہ ان سب سے پہلے اللہ نے علی اور مزدلفہ کو دو پھولوں سے نوازہ تھا جنکا نام انہوں نے سماویہ اور عفیفہ رکھا تھا۔

سب بڑے بچوں نے سب کام سے فارغ ہو کر آج کے خاص دن کو یادگار بنانے کے لئے کئی گروپ فوٹوز کیل اور پھر اپنی اپنی جنتوں کی طرف چل دیے۔

بے شک اللہ اپنے بندے کا صبر ضائع نہیں کرتا۔۔۔۔۔

ختم شد۔۔۔۔۔۔۔۔

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959